تذکرہ آثار الشعراء ہنود

ہندو شاعرون کا اردو کلام

مرتبہ

منشی دیبی پرشاد صاحب بشاش خلف منشی تھن لال صاحب بہجت باشندہ
قدیم بھوپال حال سر دفتر محکمہ خاص راج مارواڑ

مطبع رضوی دہلی مین چھپا
ستمبر ۱۸۸۵ عیسوی

قیمت فی جلد .... عمہ

صحت نامہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	مصرعہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	مصرعہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	۴	۴	موست	ہوئے	۲۷	۲۰	۴	۹	اپنے	دیتے
۲	۵	〃	۱۰	جس کے	جن سے	۲۸	۲۰	۴	۱۲	فارسی	فارس
۳	۵	۲	۲۳	مضموں ہیں	مضموں میں ہیں	۲۹	۲۱	۰	۷	سینی بہادر	بینی بہادر
۴	۵	۲	۲۴	اور مضموں	زور مضمون	۳۰	۲۱	۰	۱۳	لطلب دو	لطلب مدد
۵	۶	۴	۱۱	لیکے	لین گے	۳۱	۲۱	۰	۱۴	گورنایون	گوشائیون
۶	۶	۱	۱۲	وقت تنگ	وقت بہت تنگ	۳۲	۲۲	۰	۱۲	ساہی	سیاہی
۷	۸	۱	۲۱	گئے ہیں	گئے ہم	۳۳	۲۲		۲۲	مسلمانون	مسلمانون مین
۸	〃	۲	〃	رات بہر	راتہ جوگہر	۳۴	۲۲		۲۳	بہار عجم مین	بہار عجم
۹	〃		۲۳	دو لو	دو	۳۵	۲۴	۰	۷	یہہ ٹہرنی	یہہ بات ٹہرنی
۱۰	۱۶	۳	۴	بیٹے	بیٹھے	۳۶	۲۴	۰	۱۵	تمسک کا	تمسک
۱۱	〃	۴	۱۱	آگبر	اکثر	۳۷	۲۶	۰	۲	ہیبنون	بیٹہنو
۱۲	۱۷	۲	۵	رعنائی کے	رعنا کے	۳۸	۲۷	۰	۱	تان	تال
۱۳	〃	۲	۱۱	مستی خراب	مٹی خراب	۳۹	۲۸	۳	۵	گلشن	انگلش
۱۴	〃	۳	۱۳	ذرا	فدا	۴۰	۲۸	۱	۵	خوابمین ہے	خوابمین بہی
۱۵	〃	۱	۱۵	کیے	گرے	۴۱	۲۸	۴	۱۰	مین	مینا
۱۶	〃	۴	۲۰	دیکے	دل کے	۴۲	۲۸	۳	۱۸	اور ہی	اوربہی
۱۷	〃	۲	۲۳	جیسے	چیلکے	۴۳	۲۹	۴	۳	سولری	سواری
۱۸	۱۸	۳	۶	ذری کو	ذری کا	۴۴	۲۹	۱	۱۵	لعل سے	لعل بہی
۱۹	〃	۴	۹	کیک ذری کا	رشک پری کا	۴۵	۲۹	۳	۱۹	چاسہے	جائے
۲۰	〃	۴	۲۰	جہوٹ کہوتی	جہوٹ نہو	۴۶	۲۹	۲	۲۱	شامم	سیامم
۲۱	〃	۳	۲۴	ہمسے یہان	ہم یہان سے	۴۷	۲۹	۴	۲۳	لادو	لادوا
۲۲	۱۹	۱	۱۴	لوٹھ	لوجہ	۴۸	۳۰	۲	۱	جنن	جتن
۲۳	۱۹	۴	۱۷	تیری	یہہ تیری	۴۹	۳۰	۲	۶	بدہے	بدلی
۲۴	۱۹	۴	۲۱	رنگین شر	رنگین تر	۵۰	۳۰	۲	۲۱	چشم ولب	[illegible] چشم ولب
۲۵	۱۹	۴	۹	سہنا	سمنا	۵۱	۳۱	۴	۱	جرعن انکو	جرس انکو
۲۶	۲۰	۳	۲	چرچا	غوغا	۵۲	۳۱	۱	۸	اوہ	وہ لو

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۳۱	۳	۱۵	اور	دورہیں	۸۱	″	۱	۱۷	وہ دی	دہ روی
۵۴	۳۲	۳	۱۰	جونظر	جونظر	۸۲	۴۳	۰	۱۷	شعر مشہور	شعر اور انکا مشہور
۵۵	۳۲	۳	۱۹	مضطرب ہوکر	مضطرب ہو	۸۳	۴۴	۰	۱۸	افواج وزیر	افواج و وزیر
۵۶	۳۳	۱	۱۶	نہ جبتک ہو	جب تلک نہ ہو	۸۴	۴۵	۰	۱۰	مشاعرہ ہاے	مشاعرہ ہاے
۵۷	۳۵	۲	۴	بیرون کے	بیٹرون کی	۸۵	۴۵	۰	۸	مالک گنج	بالک گنج
۵۸	″	۲	۷	بیچے پیشتر	نیشتر	۸۶	۴۶	۰	۵	لکہنو مطبع	لکہنو و مطبع
۵۹	″	۱	۱۱	ہین	ہین ہم	۸۷	″	۰	۲۵	ستری	شعرے ہاتہوں شہا [illegible]
۶۰	″	۴	۱۱	سوسوخیال	سوسوشوخیان						میرے سر کتنی کی [illegible]
۶۱	″	۱	۱۶	یاد	یار	۸۸	۴۷	۰	۳	کہین	کہن
۶۲	″	۴	۱۸	سیکیے	سیکی	۸۹	۴۷	۳	۱۰	جرتر	جبر ہند
۶۳	″	۲	۲۰	ابرولی	ابرو کی	۹۰	۴۷	۴	۲۵	تیغ ہند	تیغ مہند
۶۴	″	۳	۲۰	رکہنا	رکہا	۹۱	۴۸	۳	۳	میری	مزے
۶۵	″	۱	۲۵	بیکی	بیکے	۹۲	۴۸	۴	۴	ہمان	ہما
۶۶	″	۴	۲۵	لیس	بس	۹۳	۴۸	۰	۷	جتمل	جیمل
۶۷	۳۶	۳	۷	شترکا	نشترکا	۹۴	۴۸	۰	۷	بدہیل کہنڈ	بگہیل کہنڈ
۶۸	۳۶	۱	۱۸	تت	تٹے	۹۵	″	۳	۱۹	ساعزکا	ساغر کی
۶۹	۳۸	۰	۳	نبی بہادر	بینی بہادر	۹۶	″	۱	۲۰	ارنوی	ارادے
۷۰	۳۸	۰	۶	اپنے	مثل اپنے	۹۷	۴۹	۶	۱	منی لال	چہنے لال
۷۱	۳۸		۲۱	پنڈت ولد	پنڈت ولد	۹۸	″	۲	۹	بہرے ہے	بہرے ہے
۷۲	۳۸	۰	۲۳	یہہ ہی کہنا	یہہ ہی کہنا	۹۹	″	۰	۲۵	جوکہ	جولوگ
۷۳	۳۹	۱	۷	اس نگاہ مین واوی	اس نگاہ مین اروے	۱۰۰	۵۰	[illegible]	۲۱	قلم	علم ہے
۷۴	۴۰	۴	۳	گلعذار	گل ہزار	۱۰۱	۵۱	۰	۶	فرحت	فرصت
۷۵	۴۰	۴	۲۱	نجہن	دہن	۱۰۲	۵۱	۰	۱۳	ہواہے بزم	ہواسے بزم
۷۶	۴۲	۰	۱۱	مینا ولی	بینا ولی	۱۰۳	۵۲	۳	۱۷	ماہی	ہاے
۷۷	۴۲	۰	۱۱	گنجیدر	گنجیندر	۱۰۴	۵۲	۳	۲۵	رکہے	کہلے
۷۸	″	۱	۱۴	سمر سے	سمر سی	۱۰۵	۵۳	۰	۱۲	کہا زرق	ہے زرق
۷۹	″	۳	۱۷	اولجہا	اولجہتا	۱۰۶	۵۴	۱	۴	لعل پوشی	لعل نوشین
۸۰	۴۳	۰	۱	جوہر	جواہر	۱۰۷	″	۲	۲۵	اپنی	اپنی

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۵۵	۰	۶	مہانراین	رام نراین	۱۳۶	″	۰	۱۹	دل ہی	دل بہی
۱۰۹	۵۶	۱	۱	جکہ	جب کہ	۱۳۷	″	۱	۲۲	جیت لے	جیت لی
۱۱۰	۵۶	۰	۱۳	بخشی آکی	بخشی تہی	۱۳۸	″	۲	۲۴	کہا	گدا
۱۱۱	۵۶	۰	۲۲	باپ	نایب	۱۳۹	۷۰	۰	۲	رازر	زار
۱۱۲	۵۷	۰	۳	مستقل	منتقل	۱۴۰	″	۰	۵	بیرب	بہرین
۱۱۳	″	۰	۹	ہیبت	مہی پت	۱۴۱	″	۰	۱۲	آیکا	آیکو
۱۱۴	″	۰	۲۲	نارسے	نازسے	۱۴۲	″	۰	۱۵	منشکل گرہ	مشکل
۱۱۵	۵۸	۱	۱	بخوبی	بخوبی	۱۴۳	″	۰	۱۷	بیرہفشہ	ہرہفتہ
۱۱۶	۵۸	۱	۵	دہم	مرہم	۱۴۴	″	۰	۲۲	بہہ	جو
۱۱۷	″	۰	۲۰	سمت ہکا	سمت ہکا	۱۴۵	″	۰	۲۳	اوسوقت	اوسوقت مین
۱۱۸	″	″	″	سمت ۱۸۴۵	سمت ۱۴۴۵	۱۴۶	۷۱	۴	۲	بہرے تہے	بہر رہے تہے
۱۱۹	۵۹	۰	۴	ناظم	ناظم بہرائچ	۱۴۷	″	۰	۱۰	منشی بانی جو بخشند	منشی ہا جو بخشند
۱۲۰	۶۰	۳	۲۱	ہو	ہوکہ	۱۴۸	″	۴	۱۴	طفلکے	محمل کے
۱۲۱	۶۱	۳	۱	کبہی	شیہی	۱۴۹	″	۰	۱۵	جبہجے	جہنجی
۱۲۲	۶۱	۲	۴	کاہل	کامل	۱۵۰	″	۴	۲۰	بیرڈے	ہووے
۱۲۳	۶۲	۳	۱۶	خم	صنم	۱۵۱	″	۰	۲۵	حضرت	حضرات
۱۲۴	″	۱	۱۷	بیان	بتان	۱۵۲	۷۲	۲	۴	اوبدہ	اودہڈ
۱۲۵	۶۳	۱	۹	بکے	بکئے	۱۵۳	″	۱	۵	بالمیک	بالمیک
۱۲۶	″	۲	۱۰	رخ کا	رخ ہے	۱۵۴	″	۱	۶	جب	خمہ
۱۲۷	۶۴	۰	۱	قواعد کی	نوکری کی	۱۵۵	″	۲	۱۸	حال	جال
۱۲۸	″	۰	۲	مہاراجہ	مہارانا	۱۵۶	۷۳	۲	۸	تمہاری	ساری
۱۲۹	″	۲	۱۲	سحاب باران	شجات یاران	۱۵۷	۷۴	۰	۴	لکہنئم	لکہیم
۱۳۰	۶۵		۳	جسقدر	حضور	۱۵۸	″	۰	۷	سلامت	سلاست
۱۳۱	۶۵	۱	۲۸	پیرروزان	ہرروزان	۱۵۹	″	۰	۱۴	باشی	باشں
۱۳۲	۶۶	۱	۱۵	پیرمال	ہرپال	۱۶۰	″	۱	۱۸	جہان	جان
۱۳۳	۶۷	۱	۳	قلق	خلق	۱۶۱	″	۴	″	لمد	العمد
۱۳۴	″	۰	۲۰	بندہ	نبیرہ	۱۶۲	″	۲	۲۱	لیے	لیئے
۱۳۵	۶۸	۰	۲	کہنے کئی	کئی	۱۶۳	″	۰	۲۴	بماھم یار	پیام یار

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۶۴	۷۵	۱	۶	بند ہتے	بند ہتے ہین
۱۶۵	〃	۰	۱۲	ہیب رام	ہیت رام
۱۶۶	۷۶	۰	۱۷	خورشید وقمر	خورشید اور قمر
۱۶۷	۷۶	۰	۱۱	کانپور	کانپور مین
۱۶۸	〃	۰	۱۴	شجاع	شعاع
۱۶۹	۷۷	۰	۴	مہاراجہ راجہ چندلعل	مہاراجہ چندولعل
۱۷۰	۷۷	۰	۸	دزن	روزن
۱۷۱	〃	۰	۱۸	چھڑا	چڑھا
۱۷۲	〃	۰	۱۹	سرہی سیب	سرہی باسبت
۱۷۳	〃	۰	〃	عمد	عمدہ
۱۷۴	〃	۰	۲۵	کئے ہین	کیے گئے
۱۷۵	۷۸	۳	۱۵	سیر	ہیر
۱۷۶	۷۹	۴	۲	رائے	رائی
۱۷۷	۷۹	۲	۱	بڑا	پڑا
۱۷۸	〃	۱	۱۳	پینہ	پہیہ
۱۷۹	〃	۲	۲۰	چہاتا ہے	چہپاتا ہے
۱۸۰	۸۰	۲	۱۳	جاہ	چاہ
۱۸۱	〃	〃	〃	〃	〃
۱۸۲	〃	۲	۲۵	مت	منت
۱۸۳	۸۳	۰	۱۱	پیرومن	پیرودمن
۱۸۴	۸۳	۰	۱۱	ہجری مین	ہجری کے ساتھ
۱۸۵	۸۳	۰	۱۶	ترجمہ	ترجمہ
۱۸۶	۸۴	۰	۷	ملانی	ضلع ملانی
۱۸۷	۸۴	۰	۱۵	ستمبر	بند
۱۸۸	۸۵	۰	۱۶	رار	زار
۱۸۹	۸۵	۲	۲۵	سجد مین	سجدے مین
۱۹۰	۸۶	۱	۴	اکبر	اکثر
۱۹۱	۸۶	۱	۲	صغیر	صفر
۱۹۲	۸۹	۱	۱۴	کچہی کچہی	کچہہی کچہہی
۱۹۳	۹۲	۰	۱۴	بخشی املاک	بخشی الملک
۱۹۴	〃	۰	۱۹	بہاری	بہاری
۱۹۵	۹۳	۰	۳	قالیہ	حالیہ
۱۹۶	〃	۰	۵	عابالترکیب	عابد الترکیب
۱۹۷	〃	۱	۲۴	شب ستاب	شب مہتاب
۱۹۸	۹۴	۲	۲	جگر	جگر پر
۱۹۹	〃	۱	۱۲	لیس	لیس
۲۰۰	〃	۰	۱۳	راجہ منشی	منشی
۲۰۱	〃	۰	۱۹	عاشق بہادر	عاشق بہا
۲۰۲	〃	۰	۲۵	سامکہہ	سانکہہ
۲۰۳	۹۵	۳	۳	آئے	آتی
۲۰۴	۹۵	۰	۱۹	حباب	جب
۲۰۵	〃	۰	۲۰	سناب رائے	شتاب رائے
۲۰۶	〃		۲۲	مہتاب رائے	شتاب رائے
۲۰۷	۹۶	۰	۱۹	〃	〃
۲۰۸	〃	۰	۲۳	نبی بہادر	بنی بہادر
۲۰۹	〃	۰	۲۴	نایب	نواب
۲۱۰	۹۷	۰	۹	مہتاب	شتاب
۲۱۱	〃	۰	۱۹	فرخ آباد کو	فرخ آباد وزیر کو
۲۱۲	〃	۰	۲۵	کام کہاتے	کام کرتے تہے
۲۱۳	۹۸	۰	۱۵	جب	جب اسطرح
۲۱۴	〃	۰	۱۶	مہتاب	شتاب
۲۱۵	〃	۰	۲۲	پسند نہ کرکے	پسند کرکے
۲۱۶	۹۹	۰	۴	اعمال اہکام	اعمال حکام
۲۱۷	〃	۰	۱۰	مستفید	شگفتہ
۲۱۸	〃	۰	۲۵	بادشاہ کا وزیر	بادشاہ وزیر
۲۱۹	[illegible]	۰	[illegible]	اور سہولت	کو سہولت

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۱۰۰	۰	-	داوردست	دوردست
۲۲۱	〃	۰	۲۱	مسندکو	مسند
۲۲۲	〃	۰	۲۴	سکراورمع	سکرمعہ
۲۲۳	۱۰۱	۰	۶	او نکے	اونکو
۲۲۴	〃	۰	۹	ناور	اور
۲۲۵	〃	۰	۱۴	قوام ملدین	قوام الدین
۲۲۶	〃	۰	۲۳	سرمون	غریبون
۲۲۷	۱۰۲	۰	۱۳	ملبا	لمبا
۲۲۸	〃	۰	۱۴	یارون	بازارون
۲۲۹	〃	۰	۱۹	کلبان رائے	کلیان سنگھ
۲۳۰	〃	۰	۲۴	کرہ صوبہ	ام صوبہ
۲۳۱	۱۰۳	۰	۹	کیا جاتا ہے	کیا گیا
۲۳۲	۱۰۳	۰	۲۴	سے ہے	سے تھے
۲۳۳	〃	۰	۲۵	نامور	نامور
۲۳۴	۱۰۴	۳	۷	سنی مین	عشق مین
۲۳۵	۱۰۴	۳	۱۹	جھٹوا	جھٹرا
۲۳۶	۱۰۴	۱	۲۲	شفقف	شفقف سے
۲۳۷	۱۰۵	۰	۵	تام	نام جو
۲۳۸	۱۰۵	۲	۲۵	گدا	گدا کسنے
۲۳۹	۱۰۶	۲	۱۷	کول	کو دل
۲۴۰	۱۰۷	۰	۱	ہرسوز	پرسوز
۲۴۱	۱۰۸	۳	۱۶	نوتو	نورتو
۲۴۲	〃	۴	۱۸	حال	چال
۲۴۳	〃	۱	۱۹	سکتہ	سکتہ مین
۲۴۴	〃	۰	۲۵	فدائی	فدوی
۲۴۵	۱۰۹	۰	۱۸	کاہتن	ناہتن
۲۴۶	۱۱۰	۰	۹	قایدہی	فایدے
۲۴۷	۱۱۰	۰	۱۹	منتخب	صفت
۲۴۸	۱۱۱	۱	۳	رام چندررام	رام چندمرام
۲۴۹	۱۱۱	۳	۴	اونگ تبشر ایش	اونگ تیشر ایس
۲۵۰	۱۱۱	۳	۵	جو ہے در پے	جو پے در پے
۲۵۱	۱۱۱	۳	۶	بو ہیی	تو ہی
۲۵۲	〃	۱	۷	شنبونمین	شیومین
۲۵۳	〃	۳	۱۴	ادٹھے	اوٹھے
۲۵۴	۱۱۲	۱	۱	مراحال برہم	مراحال دل برہم
۲۵۵	〃	۰	۱۹	ابر	آہ
۲۵۶	〃	۰	۱۹	می	نئے
۲۵۷	〃	۰	۲۰	کستیرا حکا	کسطرح کا
۲۵۸	۱۱۳	۰	۱۶	سرج	موج
۲۵۹	۱۱۴	۱	۱	خلقہ	حلقہ
۲۶۰	〃	۳	۲۳	رنائی	زبانی
۲۶۱	۱۱۴	۱	۲۵	کھٹنے	کہلے
۲۶۲	۱۱۵	۳	۱۳	ہوئے ہیں	ہوتے ہین
۲۶۳	۱۱۶	۰	۱۷	جیون	چیون
۲۶۴	〃	۲	۲۳	بہوار	رہوار
۲۶۵	〃	۳	۲۳	جب نہیں	چپ جنہین
۲۶۶	۱۱۷	۰	۱۱	زاد سخن	حاد سخن
۲۶۷	۱۱۷	۰	۱۷	جان ہر	جان پر
۲۶۸	۱۱۸	۴	۳	گاہی	کاسے
۲۶۹	۱۱۹	۱	۳	محروم	مجروح
۲۷۰	۱۲۰	۱	۵	تانہ حسر	تابہ حشر
۲۷۱	۱۲۰	۴	۱۳	کتی	کئی
۲۷۲	〃	۱	۲۴	ساکن	ساکن سفیدی
۲۷۳	〃	۱	۲۵	شوق	عشق
۲۷۴	〃	۳	۲۲	استاد زند	رند
۲۷۵	۱۲۱	۱	۲۱	بنایالی	بنایالو
۲۷۶	۱۲۱	حاشیہ	۲ حاشیہ	مستخر	مفتخر
۲۷۷	۱۲۲	۱	۱۶	بنازہ	جنازہ
۲۷۸	۱۲۳	۴	۶	جانا	چاہا
۲۷۹	〃	۱	۱۷	چکا	رخ کا
۲۸۰	〃	۱	۲۳	بیعان	جہان
۲۸۱	〃	۳	۲۳	بیابان دوست جنشے	بیابان دوست دستی
۲۸۲	۱۲۵	۰	۱۰	عظیم	عظیم آباد
۲۸۳	〃	۰	۱۶	سورج دہن	سورج کہج
۲۸۴	۱۲۶	۰	۱۳	نہلا	بدل
۲۸۵	〃	۳	۱۶	حیات	جہان
۲۸۶	〃	۰	۱۷	جھنجی	جھنجی
۲۸۷	〃	۰	۲۱	لونسی کرتے	لونسی کرلیتے تھے
۲۸۸	〃	۰	۲۵	سعہ	معہ
۲۸۹	۱۲۷	۰	۷	الیسی	ایسے
۲۹۰	۱۲۷	۰	۸	اہم	وہم
۲۹۱	۱۲۹	۲	۷	الافکار	الاذکار
۲۹۲	۱۳۰	۲	۴	بندہ ممنون	بندہ ہون ممنون
۲۹۳	۱۳۰	۲	۱۷	نجھے	تجھے
۲۹۴	۱۳۱	۴	۲	فدا	فدا
۲۹۵	〃	۰	۱۵	ستین	ستین شخص
۲۹۶	۱۳۲	۰	۱۵	جوانمردی ہے	جوانمردی
۲۹۷	〃	۰	۱۶	سخن کی	سخن نے
۲۹۸	۱۳۳	۳	۱۹	حنوتمین	جنونمین
۲۹۹	۱۳۴	۱	۴	نگین	نگین کا
۳۰۰	۱۳۴	۰	۹	حیدرآباد	حیدرآباد مین
۳۰۱	۱۳۷	۱	۲	نہنے	نہ ہے
۳۰۲	〃	۰	۳	دراز	دوار

صفحہ ۱۲۰ سطر ۲۲ غلط [illegible] صحیح [illegible]

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۳۰۳	۱۳۷	۵	۵	خوش قدری	خوش خوری
۳۰۴	〃	۴	۹	سکل	شکل
۳۰۵	〃	۱	۱۰	تکمدر	تکدّر
۳۰۶	〃	۰	۲۱	بیردامن	بیردومن
۳۰۷	۱۳۸	۰	۲	بردامن	بیردومن
۳۰۸	〃	۱	۲۴	می	پی
۳۰۹	۱۳۹	۱	۲۳	دہکمر	دوہ مکر
۳۱۰	۱۳۹	۴	۲۵	بل	پل
۳۱۱	۱۴۰	۲	۴	اوزنگ ثالی کی	ارزنگ ثانی کی
۳۱۲	〃	۲	۱۶	سنگ	شنگ
۳۱۳	〃	۴	۱۸	ہا	ہار
۳۱۴	۱۴۱	۰	۵	اوده	اردو
۳۱۵	۱۴۱	۰	۱۱	دیبی	دہبی
۳۱۶	〃	۰	۱۴	سنی	لیی
۳۱۷	〃	۰	۱۶	اوزنگ	ارزنگ
۳۱۸	〃	۳	۲۵	جیشے	جنتیے
۳۱۹	۱۴۲	۳	۳	ہتشی کی ہوگس	ہستی کی گرہوس
۳۲۰	۱۴۳	۲	۱۰	ہودہی	ہودہیے
۳۲۱	〃	۲	۱۱	مجھے	تجھے
۳۲۲	۱۴۴	۰	۱۲	لیئے	اتئے
۳۲۳	〃	۱	۱۵	مصورے شبیہ	مصورے شبیہ
۳۲۴	〃	۱	۱۶	وصحف	مصحف
۳۲۵	〃	۳	۲۳	باکرو	پاک رو
۳۲۶	۱۴۵	۰	۳	بہائی	پتہانی
۳۲۷	〃	۳	۹	شعبد	مشعبد
۳۲۸	〃	۰	۱۵	بہادر	قوم کایتہ
۳۲۹	〃	۴	۱۹	اشتر الحبون	اشتر فی الحیوان
۳۳۰	〃	۲	۲۴	حولدار	حوالدار
۳۳۱	〃	۳	۲۴	لب	اب
۳۳۲	۱۴۶	۰	۱۵	مصیده	معیده
۳۳۳	〃	۰	〃	نشر	نشتر
۳۳۴	〃	۰	〃	بہی	لیے
۳۳۵	۱۴۷	۰	۷	تجلی صنعت	تجلی صنعت
۳۳۶	〃	۰	۷	متجلی ہوی	متجلی ہوئی
۳۳۷	〃	۰	۱۲	سحر کابل	سحر کامل
۳۳[illegible]	〃	۰	۱۲	سحر دافر	سحر وافر
۳۳[illegible]	〃	۰	۱۴	ایک بہہ عرصہ	ایک عرصہ
۳۴[illegible]	〃	۰	۲۳	گفتار	گفتار حالات عنایا دامن زن آشنائی
۳۴۱	۱۴۸	۰	۱۰	کسی نی	کسی نے
۳۴۲	〃	۳	۲۳	طرہ دوستار	طرہ دستار

صحت نامہ ضمیمہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۰	۲	بجسکا	جھنکا
۲	۲	۰	۱۴	دلدا	دلد
۳	۳	۳	۱	کیا	کیا
۴	۵	۲	۱۵	دوا ہوکی	دو آہوعین
۵	〃	۴	۱۶	گل	گل تر
۶	۷	۰	۲	اوہون	انہون
۷	〃	۲	۱۱	سقف	سعف
۸	۸	۰	۲	اذر ز بانئین	اردو زبان بین
۹	۸	۳	۷	ر اسی	اسی
۱۰	〃	۲	۱۸	جیتا	جتنا
۱۱	۹	۱	۴	توبہ بیہ	توبہ
۱۲	۹	۳	۱۷	کافر	گل
۱۳	۱۰	۳	۲۱	کالیہ	کایتہ
۱۴	〃	۰	۲۴	ین	غفتن
۱۵	۱۱	۰	۱	انجرة	رنجرة
۱۶	〃	۴	۶	باونکی	بیتونکی
۱۷	۱۱	۳	۹	حسرتکی	حسرت کے
۱۸	〃	۰	۸	ملال	لال
۱۹	۱۱	۳	۱۶	جوروںکا	جوروںکا
۲۰	۱۲	۰	۳	جودنی لال	جھوٹے لال
۲۱	۱۳	۴	۲۱	جھی	آجھی
۲۲	〃	۳	۲۵	عوتکی	سوت کی
۲۳	۱۳	۴	۷	میرندفن	میرے مدفن
۲۴	۱۳	۰	۱۲	استعداد	با استعداد
۲۵	〃	۰	۱۴	ہزدہلوی	ہنر دہلوی
۲۶	۱۴	۳	۷	سمجہکے	سمجہ کے
۲۷	۱۶	۰	۲۳	اندمین	اندیش
۲۸	〃	۰	۱۹	ملکنیہ	ملکنیہ

صحت نامہ فہرست تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۱	۵	کہیردبال	کہیر دیال
۲	〃	۹	۱۲	بیتا	اریتا

نمبر	جزو	نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	؍؍	۲۱	۱۲	لعقاتتا	قطعات
۴	۲	۲۸	۵	چنولاں	چھوّلالاں
۵	؍؍	۳۴	۵	سندلعل	سندلعل
۶	؍؍	۳۵	۴	برحق	برہمن
۷	-	۴۱	۵	سرکی بہادر	سرکار بہادر
۸	؍؍	۴۵	۹	لاہور	رام پور
۹	۳	۴۹	۱۰	بہر فوایہ	بہر فوائد
۱۰	؍؍	۶۴	۵	انکمد راے	انگمد راے
۱۱	۵	۰	۱	عالم	عام
۱۲	۶	۲۸۱	۷	باست	باستب
۱۳	؍؍	؍؍	۱۰	حت گوپت	چھتر گپت
۱۴	۷	۱۲۸	۶	رراے بود چند	رراے پور چند
۱۵	؍؍	۱۵۱	۶	ناہمن	بنارس
۱۶	۹	۱۸۴	۵	تیسی	منشی
۱۷	۱۰	۲۰۱	۱۱	نقطہ	۲
۱۸	؍؍	۲۱۵	۵	تشادن	بسادن
۱۹	۱۲	۲۵۶	۵	وزیر	مرزا
۲۰	۱۳	۲۶۳	۶	موسن لال	موہن لال
۲۱	۱۳	۲۶۴	۳	۸۸	۸۹
۲۲	؍؍	۲۶۵	۳	۸۸	۸۹
۲۳	۱۴	۲۹۲	۵	سمبت لعل	سمپت لعل
۲۴	۱۹	۴۰۹	۱۱	۰	۱
۲۵	۲۰	۴۲۴	۵	بندے لعل	بہاری لعل
۲۶	؍؍	۴۴۴	۶	منبسے لعل	ہنسی لعل
۲۷	۲۱	۴۵۴	۶	جربنت	جھتر پت
۲۸	؍؍	؍؍	۱۰	سہ دیوان	ساتا دیوان
۲۹	؍؍	۴۶۲	۵	منا رام	منا رام
۳۰	۲۲	۴۷۳	۸	لوہانہ	لوہنہانہ
۳۱	۲۳	۵۰۳	۱۲	اقلاد	رشتہ داران
۳۲	؍؍	۵۱۱	۱۰	مرقع اورنگ	مرقع ارژنگ
۳۳	۲۴	۵۱۷	۱۰	یاورگار	یادگار

صحت نامہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	جزو	نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۲۳	۳	حنوجی	چنوجی
۲	۲	۳۲	۲	علم	حلم
۳	۴	۳۶	۳	رلارام	دلارام
۴	۳	۶۲	۳	کنبت راے	گنپت راے
۵	۴	۸۵	۳	جہونلون	جھوٹے لعل
۶	۵	۹۲	۳	بہوںمچند	بھوگ چند
۷	۵	۱۰۲	۶	حیاباشن	جیلوباشن
۸	؍؍	۱۱۱	۳	کنورسنگہ	کنورجی سنگہ
۹	۶	۱۳۱	۳	تیواڑی	نراین
۱۰	۶	۱۳۲	۶	ہلکنہ	ہلکنتہ

صحت نامہ فہرست کتب مولفہ و مصنفہ منشی دیبی پرشاد مندرجہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	جزو	سطر	غلط	صحیح
۱	۶	۳	گلدستہ اخلاق	گلدستہ ادب
۱	۶	۴	مشکل مشکل شرح	مشکل مشکل سوالوں کا منشم
۲	۶	۷	نفنجات وایام	نفنظرت لفاوت ایام
۳	۶	۷	وغیرہ کی	وغیرہ کے درج ہیں
۴	۶	۱۳	لکچر	۲۰ لکچر

نوٹ

علاوہ غلطی ہاے مندرجہ نقشہ حالات مذکورہ بالا کے اور بہی کئی غلطیان ہین چنانچہ صفحہ ۲۷ مین سحر کے آخیر بند کی ٹیپ کا یہہ شعر "سینہ اور تہہ الخ" صفحہ ۲۷ کی سطر ۲۳ مین لکہا گیا ہے سو اسکو صفحہ ۲۷ کے سطر ۱۲ سے متعلق سمجہنا چاہیئے۔
۲ صفحہ ۱۲۱ مین مشتاق کے یہہ دو شعر "دو گر آشیان ہا الخ" اوسی صفحہ مین مشہور کے شعرون کی شامل لکہے گئے ہین سو انکو مشتاق کے شعرون کے متعلق سمجہنا چاہیئے۔

غلطی کاتب

کاتب کی افسوس ہے اکثر جگہ بلا استصواب مولف بطور خود کمی بیشی بہی کردی ہے چنانچہ صفحہ کی ۱۲۲ اور ۲۵ سطر مین مولوی عبد اللہ مولوی محمد علی کے نام صاحب بڑہادیا ہے۔ ۲ صفحہ ۳۹ مین تاب تخلص پنڈت شتاب رائے کے شعرون پر یہہ حاشیہ چڑہادیا ہے کہ یہہ شعر مفتی صدر الدین مرحوم کے مشہور مین حالانکہ وہ شعر دہلی و لکہنؤ کے چند مشہور تذکرون مین تاب کے نام پر ہی لکہے ہین اور بلکہ یہہ تیسرا شعر بہی اونکا ہے جو لکہنے سے رہ گیا تہا "زلف دہوان دہار ہے کافر ہے کیا خاک جلے کوئی شب ایسی سحر ایسی"۔ ۳ صفحہ ۷۰ سطر ۲۴ مین "موزون کیا" کے آگے یہہ عبارت تہی "چراغ کعبہ روشن ہے میر ہیں شتاب سے ققنس ہو بہا گا بہلا کیا خاک تو بیشتاب سے گنگا" ہر چند کہ اسطرح کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے مگر یہان یہہ بسبیل تذکرہ زبان قلم پر آگیا ناظرین انصاف پسند معاف فرماوینگے مگر کاتب نے اس تمام کو از آخر یہہ لکہدیا مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے اسلیئے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کردیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گذرے "اسمین یہہ اتنا ہوا کہ جو اہل اسلام کو ناگوار ہوتا وہ تو نہ رکہا اور جو اہل ہنود پر ناگوار ہوا وہ رہنے دیا از روے انصاف تو وہ بہی نکال دینا چاہیئے تہا۔ اور مین کل اس ماجرہ کو ہی قلم انداز کرتا ہون تاکہ کسیکی دل شکنی نہو۔ ۴ صفحہ ۸۲ سطر ۳ مین آغا علی شمس کے نام لفظ صاحب بیجا و بندہ ہے۔

اضافہ

صفحہ ۱۳۹ مین مندرجہ ذیل عبارت متعلق حالات منشی درگا پرشاد نادر تخلص کے ازدیاد کیجاتی ہے کہ بعد تالیف تذکرہ ہذا انہون نے اپنا خانہ آباد کیا اور خداوند تعالے نے اولاد بہی عطا فرمائی چنانچہ اب ایک لڑکی ۳ سالہ اور ایک لڑکا جو اسی سال مین پیدا ہوا ہے موجود ہے لڑکے کا نام راد ہا موہن ہے حافظ حقیقی انکو حوادث زمانہ سے محفوظ رکہہ کر عمر طبعی کو پہونچاوے۔

یادداشت

مولف نے اس تذکرہ کی تالیف اب تک جاری رکہی ہے چنانچہ جو حالات اور اشعار ہنود شاعرونکے بعد ختم تذکرہ ملے تہے وہ تو ضمیمہ مین درج کیئے گئے اور جو بعد چہپ جانے کے دستیاب ہوئے وہ یہان لکہے جاتے ہین اور اس سے بعد کو جو آوینگے وہ بوقت طبع ثانی کے شامل کردی جاوینگی
امین تخلص امن سنگہ ولد کشن سنگہ اگروال جینی مذہب رئیس قصبہ سونی پت ضلع دہلی اردو و فارسی مین اوایل عمر سے شعر کہتے ہین انہون نے کچہہ کلام اپنا اسعر صہ مین میرے پاس بہیجا تہا اوسمین یہہ چند اشعار منتخب ہو کر یہان ثبت ہوئے۔
خوشی ہو نجگی کچہہ نہ زمین بہی روح سعدی کو بہ ہمین منظور اوس گل گلستان کا پڑہانا ہے کہ ہمین زیر تعلیم اندنون کتاب عشق کے ہین ہر ایک شعر آپکا ہے درد خضر او علاج شفا ہے
خوشدل تخلص بالو گوری شنکر خلف بادہو رام احوال معلوم نہوا یہہ چند شعر انکے رسالہ رقعہ نگار ماہ فروری ۱۸۷۵ء سے منتخب ہوئے
موسی کو نہ مطلق رہے بہی تاب نظارہ ہو دکہلا دو نہ کبہی اوسکو جو دیدار تمہارا ہو گو آپکو ہو مد نظر یار نہ خوشدل ہو ہے بندہ بیدام یہہ سرکار تمہارا
شاد تخلص منشی دوارکا پرشاد باشندہ گورداسپور ضلع پنجاب سے ہیں ہوتے ہوئے اس شاد کو دو اوسنی وصیت ہو قبر پہ بہی سایۂ دیوار تمہارا

تمت

الحمد للہ والمنت کہ کتاب مسمی تذکرۃ الشعرائے ہنود مطبع رضوی دہلی مین سید محمد میر حسن کے اہتمام سے چہپا
ماہ فروری [illegible]

نقشہ فہرست شعرائے مندرجۂ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۳
نمبر عام	[illegible]	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱	۱	۳	آثم	لالہ گھیبر دیال		•	متھرا	حی القائم	•	۱	
۲	۲	۲	آذر	لچھمی نراین	ہرسکھ رائے	کایتھ سکسینہ	ٹونک	ایضاً	-	۹	
۳	۳	۳	آذر	پنڈت جوالا پرشاد	پنڈت [illegible] ابن سکھدیو	برہمن کشمیری	متھرا	سمت ۱۹۲۰ میں انتقال ہوگیا	•	۲	
۴	۴	۳	آرام	مکھن لال	•	کایتھ	دہلی	تخمیناً ۳۰ سال ہوئے انتقال ہوگیا		۱	
۵	۵	۳	آرام	پرم ناتھ [illegible]	•	کھتری	دہلی	ایضاً	صاحب دیوان	۱	تیر اندازی و فنون سپہ گری میں اچھا دخل رکھتے تھے
۶	۶	۳	آزاد	ایم سنگھ		-	دہلی	آنجہانی		۱	
۷	۷	۳	آزاد	لالہ جوالا پرشاد	•	•	فرخ آباد	متھرا میں ہیں	•	۱	
۸	۸	۳	آسان	لالہ سہج رام	•	•	الہ آباد	آنجہانی	•	۱	
۹	۹	۳	آشفتہ	گلاب سنگھ	•	کھتری	دہلی	آنجہانی	•	۱۲	تخمیناً پچاس برس ہوئے جو عشق بتاں سر کاٹ کر مر گئے
۱۰	۱۰	۳	آشفتہ	پنڈت امر ناتھ		برہمن کشمیری	دہلی	لاہور میں ہیں	•	۱۸	
۱۱	۱۱	۴	آگہ	پنڈت جوالا ناتھ	دوتا رام	برہمن	•	کلکتہ میں ہیں	•	۳	
۱۲	۱۲	۴	اثر	پنڈت برج ناتھ		کشمیری	لکھنؤ	حی القائم	•	۲	
۱۳	۱۳	۴	احسن	منشی شام سندر	•	کایتھ	لکھنؤ	ایضاً	•	۲	شاگرد منشی دیا کشن ریحان
۱۴	۱۴	۴	احقر	منشی سیتل پرشاد		•	لکھنؤ	آنجہانی	بھاگوت منظوم اردو	۵	
۱۵	۱۵	۵	احقر	بلدیو پرشاد	مہا سکھ رائے	•	فتح آباد	-	•	۲	
۱۶	۱۶	۵	اسد	گردھاری لعل	رام دیال	کایتھ سری باستب	ہردوئی ضلع [illegible]	اہلمد کلکٹری لکھنؤ میں ہیں	[illegible] منظوم [illegible]	۷	
۱۷	۱۷	۵	ارمان	راجہ [illegible]	مہاراجہ [illegible]	کایتھ بنگالی	شہر کلکتہ	موجود ہیں	تذکرہ شاعران اردو	۲	
۱۸	۱۸	۵	اظہر	منشی جگن ناتھ	منشی گردھاری لال	کایتھ	لکھنؤ	لاہور میں ہیں	•	۶	شاگرد منشی جواہر سنگھ جوہر
۱۹	۱۹	۵	اوج	دوارکا پرشاد	پورن چند	کایتھ	محلہ نوبستہ لکھنؤ	موجود ہیں	•	۱۹	شاگرد منشی شنکر دیال فرحت
۲۰	۲۰	۶	افگار	منشی انند [illegible]	-	•	مراد آباد	سنہ ۱۲۹۱ ہجری میں موجود تھے	•	•	
۲۱	۲۱	۶	اکبر	رام دین	بھگوان دین	گجراتی	•	سنہ ۱۲۹۴ ہجری میں موجود تھے	•	۱۴	[illegible]
۲۲	۲۲	۷	الفت	منگل سین	•	کایتھ	عظیم آباد پٹنہ	آنجہانی	•	۱	شاگرد جرأت شاعر معروف

نمبر شمار	[illegible]	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۶	۱۷	۲۲	بہادر	لال بہادر	مانکچند		•	سنہ ۱۲۶۰ ہجری		•	
۴۷	۱۸	۲۲	بہار	منشی ٹیکچند		کھتری	دہلی	سنہ ۱۲۸۲ ہجری	جواہر الحروف ابطال ضرورت نوادر المصادر و بہار بوستان لغات بہار عجم۔	۲	بڑے عالم اور محقق ہوگذرے ہیں۔
۴۸	۱۹	۲۳	بہار	لالہ کالکا پرساد	بہاری لعل	•	فرخ آباد	موجود		۲	
۴۹	۳	۲۳	بہجت	منشی رتن لال	لالہ کشن چند	کایستھ سکسینہ	اجمیر	مدظلہ العالی	فوائد سر فوائد دیوان دانش	۱۸۱	
۵۰	۲۱	۳۲	بہجت	مکھن لال	•	•		•	•	-	
۵۱	۲۲	۳۲	بہرت	لالہ بہرت لال			متھرا		•	۱	
۵۲	۲۳	۳۲	بیتاب	شنکر لال	بشیر پرشاد	کایستھ بھٹناگر	سکندر آباد	وکیل اجمیر ہیں	دیوان	۹	
۵۳	۲۴	۳۲	بیتاب	سیوک رام	•	•	•	•	•	۲	
۵۴	۲۵	۳۲	بیتاب	کشن نراین		کھتری	•	آنجہانی	•	۲	
۵۵	۲۶	۳۲	بیجاں	شیر سنگھ			دہلی	ایضاً		۱	رمال بھی تھے
۵۶	۲۷	۳۲	بیخود	رائے داس			دہلی	آنجہانی	-	۱	میر درد کے شاگرد تھے
۵۷	۲۸	۳۳	بیخود	منشی جگت نراین	مٹھن لال	کایستھ بھٹناگر	سکندر آباد	سر رشتہ دار عدالت	•	۲	
۵۸	۲۹	۳۳	بیصبر	منشی بالمکند	رای کان سنگھ	ایضاً	ایضاً	سیر بہین پنشن پاتے ہیں	دیوان عاصم حاصر وغیرہ چند کتب	۱۶۴	شاگرد غالب و رباقی شعرائے شاعرین کے معصر و ہم شاعرہ
۵۹	۳۰	۳۷	بیکر	لالہ شمو سروپ		کایستھ بھٹناگر	گلاوٹھی	آنجہانی		۱	شاگرد ہرسکھ رای بالع
۶۰	۳۱	۳۷	بیغم	مہتاب رائے		•	موضع کاملو پرتاب گڈھ		•	۲	
۶۱	۳۲	۳۷	•	منشی پرشاد	•	•	•	•		۴	
۶۲	۳۳	۳۷	بیہوش	منشی گردہار		کایستھ	لکھنؤ	سنہ ۱۸۷۶ء	-	۹	
۶۳	۱	۳۹	پروانہ	راجہ جسونت سنگھ کا تخلص عاشق بھی ہے	راجہ بینی بہادر	کایستھ	لکھنؤ	آنجہانی	صاحب دیوان	۸	دیوان نواب شجاع الدولہ والی اودھ شاگرد سرب سنگھ دیوانہ
۶۴	۲	۳۸	پروین	انکدرائے	برنشیری داس	•	فرخ آباد		-	۱	
۶۵	۳	۳۸	پری	جیون لال		•	دہلی	•	•	۲	ریختی گو
۶۶	۴	۳۸	پریشاں	منولال	•	•	دہلی	آنجہانی	•	۲	شاگرد شاہ نصیر

نمبر شمار	نمبر ردیف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۶۷	۵	۳۹	پریشان		پرشاد آدر بنارس والا	کشمیری		.	.	۷	نام نہیں معلوم ہوا
۶۸	۶	۳۹	پورن	پورن سنگھ	.	کائیتھ	دھلے	آنجہانی		۴	عالم علم سنسکرت کے تھے
۶۹	۷	۳۹	بیر	مہاراج سکھ		جوبے	متھرا	ایضاً	.	۳	
۷۰	۸	۳۹	پیارے	لالہ راے لال	.	.	متھرا	.	.	۱	
۷۱	۹	۳۹	بھوڑ	تربینی لال	.	کائیتھ	پانی پت	دہلی میں ہیں	.	۱	اکثر شعر مسخر آمیز کہے ہیں
۷۲	۱	۳۹	تاب	شتاب رائے	.	برہمن کشمیری	دھلے	آنجہانی	.	۲	
۷۳	۲	۳۹	تابان	پنڈت مہتاب رائے	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.	۲	ہمعصر و ہم مشاعرہ میر درد
۷۴	۳	۴۰	تاثیر	لالہ کنہیا لال	کیول کشن	.	فرخ آباد	.	.	۴	
۷۵	۴	۴۰	تجلی	للی جی	.		.	سنہ ۱۸[illegible]ء	.	۴	شاگرد منشی نیدو لال رار
۷۶	۵	۴۰	تحسین	لالہ بلدیو سہائے	.	.	متھرا	-	.	۱	
۷۷	۶	۴۰	تسلی	لالہ مکارام	بخشی گوپال رائے	کائیتھ	اٹاوہ و لکھنؤ	سنہ ۱۲		۵	نواب آصف الدولہ والی لکھنؤ کے عہد میں تھے۔
۷۸	۷	۴۰	تسلیم	دیبی پرشاد	سادہو رام	.		.	.	۳	
۷۹	۸	۴۰	تسکین	پنڈت گنگا داس	.	کشمیری			.	۱	
۸۰	۹	۴۰	تمنا	منشی کنول پرشاد	.	.	لکھنؤ			۳	
۸۱	۱	۴۰	تنا	منشی رام سہائے	پورن چند	کائیتھ سکسینہ	لکھنو	مہتمم اخبار سررشتہ تعلیم	عربیت ۲ کتابوں کے	۱۴	
۸۲	۱۱	۴۱	تمبر	سکالی رائے	دیوی پرشاد عزیز مالک مطبع تمنائے	.	فتح گڑھ	.	.	۲	
۸۳	۱۲	۴۱	تمکین	پنڈت دسچا مل	.	کشمیری		.	-	۱	
۸۴	۱	۴۲	ثابت	منشی رادھیکا پرشاد	-	.	لکھنؤ	.	.	۷	
۸۵	۲	۴۲	ثاقب	لالہ جانکی پرشاد	.	.	.	.	-	۱	
۸۶	۱	۴۲	جام	سکھ سین	-	-	بندھولی ضلع		.	۱	
۸۷	۲	۴۲	جگنا تھ	جگنا تھ	کشن پرشاد	کائیتھ کرن	ضلع دھلے گنگاری ضلع گیا	وکیل عدالت	کرشن ساگر بال لیلا وغیرہ	۴	
۸۸	۳	۴۲	جنون	حیدر شاہ	کالکا پرشاد	-	لکھنؤ	.		۲	
	۱	۴۲	جنون	ماتیدال	لونده رائے		-	نائب سررشتہ دار کلکٹری میرٹھ ہیں۔	.	۳	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۹۰	۵	۴۲	جنون	منشی کرشن سہائے		-	سکندرآباد	-		۵	
۹۱	۶	۴۳	جواہر	جواہر سنگھ		-		آنجہانی		۱	شاگرد میاں جرأت
۹۲	۷	۴۳	جودت	ہری رام	-	-	ٹونک	ایضاً		۱	شاہ عالم بادشاہ کے عہد میں تھے
۹۳	۸	۴۳	جودت	پنالال	-	-	-	-	-	۱	
۹۴	۹	۴۳	جوش	سری رام	شیو سہائے		-	تھا عدالت میرٹھ		۲	
۹۵	۱۰	۴۳	جوش	بابو کلیان سنگھ	دیوان سنگھ	کایستھ [illegible]	سکندرآباد	نیا نگر میں ہیں	.	-	
۹۶	۱۱	۴۲	•	جوگل کشور	دیوان جواہر لال		بھوپال	حی القائم	-	۱	
۹۷	۱۲	۴۳	جوہر	جواہر لال	-	.				۱	
۹۸	۱۳	۴۳	جوہر	پنڈت بیج ناتھ	پنڈت دیبی پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	.	صاحب دیوان	۳	
۹۹	۱۴	۴۳	جوہر	مادھو رام	جواہر مل	ساہوکار	فرخ آباد	.	.	۳	
۱۰۰	۱۵	۴۴	جوہر	سیوا رام	-	کایستھ سکسینہ	بریلی	.	جوہر الترکیب	۲	
۱۰۱	۱۶	۴۴	جوہر	جواہر سنگھ	بہادر سنگھ	ایضاً	لکھنؤ	مصاحب راجہ بلرام پور	دیوان و مثنویات اشعار وغیرہ کتب متعدد	۸۰۰	
۱۰۲	۱۷	۴۸	جوہری	جوالا پرشاد	-	ایضاً	رامپور	آنجہانی	-	۱	
۱۰۳	۱۸	۴۸	چمن	چمن ناتھ	-	کایستھ	دہلی	ایضاً	.	۱	شاگرد میر درد
۱۰۴	۱۹	۴۸		جمیل	موتی لعل	ایضاً	الہ آباد	ایضاً		۱	
۱۰۵	۱	۴۸	چمن	بہاری لعل	گنگا پرشاد		سیتاپور	.		۱	
۱۰۶	۲	۴۸	چمن	شادی لال	-	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	القصہ لیلہ منظوم	۸	
۱۰۷	۱	۴۸	حامد	گھمنڈی لال	.	-	شنگیر	.	.	۱	
۱۰۸	۲	۴۸	حاضر	رادھا کشن	برج لال	کایستھ ماتھر	کانپور	مختار عدالت ہیں		۲	
۱۰۹	۳	۴۹	حریف	منی لال	.		لکھنؤ	-	.	.	برادر حقیقی پرشاد لطیف
۱۱۰	۴	۴۹	حسن	لالہ [illegible] چند	.	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	محلہ نوبت میں رہتے ہیں	.	.	
۱۱۱	۵	۴۹	حشمتی	لالہ ماتادین	.	.	.	مصنف مظفر پور کے	.	۱	
۱۱۲	۶	۴۹	حضور	لالہ بالمکند	.	کھتری	دہلی	آنجہانی	.	۱۱	شاگرد میر درد تھے
۱۱۳	۷	۴۹	حضور	[illegible] لال	منشی گردھر داس	.	.	منشی کلکٹری ضلع میرٹھ	.	۲	

نمبر عام	نمبر الف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۱۴	۸	۴۹	حضور	پنڈت سیر کرس	۰	کشمیری	لکھنؤ		۰	۵	
۱۱۵	۹	۴۹	خوشم	منشی دیبی چند	منشی ح لال	کھتری	دہلی	تخمیناً ۴۰ برس اول قضا کے	جیگستان	۲	بڑی عالم فاضل خوشنویس اور لا ثانی ہے۔
۱۱۶	۱۰	۵۰	حیرت	پنڈت اجودھیا پرشاد	۰	کشمیری	لکھنؤ		دیوان اور چند نمونے	۱	فن موسیقی و تیراندازی بھی خوب جانتے ہے
۱۱۷	۱۱	۵۰	حیرت	ذوقی رام		-	دہلی	سنہ ۱۲۳۳ ہجری قضا کی		۱	
۱۱۸	۱۲	۵۰	حیف	موتی لال	شیب سنگھ	۰	لکھنؤ		۰	۱	شاگرد میر سوز
۱۱۹	۱	۵۱	خبیر	پنڈت رتن لال	پنڈت نراین داس ضمیر ملک الشعرا دہلی	کشمیری	دہلی	حی القایم		۵	
۱۲۰	۲	۵۱	خرد	بالا پرشاد	۰	کھتری	دہلی			۱	
۱۲۱	۳	۵۱	خرد	رام راین	۰	کشمیری				۱	
۱۲۲	۴	۵۱	خفی	راجہ بابو		-	عظیم آباد		۰	۲	
۱۲۳	۵	۵۱	خلق	جادو رائے		۰	حیدرآباد			۱	
۱۲۴	۶	۵۱	خورشید	پنڈت سورج پرشاد	پنڈت ادیا رام	۰	-	۰	۰	۱	
۱۲۵	۷	۵۱	خوش	دیوان گنیش رائے	۰	۰	لکھنؤ	۰		۰	
۱۲۶	۸	۵۱	خورم	منشی ہرگوبند	۰	-	متھرا			۰	
۱۲۷	۹	۵۱	خوشتر	بشمبر دیال	۰	کایتھ	لکھنؤ	حی القایم		۲	
۱۲۸	۱۰	۵۱	خوشتر	منشی جگناتھ	۰	سری باست کایستھ	لکھنؤ	آنجہانی سنہ ۱۲۷۹	رامائن و بھاگوت و مثنوی جت گوپت	۲۰	
۱۲۹	۱۱	۵۳	خیالی	منشی خیالی رام		ایضاً	ایضاً	حی القایم	۰	۴	
۱۳۰	۱	۵۳	داس	شنکر داس	۰	۰	سہرہ دی شاہ ضلع گوجرانوالہ	حی القایم	جنگنامہ و دیگر مثنوی نقشہ زندگی	۲	
۱۳۱	۲	۵۳	دانا	روشن لال	مہتاب رائے	کایتھ	لکھنؤ	۰	-	۲	
۱۳۲	۳	۵۴	دانا	سوبھا رام	۰		کلکتہ	علاقہ ڈاکٹر	۰	۱	
۱۳۳	۴	۵۴	دانش	منشی مکند لال		کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	۰	-	۲	
۱۳۴	۵	۵۴	دائم	دائم الدولہ نجیب الملک راجہ ... بہادر	مجلس رائے	ایضاً	ایضاً	سمت ۱۹۱۱ میں قضا کی	-	۰	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۳۵	٦	٥٤	دریا	پنڈت درشن ناتھ	پنڈت ایشر ناتھ سعلہ	کشمیری	لکھنؤ	-	-	٨	
۱۳٦	٧	٥٤	دریا	نند لال	-	-	-	محافظ دفتر راج کوٹھن	-	١	
۱۳٧	٨	٥٤	دل	دیبی پرشاد	-	-	مرشد آباد	-	-	١	
۱۳٨	٩	٥٤	دل	دوارکا پرشاد	رائے بوجھ چند	کایستہ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	-	٢	
۱۳٩	١٠	٥٤	دلخوش	بہادر سنگھ	نبیرہ راجہ خوشحال محمد شاہی	کھتری	دہلی	آنجہانی	-	١	
۱٤٠	١١	٥٤	دلسوز	لچھمی پرشاد	آتما رام	-	فرخ آباد	-	-	١	
۱٤١	١٢	٥٥	دلگیر	چھنو لال		کایستہ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی		٣	یہ مرثیہ میں تو دلگیر تخلص کرتے تھے اور غزل میں طرب اور آخر عمر میں مسلمان ہو گئے تھے
۱٤٢	١٣	٥٥	دیوانہ	راجہ روپ سنگھ عرف سرب سنگھ	-	کایستہ	عظیم آباد	آنجہانی	چار دیوان فارسی	٣	
۱٤٣	١	٥٥	ذرہ	مرزا راجہ رام ناتھ بہادر		-	دہلی	آنجہانی	-	١	
۱٤٤	٢	٥٥	ذرہ	لالہ تنکو لال		کایستہ	لکھنؤ	-	-	٥	
۱٤٥	٣	٥٥	ذرہ	اتواری لال	-	-	کلکتہ		-	١	
۱٤٦	٤	٥٥	ذرہ	لالہ جوالا پرشاد	لالہ رام نرائن	-	فرخ آباد	-	-	١	
۱٤٧	٥	٥٥	ذکا	خوب چند	-	کایستہ ماتھر	دہلی	آنجہانی	تذکرہ عیار الشعرا	٥	
۱٤٨	٦	٥٦	ذکا	پنڈت سری کشن	پنڈت دیارام	کشمیری		فرخ آباد میں ہیں	-	١	
۱٤٩	٧	٥٦	ذکی	گنگا پرشاد	نرائن لال	کایستہ سری باستو	جہاں سا ضلع متھرا	سعد آباد میں ہیں	٣	-	
۱٥٠	٨	٥٦	ذوقی	ذوقی رام		عطر فروش	مراد آباد	آنجہانی	-	١	
۱٥١	١	٥٦	راجہ	راجہ مہا بلوان سنگھ	مہاراجہ چیت سنگھ والی بنارس	برہمن	آگرہ	آنجہانی	دیوان	١٨	
۱٥٢	٢	٥٦	راجہ	راجہ بہادر	مہاراجہ شتاب رائے	کایستہ	عظیم آباد	آنجہانی		١	شاید نام انکا بھوانی سنگھ تھا
۱٥٣	٣	٥٩	راجہ	مہاراجہ دگ وجے سنگھ بہادر رئیس بلرام پور اودھ	راجہ ارجن سنگھ بہادر	راجپوت رئیکوار	بلرام پور اودھ	١٨٨٢ء میں انتقال ہو گیا	دیوان	١٢٣	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۵۴	۴	۶۲	راجہ	راجہ اجکشن	راجہ کشن	-	کلکتہ	-	-	۱	
۱۵۵	۵	۶۳	راجہ	-	-	-	-	-	-	۱	
۱۵۶	۶	۶۳	راحت	بھگونت رائے	دیندیال	-	کاکوری ضلع لکھنو		زبدۂ بہرام و ملادس	۱	
۱۵۷	۷	۶۳	راحت	پنڈت کشن لال		کشمیری	متھرا	تحصیلدار ضلع فرخ آباد	-	۱	
۱۵۸	۸	۶۳	راحت	رام دیال	-	کایستھ سریباستب	لکھنو		-	-	
۱۵۹	۹	۶۳	راضی	دیوان جانی بہاری لعل	-	برہمن ناگر	آگرہ	وکیل بھرت پور حاضر باش دربار مہاراجہ ہوانہ	نگارستان دانش ترجمہ انوار سہیلی	-	
۱۶۰	۱۰	۶۴	راقم	بندرابن	-	-	متھرا دہلی	تخمیناً پچاس برس ہوئے دلی	دیوان	۵	
۱۶۱	۱۱	۶۴	رام پرشاد	رام پرشاد	-	کایستھ	لکھنو	آٹھ نو برس ہوئے قضا کی	-	۴	
۱۶۲	۱۲	۶۴	رام چندر	رام چندر پروفیسر علم ریاضی	-	کایستھ	دہلی	قریب تیس برس ہوئے قضا کی	تذکرۃ الکاملین عجائبات روزگار اعجاز قرآن وغیرہ	۲	
۱۶۳	۱۳	۶۵	رائے	شیو سہائے	-	بہاٹ	لکھنو	ابھی حال	-	۱	
۱۶۴	۱۴	۶۵	ربط	منشی بینی پرشاد	سوہن لال	کایستھ بھٹناگر	مراد آباد	حی القائم	-	۲	
۱۶۵	۱۵	۶۶	ربط	رائے بالا پرشاد	-	-	حیدر آباد دکن	ایضاً	-	۱	
۱۶۶	۱۶	۶۶	رحمت	پنڈت گنگا پرشاد	موتی لال	کشمیری	لکھنو	-	-	۴	
۱۶۷	۱۷	۶۶	رخصت	لالہ موہن لال	-	-			-	۴	
۱۶۸	۱۸	۶۶	رسا	منشی گوکل پرشاد	-	کایستھ	کانپور	حی القائم	ترجمہ مجمع البحرین سیر المتاخرین و عجائب المخلوقات و سکندر نامہ	۸	
۱۶۹	۱۹	۶۶	رسا	ابنا پرشاد دہستان گو	چندی پرشاد	کایستھ	لکھنو	-	-	۱	
۱۷۰	۲۰	۶۶	رسوا	رای زور آور سنگھ	رای بہاری لعل	کایستھ سکسینہ	لکھنو	ابھی حال	چند کتب عربی و فارسی و ترکی	۱	
۱۷۱	۲۱	۶۷	رسوا	آفتاب رائے	-	جوہری	دہلی	ایضاً	-	۲	محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں تھے
۱۷۲	۲۲	۶۷	رسوا	پنڈت گنگا پرشاد			دہلی	-	-	۳	
۱۷۳	۲۳	۶۷	رشید	پنڈت کنج بہادر	گنیش پرشاد	کشمیری	فرخ آباد	-	-	۱	
۱۷۴	۲۴	۶۷	رقم	حکیم سکھانند	-	کایستھ	دہلی	ابھی حال	-	۱	طبیب بہت بڑے تھے

نمبر شمار	نمبر حرف وار	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۵۴	۴	۶۲	راجہ	راجہ رام کشن	راجہ بن کشن	.	کلکتہ	.	-	۱	
۱۵۵	۵	۶۳	راجہ	.	.	.	.	.	-	۱	
۱۵۶	۶	۶۳	راحت	بھگونت رائے	دیندیال	.	کاکوری ضلع لکھنو		زیر عہد بہرام و ملاس	۱	
۱۵۷	۷	۶۳	راحت	پنڈت کشن لال		کشمیری	متھرا	عملدار ضلع فرخ آباد	-	۱	
۱۵۸	۸	۶۳	راحت	رام دیال	.	کایستھ سریباستو	لکھنو		.	-	
۱۵۹	۹	۶۳	راضی	دیوان جانی پیارے لعل	.	برہمن ناگر	آگرہ	وکیل بھرت پور حاضر باش دربار مہاراجہ ...	نگار راضی در ترجمہ نظم انوار سہیلی	.	
۱۶۰	۱۰	۶۴	راقم	بندرابن	.	.	متھرا دہلی	تخمیناً پچاس برس آدل نہی	دیوان	۵	
۱۶۱	۱۱	۶۴	رام پرشاد	رام پرشاد	.	کایستھ	لکھنو	تاریخ چھ برس آدل قضا کی	.	۴	
۱۶۲	۱۲	۶۴	رام چندر	رام چندر پروفیسر علم ریاضی	.	کایستھ	دہلی	قریب اسی برس قضا کی	تذکرۃ الکاملین عجائبات روزگار اعجاز قرآن وغیرہ	۲	
۱۶۳	۱۳	۶۵	رائے	شیو سہائے	.	بہاٹ	لکھنو	آنجہانی	-	۱	
۱۶۴	۱۴	۶۵	ربط	منشی بنسی پرشاد	سوہن لال	کایستھ بھٹناگر	مرادآباد	حی القائم	.	۲	
۱۶۵	۱۵	۶۶	ربط	رائے بالا پرشاد	.	.	حیدرآباد دکن	ایضاً	.	۱	
۱۶۶	۱۶	۶۶	رحمت	پنڈت گنگا پرشاد	موتی لال	کشمیری	لکھنو	.	.	۴	
۱۶۷	۱۷	۶۶	رخصت	لالہ موہن لال	.	.			-	۴	
۱۶۸	۱۸	۶۶	رسا	منشی گوکل پرشاد	-	کایستھ	کانپور	حی القائم	ترجمہ مجمع البحرین سیر المتاخرین و محاسن [illegible] و سکندر نامہ	۸	
۱۶۹	۱۹	۶۶	رسا	ابنا پرشاد دہستادن گو	چندی پرشاد	کایستھ	لکھنو	-	.	۱	
۱۷۰	۲۰	۶۶	رسوا	رای زور آور سنگھ	رای بہار لعل	کایستھ سکسینہ	لکھنو	آنجہانی	چند کتب عربی و فارسی و ترکی	۱	
۱۷۱	۲۱	۶۷	رسوا	آفتاب رائے	.	جوہری	دہلی	ایضاً	.	۲	محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں تھے
۱۷۲	۲۲	۶۷	رسوا	پنڈت گنگا پرشاد			دہلی	.	-	۳	
۱۷۳	۲۳	۶۷	رشید	پنڈت گنج بہادر	گنیش پرشاد	کشمیری	فرخ آباد	.	.	۱	
۱۷۴	۲۴	۶۷	رقم	حکیم سکھانند	.	کایستھ	دہلی	آنجہانی	.	۱	طبیب بہت بڑے تھے

نمبر شمار	نمبر حروف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
٢٣٩	٣٤	٨٣	شگفتہ	خیراتی لال	لالہ توتا رام	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	ابتک وطن میں ہیں		-	
٢٤٠	٣٥	٨٣	شمسی	لالہ سورج پرشاد	جیتی لال	-	فرخ آباد	.	-	٢	
٢٤١	٣٦	٨٣	شمیم	منشی سیام سروپ	برج لال	کایتھ بھٹناگر	اجمیر	قضا کی ۱۸۹۳ء میں	واسوخت شمیم	١٥	
٢٤١	٣٧	٨٥	شمیم	نقشی جادو رائے	.		بھوپال	حی القائم	-	.	
٢٤٢	٣٨	٨٥	شنکر	دیا شنکر	.		دہلی		-	٣	
٢٤٣	٣٩	٨٥	شور	بابو مدن موہن لال	جھنڈی لال	.	فتح گڑھ	فرخ آباد میں ہیں	-	٢	
٢٤٥	٤٠	٨٥	شور	مدن لال		کایتھ سکسینہ	آیتہ سکریٹ صاحب	محکمہ کمشنری میں ملازم ہیں	-	١	
٢٤٦	٤١	٨٥	شوق	سوہن گنگا لال			.	.	-	٢	
٢٤٧	٤٢	٨٥	شوق	روشن لال		.	.	انجہانی	-	٢	موسیقی و ستار نواز میں یکتا ہے
٢٤٨	٤٣	٨٥	شوق	سیٹھ دولت رائے	لالہ جی سنگھ	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	.	-	٥	
٢٤٩	٤٤	٨٥	شوق	مہدی پرشاد	لالہ شنکر سہائے	کھتری	گنجور ضلع لاہور	حی القائم	.	١	
٢٥٠	٤٥	٨٥	شوق	جیون رام	لالہ تنسکھ رائے	کایتھ	ٹونک	جی پور میں ہیں	-	٤	
٢٥١	٤٦	٨٦	شیدا	کشن گوپال	.	.	.	.	-	٤	
٢٥٢	٤٧	٨٦	شیدا	گوپال کشن	.	.	ستہار نور	.	-	٥	
٢٥٣	١	٨٦	صادق	بیجے شاد پرشاد	.	کشمیری	بریلی		.	١	
٢٥٤	٢	٨٦	صادق	دوارکا پرشاد	لالہ کنور بہادر	.	فرخ آباد	.	.	١	
٢٥٥	٣	٨٦	صبا	کانجی مل	.	.	فیروز آباد	آنجہانی	دیوان	١	شاگرد مصحفی
٢٥٦	٤	٨٦	صبا	وزیر راجہ شتاب رائے بہادر	مرزا راجہ رام ناتھ بہادر ذرہ		دہلی	آنجہانی	.	٣	
٢٥٧	٥	٨٦	صبر	اجودھیا پرشاد	خیراتی لال	کایتھ	سکندرہ	کلکتہ میں ہیں	دیوان	٥	
٢٥٨	٦	٨٧	صبر	سیتا رام	.	-	-	لکھنؤ میں ہیں		٦	
٢٥٩	٧	٨٧	صریر	گنگا پرشاد	دیوی سنگھ	برہمن	دہلی		-	١	
٢٦٠	٨	٨٧	صفا	رائے منو لال	رائے ہکم چند	کایتھ سکسینہ	دہلی	آنجہانی	دیوان	١٥	سعادت میر تقی و میر درد کی معاصر شاگرد منشی ہیرا لال
٢٦١	٩	٨٨	صفیر	پنڈت بشیشر ناتھ	جوالا ناتھ	کشمیری	دہلی	.	-	٢	

نمبر شمار	نمبر حروف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۳۹	۳۴	۸۴	شگفتہ	خیراتی لال	اتو تارام	کایستہ سکسینہ	لکھنو	اپنے وطن میں تھے		-	
۲۴۰	۳۵	۸۴	شمسی	لالہ سورج پرشاد	جینی لال	-	فرخ آباد	.	-	۲	
۲۴۱	۳۶	۸۴	شمیم	منشی سیام سروپ	برج لال	کایستہ بھٹناگر	اجمیر	۱۸۳۱ء میں قضا کی	واسوخت شمیم	۱۵	
۲۴۱	۳۷	۸۵	شمیم	منشی جادو رائے	.		بھوپال	حی العالم	.	.	
۲۴۲	۳۸	۸۵	شنکر	دیا شنکر	.		دھلی		.	۳	
۲۴۳	۳۹	۸۵	شور	بابو مدن موہن لال	چھدمی لال	.	فتح گڈھ	فرخ آباد میں تھے	.	۲	
۲۴۵	۴۰	۸۵	شور	مدن لال		کایستہ سکسینہ	اتیہ ضلع سیکت	محکمہ کمسٹ میں ملازم تھے	.	۱	
۲۴۶	۴۱	۸۵	شوق	سوہن لال			.	.	-	۲	
۲۴۷	۴۲	۸۵	شوق	رونق لال		.	.	آنجہانی		۲	موسیقی و ستار نواز میں یکتا ہے
۲۴۸	۴۳	۸۵	شوق	رائے درولت رائے	راجہ سنگھ	کایستہ سکسینہ	لکھنو	.	-	۵	
۲۴۹	۴۴	۸۵	شوق	امیدی پرشاد	اتی سنگر سہائے	کھتری	بجنور ضلع لاہور	حی القائم	.	۱	
۲۵۰	۴۵	۸۵	شوق	جیون رام	تت سکھ رائے	کایستہ	ٹونک	جی پور میں تھے	-	۴	
۲۵۱	۴۶	۸۶	شیدا	کشن گوپال	.		.	.	-	۴	
۲۵۲	۴۷	۸۶	شیدا	گوپال کشن	.	.	سہارنپور	.	-	۵	
۲۵۳	۱	۸۶	صادق	پنڈت بدری پرشاد	.	کشمیری	بریلی		.	۱	
۲۵۴	۲	۸۶	صادق	دوارکا پرشاد	لالہ کنور بہادر	،	فرخ آباد	.	-	۱	
۲۵۵	۳	۸۶	صبا	کانجی مل	.	،	فیروز آباد	آنجہانی	دیوان	۲	شاگرد مصحفی
۲۵۶	۴	۸۶	صبا	وزیر راجہ شتاب رائے بہادر	مرزا راجہ رام ناتھ بہادر ذرہ		دھلی	آنجہانی	.	۳	
۲۵۷	۵	۸۹	صبر	اجودھیا پرشاد	خیراتی لال	کایستہ	سکندرہ	کلکتہ میں ہیں	دیوان	۵	
۲۵۸	۶	۸۷	صبر	سیتا رام	.	-	-	لکھنؤ میں ہیں		۶	
۲۵۹	۷	۸۷	صریر	گنگا پرشاد	دیوی سنگھ	برہمن	دھلی		-	۱	
۲۶۰	۸	۸۷	صفا	راجہ منو لال	راجہ پورن چند	کایستہ سکسینہ	دھلی	آنجہانی	دیوان	۱۵	مرزا محمد رفیع سودا، میر تقی و میر درد کی معاصرت ... شاگرد منشی ہندو لال ...
۲۶۱	۹	۸۸	صغیر	پنڈت بشیشر ناتھ	جوالا ناتھ	کشمیری	دھلی	.	-	۲	

نمبر عام	نمبر حرف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۸۵	۱	۹۳	عابد	منشی دیوی دیال	·	کایستھ سکسینہ	قنوج	حی القایم	دیوان و عابد الکریم وغیرہ ۱۲ کتب اردو و فارسی	۳	
۲۸۶	۲	۹۳	عاجز	منشی لچھمی پرشاد	·	کایستھ	قنوج	حی القایم	·	۷	برادر عابد
۲۸۷	۳	۹۳	عاجز	رای پورب چند		ایضاً	لکھنؤ	ایضاً	·	۱	
۲۸۸	۴	۹۳	عاجز	رای پورن چند	لچھمن لال		جہان آبادی		چند پوتھیاں نظم	۱	
۲۸۹	۵	۹۳	عاجز	لالہ سوبھا رام			دہلی		·	۲	اندرام مخلص کے پوتے ہیں
۲۹۰	۶	۹۳	عاجز	زورآور سنگھ	·	کھتری	ایضاً		·	۲	
۲۹۱	۷	۹۳	عاجز	لالہ گردھاری لال		کایستھ	دہلی	·	تاریخ غدر وغیرہ چند کتب	۲	
۲۹۲	۸	۹۴	عاشق	سیمت لال		·	فیض آباد		·	۱	
۲۹۳	۹	۹۴	عاشق	پنڈت جیا رام	رام نراین	کشمیری	دہلی	·		۱	
۲۹۴	۱۰	۹۴	عاشق	منشی عجائب رائے		·	·	·	·	۱	
۲۹۵	۱۱	۹۴	عاشق	دیارام	پنڈت روپ چند	کشمیری	دہلی	·	·	۱	
۲۹۶	۱۲	۹۴	عاشق	سدا سکھ				آنجہانی		۱	
۲۹۷	۱۳	۹۴	عاشق	ٹیکی بہاری		·		فرخ آباد میں ہیں	·	۱	
۲۹۸	۱۴	۹۴	عاشق	بخشی بھولا ناتھ	راجہ گوپی ناتھ	کشمیری		·	·	۲	
۲۹۹	۱۵	۹۴	عاشق	رام سکھ		کھتری			·	۱	شاگرد شاہ نصیر
۳۰۰	۱۶	۹۴	عاشق	سوامی برہمانند سرسوتی		سوامی	سیالکوٹ		·	۱	
۳۰۱	۱۷	۹۴	عاشق	تونگر سنگھ		·	فتح پور ہنسوا	·	·		
۳۰۲	۱۸	۹۴	عاشق	پنڈت کنہیا لال	ٹھاکر داس	کشمیری	دہلی	سپرنٹنڈنٹ ریاست گڑھ امیٹھی میں ہیں	دیوان عاشق، باغ عاشق، بحر العروض، بغاوت ہند ترجمہ، عہد نامجات وغیرہ	۱۶	
۳۰۳	۱۹	۹۵	عاشق	مہاراجہ کلیان سنگھ	مہاراجہ شتاب رائے	کایستھ سکسینہ	عظیم آباد	آنجہانی	دیوان	۱	مہاراجہ شتاب رائے کے سوانح عمری بھی شامل ہیں
۳۰۴	۲۰	۱۰۲۴	عاشق	گھسیٹا لال	کیول کشن	کایستھ	حصار	جے پور میں ہیں	·	·	

نمبر شمار	[illegible]	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۰۵	۲۱	۱۰۳	عاصی	ابہتام رائے	منشی موہن [illegible] مرحوم [illegible]	کایتھ ماتھر	دھلی	بعد غدر انتقال ہوا	•	۴	
۳۰۶	۲۲	۱۰۳	عاصی	لالہ سالگرام			-	ناظر عدالت بو غدر کے لکھنو تھے	•	۱	
۳۰۷	۲۳	۱۰۳	عاصی	منشی جمعیت رائے	لالہ امیری داس	•	اوگرپور	•	•	۱	
۳۰۸	۲۴	۱۰۳	عاصی	منشی مہتاب رائے	-	•	لکھنو	بلازم مطبع اودھ اخبار	•	۴	
۳۰۹	۲۵	۱۰۳	عاصی	منشی ٹھوڑا رام		کایتھ سکسینہ	لکھنو	آنجہانی	•		اوستاد منشی بنیڈہ لال زار
۳۱۰	۲۶	۱۰۳	عاقل	لالہ ملکھن لال	-	-	الہ آباد	اہلمد کلکٹری ہیں	•	۲	
۳۱۱	۲۷	۱۰۴	عزت	دولت رام	رای ہیرا لال	کایتھ	دھلی	سنہ ۱۲۸۹ ہجری میں قضا کی		۴	
۳۱۲	۲۸	۱۰۴	عزیز	بھکھاری لال		•	الہ آباد	سنہ ۱۱۹۶ ہجری		۷	شاگرد خواجہ میر درد
۳۱۳	۲۹	۱۰۴	عزیز	شیو ناتھ	-	مہاجن	دھلی		•	۱	
۳۱۴	۳۰	۱۰۴	عزیز	مہاراج سنگھ	-	کایتھ	دھلی	آنجہانی	•	۷	انہوں نے اپنے اوستاد شاہ نصیر کے کلام کو جمع کیا ہے
۳۱۵	۳۱	۱۰۴	عزیز	دیبی پرشاد	ملکھن لال	•	شاہجہانپور	فتحگڈہ میں ہیں	•		
۳۱۶	۳۲	۱۰۴	عزیز	منشی کنور سین	بدھی لال	کایتھ	دھلی	سنہ ۱۲۷۶ ہجری میں قضا کی	حاشیہ گلستان	۱	
۳۱۷	۳۳	۱۰۵	عزیز	رام سہائے	-	کایتھ سری باستب	لکھنو	•	•	•	
۳۱۸	۳۴	۱۰۵	عزیز	منشی تلسی رام	-	•	سلطانپور	سنہ ۱۲[illegible] ہجری	مثنوی مخزن عشق	۶	
۳۱۹	۳۵	۱۰۵	عشاق		-	-	-	زمانہ سابق	•	۱	
۳۲۰	۳۶	۱۰۵	عشرت	پنڈت بسونت سنگھ	•	برہمن قنوجیہ	میرٹھ	سنہ ۱۲۶۰	• •	۱	
۳۲۱	۳۷	۱۰۵	عشق	برج موہن لعل	جوالا پرشاد	کایتھ	ٹونک	حی القائم	•	۲	
۳۲۲	۳۸	۱۰۵	عطارد	راجہ بالکرشن					•	۳	
۳۲۳	۳۹	۱۰۵	علم	منشی [illegible] سہائے	لالہ ٹھاکر پرشاد	•	الہ آباد	غازی پور میں ہیں		۴	
۳۲۴	۴۰	۱۰۶	عمدہ	خشا رام	•	کشمیری	دھلی			۲	
۳۲۵	۴۱	۱۰۶	عندلیب	گوبند سنگھ		-	دھلی	کلکتہ میں ہیں	نغمہ عندلیب	۱	
۳۲۶	۴۲	۱۰۶	عیاش	جیالی رام	-	کایتھ	دھلی	•		۱	
۳۲۷	۴۳	۱۰۶	عیاش	رگھبر نراین				•	چمنستان بہار	۱	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
٣٢٨	٤٤	١٠٦	عیش	جوالا پرشاد	کالکا پرشاد	.	فرخ آباد	.		٣	
٣٢٩	٤٥	١٠٦	عیش	رائی سنگھ عرف	-	کایتھ	دھلی	آنجہانی	-	٣	بعد میں ایک مسلمان عورت کے عشق میں مسلمان ہوگئے
٣٣٠	٤٦	١٠٦	عیش	پیارے لال	-	.	سہارنپور	- -	-	٦	
٣٣١	.	١٠٦	غافل	رائی سنگھ	-	.		.	-	١	حساب دانی میں یکتا تھے
٣٣٢	٢	١٠٦	غافل	نہال سنگھ	-	-	مرادآباد	آگرہ میں رہتے ہیں	دیوان و مثنوی ہر سو	٣	صاحب اکسیر تقی میاں بسمل و مشکل و میر ساقل انکے شاگرد ہے
٣٣٣	٣	١٠٧	غالب	جوتی رام	گنپتی لال مالک اخبار جلوہ طور	ڈہوسر	ریواڑی	میرٹھ میں ہیں	.	٥	
٣٣٤	٤	١٠٧	غبار	کنہیالال	منشی رائے	.	بلند شہر			١	
٣٣٥	٥	١٠٧	غریب	لالہ تاج بہادر	-	.		سمت ١٩٢٢		.	
٣٣٦	٦	١٠٧	غلام	راجہ گوپال	مرزا راجہ رام ناتھ ذرہ	.	-	آنجہانی	-	٢	مصاحب حضرت شاہ عالم بادشاہ کے ہے
٣٣٧	٧	١٠٧	غنا	رائی پیارے لال کنور	راجہ بہادر سنگھ ابن راجہ صاحب رام	کایستھ دہلوی	لکھنؤ	زندہ ہیں	- .	١	
٣٣٨	٨	١٠٧	غم	مہتاب سنگھ	-	کایتھ	دہلی	لاہور میں مرے	-	٤	
٣٣٩	٩	١٠٧	غمگین	منشی ہنس راج	منشی کشن لال	کہتری	دھلی	زندہ ہیں	-	١٠	
٣٤٠	١	١٠٨	فارغ	مکند سنگھ		.	دھلی	آنجہانی	-	٢	اخیر عمر میں مسلمان ہوکر دہلی میں رہتے تھے۔
٣٤١	٢	١٠٨	فارغ	منشی مٹھن لال			-	ڈپٹی انسپکٹر مدارس پٹیالہ ہیں	-	٤	
٣٤٢	٣	١٠٨	فائز	منشی درگا سنگھ	دہرم داس		دھلی	فرخ آباد میں ہیں	-	٤	
٣٤٣	٤	١٠٨	فدا	بختی رام		.	دھلی	آنجہانی	-	٢	شاگرد سودا کے تھے
٣٤٤	٥	١٠٨	فدا	پنڈت دیا رام		کشمیری	آگرہ	١٢٥٣ ہجری	-	١	
٣٤٥	٦	١٠٨	فدوی	مکند لال	.	بقال	لاہور	آنجہانی	-	٧	
٣٤٦	٧	١٠٩	فدوی	لالہ سیوک رام		-	عظیم آباد پٹنہ	،	-	٢	
٣٤٧	٨	١٠٩	فراق	پریم کشور	مہاراجہ جگل کشور	بادشاہ پرست	دھلی	—	.	١	
٣٤٨	٩	١٠٩	فرح	چودھری بدری داس	کنج لال	چوبے	-	.	.	١	
[illegible]	[illegible]	١٠٩	فرحت	سیتن رام	کہندی پرشاد	کایتھ	دھلی		.	٣	

نمبر شمار	نمبر ردیف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۴۴	۴	۱۱۴	گشتہ	جگت نرائن	.	کشمیری	دہلی	لاہور میں رہے	-	۵	
۳۴۵	۵	۱۱۴	گشتن	بابو سرجید گھوش		.	کلکتہ		-	۱	
۳۴۶	۶	۱۱۵	کنور	راجہ اودے کشن	راجہ کالی کشن	.	رئیس کلکتہ	موجود ہیں	دیوان	۲	
۳۴۷	۷	۱۱۵	کنور	جگر درشن سنگھ	راجہ بلوان سنگھ راجہ بجلی	برہمن	اکبرآباد	ایضاً	.	۱	
۳۴۸	۸	۱۱۵	کوکب	رائی مکند رائے		.	حیدرآباد	-	.	۱	
۳۴۹	۱	۱۱۵	گرداب	رام چرن		.		.	-	۵	
۳۸۰	۲	۱۱۵	گلچیں	منشی لال چند	.	کایستھ ماتھر	جودھ پور	ایجنالی	.	۵	
۳۸۱	۳	۱۱۶	گلزار	لالہ جگناتھ	.	.	.	.	.	۳	
۳۸۲	۴	۱۱۶	گلشن	گلشن رائے	-	.	حصار		.	۳	
۳۸۳	۵	۱۱۶	گلشن	رائے ہیرج	نیر علی بخش	کایتھ	لکھنؤ	-	.	۱	
۳۸۴	۶	۱۱۶	گینشی لال	گینشی لال	رام کشن	ڈھوسر	.	سنہ ۱۸۶۴ء	.	۱	
۳۸۵	۷	۱۱۶	گینشی لال		.	ایضاً	.	.		۴	
۳۸۶	۸	۱۱۶	گنگا	گنگا پرشاد	گینشی لال	کھتری	لاہور		.	۲	
۳۸۷	۹	۱۱۷	گوہر	پنڈت برہمی ناتھ	.	کشمیری			-	۹	
۳۸۸	۱۰	۱۱۷	گوہر	منشی گیندن لال	.	کھتری	لکھنؤ		.	۳	
۳۸۹	۱۱	۱۱۷	گوہریاب	منشی رام کرشن	.		حیدرآباد		.	۱	
۳۹۰	۱	۱۱۷	لالہ	بھولی پرشاد	.	.	دہلی	صاحب مطبع	-	۷	
۳۹۱	۲	۱۱۷	لالہ	اننتی پرشاد	.	.	حیدرآباد		-	۱	
۳۹۲	۳	۱۱۷	لایق	لالہ رام پرشاد	.	.	متھرا		-	۱	
۳۹۳	۴	۱۱۷	لطیف	لالہ سنتو سہائے	دیبی پرشاد	.	.	.	.	۱	
۳۹۴	۵	۱۱۷	لطیف	دولت سنگھ	.	کھتری	.	.	.	۱	
۳۹۵	۶	۱۱۷	لودھی	منشی بھگوان دیال	.	کایستھ سری باستب	..	-	ہردو نامہ	۳	
۳۹۶	۷	۱۱۸	لیق	منشی کرتا پرشاد		.	.	کانپور میں ہیں	دیوان و مثنوی	۸	
۳۹۷	۸	۱۱۸	لیق	رام سروپ	.	.	.		-	۴	

نمبر شمار	[illegible]	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۹۸	۱	۱۱۸	مایل	لالہ لالت پرشاد		کایتھ	لکھنؤ	.	.	۲	
۳۹۹	۲	۱۱۸	مبتلا	لالہ چیندی سہائی		.	اودھ پرتاب گڈھ	الہ آباد میں ہیں	.	۲	
۴۰۰	۳	۱۱۸	مبتہج	لالہ بلوکچند	.	.	.		.	۱۰	
۴۰۱	۴	۱۱۸	متہرا ناتہہ	متہرا ناتہہ	.	.	متھرا	.	.	۲	
۴۰۲	۵	۱۱۸	متھو	لالہ متھو لال	.		متھرا	.	.	۲	
۴۰۳	۶	۱۱۸	مجذوب	گوری شنکر	جیراتی لال		.	پیشکار تحصیل ہزارہ میں	.	۱	
۴۰۴	۷	۱۱۸	مجروح	منشی کشن چند	.	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۱	
۴۰۵	۸	۱۱۹	مجروح	لالہ دوارکا پرشاد	بختاور لال چودہری	.	فرخ آباد		.	۱	
۴۰۶	۹	۱۱۹	مجنوں	لالہ شنکر لال	دونیلی لال	.	ایضاً	.	.	۲	
۴۰۷	۱۰	۱۱۹	محبوب	محبوب سنگھ	گلاب سنگھ	کھتری	دہلی	حی القائم	.	۱	
۴۰۸	۱۱	۱۱۹	محروم	لالہ انگدرای		.	فرخ آباد		.	۱	
۴۰۹	۱۲	۱۱۹	مخلص	انندرام		کھتری	دہلی	آصفجاہی			محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں بڑی امیر ہوگذری ہیں
۴۱۰	۱۳	۱۱۹	مخلص	بابو مستی دھر	.	.		.	.	.	
۴۱۱	۱۴	۱۱۹	مدارلال	مداری لال		.	لکھنؤ	.	اندر سبھا	۳	
۴۱۲	۱۵	۱۱۹	مدہوش	منشی کنوجی	برج لال	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	موجود ہیں	دیوان مسمی بہارستان عشق	۲	
۴۱۳	۱۶	۱۱۹	مدہوش	پنڈت رامجی داس	پنڈت گلاب سنگھ	گوڈ برہمن	دہلی	ایضاً	.	۲	
۴۱۴	۱۷	۱۲۰	مدہوش	ابنی پرشاد		.	.	.	پوتہی گوپی چند	۱	
۴۱۵	۱۸	۱۲۰	مروت	تاسکرن متو ناتہو جی	پنڈت بستی رام	پنڈت دکہنی	لکھنؤ	.	.	۹	
۴۱۶	۱۹	۱۲۰	مریخ	جانکی پرشاد	جوگل کشور	.	فرخ آباد	.	.	۹	
۴۱۷	۲۰	۱۲۰	مست	.	.	کھتری	پنجاب گوجرانوالہ	.	.	۲	
۴۱۸	۲۱	۱۲۰	مسرت	عوض راے		.	.		.	.	
۴۱۹	۲۲	۱۲۰	مسرت	شنکر ناتہہ	.	کایتھ	دہلی	.	.	۱	
۴۲۰	۲۳	۱۲۰	سرور	گردہاری لال	.	.	خیرآباد	.	.	۱	
۴۲۱	۲۴	۱۲۰	مشتاق	شاکر [illegible]	.	راجپوت	[illegible]	.	.	۱	

نمبر شمار	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۶۷	۶	۱۳۰	ناز	ستولال		کھتری	-	-	-	۲	
۴۶۸	۷	۱۳۰	ناصح	چھاجو رام		برہمن	بوڈل		-	۱	
۴۶۹	۸	۱۳۱	ناطق	جگناتھ	لالہ الجی		.	.	-	۱	
۴۷۰	۹	۱۳۱	ناظم	پنڈت شیو پرشاد	نانک چند	کشمیری	لکھنؤ	-	-	۵	
۴۷۱	۱۰	۱۳۱	ناظم	درگا پرشاد	چھوٹے لال	.	شمس آباد	-	-	۱	
۴۷۲	۱۱	۱۳۱	ناظم	کاشی پرشاد	بدری ناتھ	کشمیری	لکھنؤ	بھرت پور میں ہیں	-	۱	
۴۷۳	۱۲	۱۳۱	نالان	دولا رائے	بھیکن لال	مہاجن	پوہانہ	دہلی میں ہیں	-	-	
۴۷۴	۱۳	۱۳۱	نالان	ستولال	.	کھتری	دھلی	.	.	۱	
۴۷۵	۱۴	۱۳۱	نامی	لالہ موہن لال	.	کایتھ	دھلی	.	.	۱	
۴۷۶	۱۵	۱۳۱	نامی	منشی بدری داس	نہال چند	کھتری	دھلی	اپنے وطن میں ہیں	.	۲	
۴۷۷	۱۶	۱۳۱	نثار	منشی سدا سکھ	منشی سیتل پرشاد	کایتھ	الہ آباد	انجہانی	دیوان اردو فارسی	۱۰	
۴۷۸	۱۷	۱۳۱	نجات	شنکر سروپ	رام سروپ	.	[illegible] دھلی میں پھر	[illegible]	.	۱	
۴۷۹	۱۸	۱۳۱	نسبت	رگھوناتھ پرشاد	-	.	شاہ آباد	.	.	۲	
۴۸۰	۱۹	۱۳۱	نسیم	پنڈت نانک پرشاد / مرزا راجہ	رام ناتھ پرشاد [illegible]		دھلی	انجہانی	-	۳	ناظر دربار شاہی تھے
۴۸۱	۲۰	۱۳۱	نسیم	پنڈت برجناتھ	-	.	[illegible] آباد		.	۷	
۴۸۲	۲۱	۱۳۲	نسیم	پنڈت دیا شنکر	گنگا پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	انجہانی	مثنوی گلزار نسیم	۵۳	
۴۸۳	۲۲	۱۳۳	نشاط	ایسر سنگھ	سندر داس	کایتھ	دھلی	انجہانی		۱۳	
۴۸۴	۲۳	۱۳۳	نشاط	لالہ ایودھیا پرشاد	بیر پرشاد اکسیری	.	فرخ آباد	-	.	۱	
۴۸۵	۲۴	۱۳۳	نشاط	-	.		حیدرآباد	انجہانی	.	۱	
۴۸۶	۲۵	۱۳۴	نشاط	بالگووند سہائے	.		.	.	.	۳	
۴۸۷	۲۶	۱۳۴	نصرت	لالہ گوبند رائے	.	کایتھ	دھلی	انجہانی	.	۱	
۴۸۸	۲۷	۱۳۴	نصیر	ارجن سنگھ	بدھ سنگھ		.	داروغہ توپخانہ راجہ سمتھر میں	.	۱	
۴۸۹	۲۸	۱۳۴	نظیر	پنڈت بسنت رائے	.		.	.	.	۱	
۴۹۰	۲۹	۱۳۴	نگہت	منشی ماتا پرشاد		کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	.	.	منشی رام سہائے تمنا کی بیاض میں ہیں

نمبر شمار	نمبر ترتیب	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۹۱	۳۰	۱۳۴	نور	بنسی دھر	لالہ چھر چند	بقال	پور ضلع سہارنپور	دہلی میں ہیں	-	۳	
۴۹۲	۳۱	۱۳۵	نہال	لالہ چندی سہائے	راجہ جیالال		میرٹھ		-	۱	
۴۹۳	۳۲	۱۳۵		نہال چند			لاہور		گل بکاولی اردو	۴	
۴۹۴	۳۳	۱۳۵	نیاز	لالہ راجا رام	جگناتھ	-	بھگونت نگر	-	-	۱	
۴۹۵	۳۴	۱۳۵	نیسان	ماتا پرشاد	پورنچند	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	قرانہ عجائب نظم	۷	
۴۹۶	۳۵	۱۳۵		نیم چند	-	-	-	-	گل وصنوبر نظم	۲	
۴۹۷	۱	۱۳۵	واصف	لالہ لال سنگھ	-	-	میرٹھ	-	-	۱	
۴۹۸	۲	۱۳۵	واصف	لال سنگھ	-	ٹھاکر		رڑکی میں ہیں	-	۵	
۴۹۹	۳	۱۳۵	واصل	درگا پرشاد	گنگا پرشاد	-	کول	علیگڈھ میں ہیں	-	۱	
۵۰۰	۴	۱۳۶	والہ	-	-	-	فیض آباد		-	۲	
۵۰۱	۵	۱۳۶	وحدت	رائے جمعیت	-	کایستھ	میرٹھ	-	-	۱	
۵۰۲	۶	۱۳۶	وحشی	بشیر ناتھ	گوپی ناتھ	-	دہلی	-	-	۱	
۵۰۳	۷	۱۳۶	وحشی	لالہ کنہیا لال	منگل سین	کایستھ	دہلی	ملازم ریل ہیں	-	۱	حکیم سکہا نند رقم کی اولاد سے ہیں
۵۰۴	۸	۱۳۶	وحشی	پنڈت بشمبر ناتھ	تیشر ناتھ	کشمیری	دہلی	سانبہر میں ہیں	-	۳	
۵۰۵	۹	۱۳۶	وصف	بینی مادہو	سولچند	-	-	-	-	۱	
۵۰۶	۱۰	۱۳۶	وصفی	رائے سیوارام	دیبی پرشاد	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	-	-	۳	
۵۰۷	۱۱	۱۳۶	وفا	راجہ نول رائے	-	کایستھ سکسینہ	-	انجہانی	دیوان	۲	نائب نواب صفدر جنگ تھے سمت ۱۲۰۷ میں روہیلوں کی لڑائی میں کام آئے
۵۰۸	۱۲	۱۳۷	وقار	شنکر لال	-	-	الہ آباد		-	۲	
۵۰۹	۱۳	۱۳۷	وقار	رائے بخشی نوندہ		کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	چند کتب	۲۰	
۵۱۰	۱۴	۱۳۷	وقار	راجہ کشن کمار	ہر روشن کشن	کایستھ ماتھر	مراد آباد	ایضاً	دیوان	۲۵	رئیس اعظم بڑے آدمی ہیں
۵۱۱	۱۵	۱۴۱	وہبی	منشی شنکر دیال	سوبہارام واصفی	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	منیجر اودھ اخبار ہیں	کلیات وہبی، عقد مرصع، مسدس ورنگ	۳۹۹	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل شیراز پر اترانا نہ گلستان
ہین یہان کی طوطیان ہند بہی شیوا زبان
گو زبان فارسی شیرین شکر ہے بے گمان
پر جو ہندی مین مزہ ہے وہ کہان

شایقین سخن کو مژدہ ہو کہ یہہ **دوسرا حصہ تذکرۃ الشعراے ہنود** کا اونکی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے اور مولف کا مقصد اسکی تالیف سے سواے بقاے نام ابناے جنس کے اور کچہہ نہین ہے ہندوٗن کی فارسی شاعری کا احوال تو **اول حصہ** مین حوالۂ قلم ہو چکا ہے اور اس جلد مین اونکی اردو شاعری کا بیان ہے اول اردو شاعر ہندوٗن مین منشی ولی رام ولی تخلص قوم کایتہہ ہوئے ہین یہہ حضرت شاہجہان بادشاہ کے عہد مین تہے اونکے بعد راے انند رام مخلص اور مہاراجہ رام نراین موزون نے اس شاعری کو کچہہ وسعت دی مگر جو ترقی اور سرسبزی اسکی راے سرب سکہہ دیوانہ اور کاکا جی پروانہ کی ذات سے ہوئی وہ بہت عجیب اور لاثانی تہی کیونکہ راے سرب سکہہ دیوانہ نے تو اپنی اوستادی سے اسکی اثر کو بذریعہ اپنے شاگردون کے کہ انمنجملہ ایک جعفر علی حسرت ہیچ میان قلندر بخش جرأت کے اوستاد تہے دور دور پہونچایا اور کاکا جی پروانہ نے اپنی قدردانی اور فیاضی سے اسکی مربی گری کی پہر تو یہانتک نوبت پہونچی کہ اسکا جابجا رواج ہو گیا اور دلی و لکہنو دو بڑے مرکز اسکے قرار پائے جہان بادشاہون کی سرپرستی اور صلہ بخشی سے بڑے بڑے اوستاد اہل زبان پیدا ہوئے جنکی سحر طرازی اور نکتہ پردازی سے اردو کی شاعری نے وہ فروغ پایا کہ تمام ہندوستان مین اوسکا آفتاب اوج اقبال پر چمکتا ہے اور گانوٗن تک کے لوگ خصوصاً ہندوٗن کے اوسکے جمال باکمال اور نور لایزال سے فیض پائے ہوئے ہین چنانچہ آج صرف ہندوٗن مین بہت ایسے شاعر شیوا زبان موجود ہین کہ جنکی شاعری کو ہندو اور مسلمان دونون پسند کرتے ہین بہلا کون ایسا ہوگا جو بتعصب

جوہر فرحت وقار اور وہبی وغیرہ کے دلکش اور دلپسند شعرون کو سُنکر داد نہ دے گا ہم اس بیان کو زیادہ
طول دینا نہین چاہتے ناظرین آگے چلکر خود دیکھ لینگے کیونکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ہان
اتنا ضرور ہے کہ مسلمانون کی بہ نسبت ہماری قوم مین عمدہ شاعرون کی تعداد کم ہے سبب اسکا یہہ ہے کہ پچاس
برس اوّل تو ہماری قوم کے لوگ معاش کی ضرورت سے اُردو کی بہ نسبت فارسی کو زیادہ پسند کرتے تھے اور اب
انگریزی بہت پسند کرتے ہین پس اُردو کی شاعری جسقدر ان پچاس برسون مین ہم لوگون کے اندر مروّج ہوئی
گو کافی نہتی پر اسقدر تو ضرور تھی کہ پچاس برس اوّل جو مسلمانون کا خیال ہندؤن کی اُردو شاعری اور زباندانی
کی نسبت تھا وہ اوس سے بہت کچھ بدل گیا تھا یا تو ایک وہ دن تھا کہ انشاء اللہ خان نے اپنی کتاب مین ہندؤن
کے کلام کو خالی از فصاحت لکھا ایکدن ایسا آیا کہ مرزا غالب جیسے اوستاد مسلم الثبوت نے پنڈت دیاشنکر کی
مثنوی گلزار نسیم کو بلاغت کہا اور نسیم کے بعد جو نامی ہندو شاعر ہوے وہ فصیح بھی تھے اور بلیغ بھی —
اس مجموعہ مین پانسو انیس شاعرون کا کلام ہے گو قیاس چاہتا ہے کہ یہہ تعداد باعتبار کثرت اور لیاقت علم و فضل
ہندؤن کے جو آج دیکھنے مین آتی ہے بہت کم ہے کیونکہ اس سے زیادہ تو اسوقت ہندو شاعر موجود ہون گے
لیکن جب صرف اسقدر کی محنت تلاش اور دشواریابی پر خیال آتا ہے تو بے اختیار یہہ شعر زبان حال سے
نکل جاتا ہے ؎ یون لائے اوسکی کوچہ سے دل اپنا ڈھونڈکر — دیکھا جہان پڑا کوئی ٹکڑا اوٹھا لیا — ہر شاعر کے خاندانی حالات
اور اوسکی تصنیفات کی تحقیقات جہانتک ممکن تھا کی گئی اور پھر بھی جو باقی رہگئی وہ باقی ہے بشرط دریافت طبع ثانی
مین شامل کردی جائیگی — اخیر مین ہم اون علم دوست محض خیر اور سراپا کرم اشخاص کے نام کہ جنہون نے اس
نسخہ خوش پیرا کی تالیف مین اثنائی ایڈیشن بہا مدد دی ہے کمال شکوری لکھتے ہین اور اس دیباچہ کو اون کے ذکر خیر پر ختم
کرتے ہین اور وہ نام نامی یہہ ہین — منشی درگا پرشاد صاحب نادر قوم کہتری سکنہ دہلی
منشی کیول رام صاحب شیدا قوم کایتھ مدرس مدرسہ چاندپور — منشی رائے جواہر سنگہ صاحب جوہر لکھنوی —
منشی گوکل پرشاد صاحب رسا باشندہ کانپور — لالہ لال بہادر صاحب زخمی سکنہ کانپور — منشی
اندرمن صاحب مرادآباد — ٹھاکر گلاب سنگہ صاحب مشتاق اور سیر نہر جمن — منشی شنکر دیال صاحب
فرحت لکھنوی — منشی دلوکی نندن صاحب ہنر باشندہ الہ آباد — منشی لچھمی نراین صاحب
آذر سکنہ ٹونک — پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی — پنڈت جانکی ناتھ صاحب ناظم
محکمہ اپیل ریاست جودہ پور —

آثم	تخلص لالہ گبھرو دیال باشندہ متھرا اور حال معلوم نہین یہہ شعر اونکا ہے —	
	گلو نہ سر پہ ہے افسوس ٹوٹی ہاتہ گلچین سے	اگر نہ تیری طرح گلشن مین گر میرا ہوتا

اونکی جو بہم ہوئے تھی درج تذکرہ کئے گئے جن سے اونکی عاشق مزاجی اور نازک خیالی عیان ہے —

پوچھتے کیا ہو کہ شب آشفتہ کیونکر مر گیا	اوسمین باقی رہا تھا بندہ رو در مر گیا
ہو جدائی مین بسر آشفتہ جیتی ہی تنگ	سن ہی لوگی اک دن اکدن ہو کر سر گیا
تیرا شکوہ کبھو لب پر نہ آیا	پہ تجھکو رحم اے کافر نہ آیا
ہائے تجھے دیکھا اسکا رنگ کہ اب	مجھکو مت چھیڑو کہین آشفتہ یہان آجائیگا
زلفون سے بھی یاد رخ نے دل لیا جو	کا ڈر تھا سو تبسم ہے مسکراتا کیا کہو
رکھا سر پانون پر اوسکے تو بولا	کہ تو بھی بے سر و پا کس قدر ہے
جان من عاشق نے تیرے شب کو اک نالہ کیا	آدمی تھا آخرش صدا اوٹھا کر مر گیا
سمجھتا نہیں ہے یہ جو کہ بیمار عشق کا	یارب نہ ہو کسیکو بھی آزار عشق کا
گو دعا کی ہی لیتے ہو خدا کا تو خیال	کیا نبھی گی گر کبھی تو بد گمان ہو جائیگا
بالکل ہی اوسنے کہلدیا سب آزار عشق	کم ظرف ہی نہ دیدۂ گریان کو کیا کہون
ایک اسکی دیکھنے نے کر دیا عالم کو قتل	یہ تیرا ابرو ہے یا عید الضحی کا چاند ہے
دم کا مہمان ہے اور آشفتہ	بیخبر تجھکو کچھ خبر بھی ہے

آشفتہ — تخلص پنڈت امرناتھ کشمیری شاگرد تنویر ایک مرد نوجوان وجیہہ خوش فکر ہین غدر سے پہلی تو دہلی مین رہتے تھے مگر اب لاہور مین کسی علاقہ پر ممتاز ہین کلام انکا بہت پاکیزہ اور پُر مضمون ہے اور سُنا گیا کہ انہون نے بہت کچھ کہا ہے مگر ہمکو جتنے اشعار اونکے ایک تذکرہ سے ملے وہ سب یہان لکھے جاتے ہین —

غیر ممکن ہے کہ ہو درسی آشفتہ دل لگے	حلقۂ دام بلا حلقہ ہے زلف یار کا
کونسے روز رُلایا نہ غم یار نے ہای	کون ہے روز مری چشم پہ دامان نہوا
اندنون تم جو ہو آشفتہ پریشان خاطر	کسی ہوش آنکھ کہو کیا دل اُن پر آیا
آشفتہ بزم یار مین ساقی شتاب خیز	کیونکر چہون کرتی ہی ٹکڑے جگر شراب
یاد آ گئی جو جنبش ابرو تو کیا کہون	رکھی گلی پہ رات کو بے اختیار تیغ
وہان نہین ہے بغض محبت کا طبیب	چھٹی نہ حشر تک کبھی ہو سو دوا سے ہم
جسکی باعث ہم انکی نظرون سے گر گئے	دل کی کچھ بھی ہم تو آئی وسیا نہین
لگا تھا خار عدو کی شب جانان کف پا کو	جلائی آتش غم نے مرے دلکی تمنا کو
نزع مین دیدار جانانکا میسر ہو گیا	اپنا مرنا مجھکو جینے سے بہتر ہو گیا
تن پہ جب بخیہ وحشت نے ادھیڑا ایک تار	تو دیا وحشت جنون نے مجھے دامان اوٹھا
بجلی مین ہی اوسکی ہنسی کی ہی شرارت	اور ابر مونہ ہی مرے دیدۂ تر کا
کی ہوگی اوسنے بادہ کشی بزم غیر مین	تلخی رہی جو میری زبان تمام رات
ہی سجدہ خاک پر شہیدون کے	بہکتی کیون ہو فرش خواب کے لب
میرا ہی دل نہ لے زلف کو بستہ کہو کیون	زلفونکی طرح دل بھی بچھا ہے کہین
دیکھکر ہو گا آفت جانکو کیا حال	تجکو بے دیکھے ہی بیتاب ہوا جاتا ہو
دلمین آشفتہ ہے تو گنگا خیال	لب پہ باتین ہین پارسائی کی

آگہ — پنڈت جوالا ناتھ خلف داتا رام برہمن فارسی بھی کہتے ہین اور کلکتہ مین رہتے ہین —

جان جاتی ہی تڑپتا ہون پڑا	دیکھتی کیا ہو تماشا کیا ہے	تیرا دیدار میسر ہو وے	اس سوا اور تمنا کیا ہے

اثر — پنڈت نرنجن ناتھ لکھنوی اور حال معلوم نہوا یہہ شعر اونکے ہاتھ آئے تھے سو درج کئے گئے —

گر قسم وصف قد موزون دلبر ہو گیا	جا بجا اشعار مین آیا صنوبر ہو گیا	ہم اثر محروم قسمت کے سبب سے رہ گئے	اوس پری کا وصل غیرونکو میسر ہو گیا

احسن — تخلص منشی سیتا رام ساکن متوطن لکھنو شاگرد منشی دیاکرشن صاحب ریحان —

عنبر شامہ ہر وقت فضا کھیلتی ہے	کالی ناگن ہی نہین یار کے گیسو	یار کی زلف کی تعریف لکھی کیا احسن	سنبل باغ جنان بھی ہی بہتر گیسو

اخگر تخلص منشی سیتل پرشاد نامی شعرای لکھنو سے تھے اونہون نے سرید بھاگوت کی بارہوین اسکند کا اردو منظوم ترجمہ کیا ہے

تاریخ گریخت غازی احمد مختار پاشا

جو بھاگا احمد مختار پاشا غازی رومی　　لا ایکے کہا بس احمد غازی لقب بھاگا

الفت - تخلص منگل سین قوم کایتھہ سکنۂ عظیم آباد جنھون نے دہلی مین آکر جرأت سے اصلاح لی تھی اور اونکے اس شعر سے مترشح ہوتا ہے کہ اچھی طبیعت رکھتے تھے -

ہر قدم پر یہان تلک آ تمھین سوز نہان مین
کیونکہ گھر جانے لگے شام و سحر دو جاے کے

الفتی - راجہ پیارے لال عظیم آبادی ولد راے سکھن جی عظیم آباد کے مشہور صوبہ دار راجہ رام نراین موزون تخلص کے وارث ہین اور رئیس اعظم اوس ناحیہ کے ہین فارسی بھی کہتے ہین اور اردو مین بھی داد سخن دیتے ہین چنانچہ یہہ شعر اونکا اونکی کلام کی صفائی کا عمدہ نمونہ ہے -

خاکساری سی مثال نقش پا
جسجگہ بیٹھے وہین کے ہو رہے

امانت تخلص لالہ امانت راے جو محلہ دریبہ واقع دہلی مین رہتے تھے اور حال اونکا معلوم نہوا شاید یہہ وہی امانت راے ہون کہ جنھون نے راماین اور بھاگوت کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے -

تشریف یہان نہ لاؤ پر نامہ تو بھیجو
مت خبر ہماری اپنی خبر تو بھیجو

امیر - تخلص جوالا شنکر ولد گنگا دت قوم کایتھہ سکسینہ باشندہ بریلی ایک ذی استعداد اور نیک نفس آدمی ہین انکی تصنیفات سے ہین ایک کتھا ست نراین مسمّی بہ واقع عذاب لکھی ہے جو ۱۸۸۱ع مین چھپی ہے کتھا واقعی دلچسپ اور قابل دیکھنے کے ہے اوسکی نظم بہت سلیس اور شیرین ہے چنانچہ یہہ چند شعر بطور نمونہ اسمین سے بیان درج کیے جاتے ہین

زبان پر ست نراین کا ہی نام
جمال اوسکا تماشا روبرو ہے

کہ جب سبحان کو تن مین آرام
چمن مین گل ہی گل ہین رنگ و بو ہے
بیان کیا کر سکے یہہ مشت خاک

اوسی کی ہر طرف جلوہ گری ہے
جدا ہے سب سے لیکن ہے ہر اک جا
بجز اسکے کہ ہے وہ ایزد پاک

کہین زہر کہین وہ مشتری ہے
ڈھوہڈی سی دو ہے کیتا ہے یکتا

اندرمن - تخلص باسم خود زبدۂ محققان نور کہن قدوۂ موحدان فخر زمن منشی اندرمن جو آج علم و فضل مین اپنے وقت کی یکتا ہین اور جنکی علمیت و فضیلت کا شہرہ تمام ہندوستان مین پھیلا ہوا ہے یہہ قوم سے مہاجن ہین اور ان مراد آباد کو اونکی سکونت سے شرف حاصل ہے اونکو جسقدر عبور مذہبی علوم اور کتب شاستر مین ہے اوسیقدر مسلمانو اور انگریزون کے علم دین مین بھی ہے اونھون نے مباحثہ مذہبی مین بڑی شہرت اور ناموری پائی ہے اور اب تک مندرجہ ذیل کتب اردو اور فارسی مین تصنیف کر چکی ہین - ۱ - تحفۃ الاسلام - بجواب کتاب تحفۃ الہند مولوی عبید اللہ صاحب

۲ - ابطال المتخاصمین - بجواب آیۃ الاسلام و اعجاز محمدی -　۳ - حملہ ہند -　۴ - صولت ہند -

۵ - صمصام ہند -　۶ - عماد ہند -　۷ - صوارم ہند -　۸ - پاداش اسلام بجواب خلعت الہنود

۹ - اصول دین احمد - بجواب اصول دین ہنود -　۱۰ - اندر بجر - بجواب سوط الجبار مولوی محمد علی صاحب

ان کتابون کی عبارت بہت صاف شیرین عام فہم اور دلنشین ہے اونکی مطالعہ سے ہر ایک ہندو اپنے اور مسلمانون کی مذہب کی حقیقت اور ماہیت سے واقف ہونیکا فائدہ اوٹھا سکتا ہے علاوہ اسکی بہت کچہ عمدہ ذکر اونکے خوارق عادات کا بھی سننے مین آیا ہے اور اونکا دم فی زماننا ہندوستان مین مغتنمات سے ہے اونکی تصنیفات نے بہت سے کم علم اور مذہب سے ناواقف ہندؤونکو مسلمان اور کرسٹان ہونے سے محفوظ رکھا ہے سوائے کتب مباحثہ مذہبی کے اور کوئی تصنیف اونکی ہمارے دیکھنے مین نہین آئی اور نہ کوئی کلام نظم قسم غزل و شعر وغیرہ سے معاینہ اور مسموع ہوا لہذا یہہ چند شعر اونکے جو خاکساری کی صفت مین ہین کتاب اصول دین احمد سے بضرورت یادگار منتخب ہوکر یہان درج کیے گئے۔

جو ہشت خاک رہ پرا تھا ہین	سمجھتے خاک ہی کو کیمیا ہین	جو ہین وہ خاکسا حضرت پاک	ہوئی ہو اسطے آلودہ خاک
جو ہووے خاک بنیر کوی دلدار	ادبی ہے خاک سے ہر دم سرکار	جسے زر خاک سے حاصل ہوا ہے	بنی خاک اوسکے حق مین کیمیا ہے
تو خاک ہنیار یون ہے پوچھہ خود سر	کہ ہے خاک اوسکو سونے کے برابر	نہ ہرگز خاکسارون سے ہو بدظن	کہ ہوتے خاک سے آئینہ روشن
نہ اصلا خاک پر کر طعن بیباک	کہ دنیا اول و آخر مین ہے خاک	بباعث خاک کے ہے باغ و بستان	بدولت خاک کے ہے کاخ و ایوان
عیان ہو خاک سے لعل بدخشان	ہوتا خاک سے یاقوت مرجان	زر گل خاک سے آتا ہے بیرون	دیا ہے خاک ہی مین گنج قارون
میسر خاک ہی سے ہین خزاین	اسے مین مدفن رہتی ہین دفاین	ہوا ہے قدسیون کا جا کے افسر	رکھا ہے جسنے اپنا خاک پر سر
بظاہر دیکھ لے اے حق فراموش	کہ دریا بی کیا ہے خاک سے جوش	طفیل خاک سے رونیدگی سب	بدولت اسکی ہین جیتے لبالب
تو خود بھی خاک ہے اے خاکسار	غرور اتنا نہ مشت خاک پر کر	غرض ہے خاک ہی سب جز و کل	سمجھہ ہر شے اسی سے بی تامل

الفت — تخلص پنڈت شنبہو ناتھہ لکھنوی ولد کیشو ناتھہ شاگرد آغا حسین مرزا عشق و معصوم طوطی —

مجھہ پر جو گزرتی ہے روش ہے یا نہ	خود حال آئینہ ہے کوئی کیا خبر کرے	کیون شام سے گھبرا گئے ٹہرو صاحب	شوق ہے تو گھر چلی جایئو کچہ رات ہے
زلفون کی یاد نے یہہ کیا ناتوان مجھے	تا نفس بھی اب تو ہے بار گران مجھے	نسبت ازل سے عاشق و معشوق کو ہے	وہ بیٹھے ہین ہوئے تو کیا بیزبان مجھے
ہر دم ہے غمگسار مین ہمدم ہین درد مین	کب بھولتی ہین نالہ و آہ و فغان مجھے	یار ورنگے قافلہ سے کہلی چشم دوربین	سر ہو گئی ہے گردش کاروان مجھے

ادباش — تخلص منشی چھنو لال ریختی گو ساکن دہلی کچہ کلام انکا منشی درگا پرشاد صاحب نادر نے بھیجا تھا از انجملہ یہہ چند شعر اس تذکرہ کے لئے منتخب ہوئے —

ادباش تیری چال کو پہچان گئے ہین	کچہ میر لطیفی آوے سوکن سی کہا	غصہ مین بھرا بیٹھا تہا اور چین جبین پہ
	اور رات گھر مین نہین آیا تو وہ مین تھا	

اہل — تخلص جانکی بی بی صاحبہ پردہ نشینان شہر آگرہ آباد سے ہین و شاید کہ قوم کی کایتھہ ہون اور بشرط صحت اس خیال ہم اسباب کا بھی فخر کر سکتے ہین کہ شاعر عورتین ہماری قوم مین بھی موجود ہین — دو دو غزلین انکی ہمکو ایک صاحب کی معرفت پہنچی ہین اور طرز کلام سے واضح ہے کہ بی بی صاحبہ ممدوحہ بڑی خوش فکر اور صاحب ذہن سلیم ہین اون کو اس فن مین خوب مشق ہے —

تو کبھی تو رہا کر ہی دیا زلف و تاہم	ہم جان سے جائین ہی تو

ملتا ہے وہ مضمون ہمیں دس دس سال سے	رہتا ہے جو بندش فکر شعرا سے	اُس گل کا نہ آئے کبھی عالم مین بیاں	شرمندہ کبھی ہین ہوا باد صبا سے
کعبہ کی طرف لستہ مین کس طرح سے جاؤن	دشوار سنبھلنا ہے مجھے لغزش پا سے	آتا ہے نظر ہاتھ مین اُس شوخ کے حق سے	ہوتا ہی نہو خاک عرار نگ حنا سے
لاتا جو سب بحر مین اہل زبان سے	تاثیر ہم آغوش ہوئی آ کی دعا سے	تارا ہی چھپین آئینے آنکھون کی حیا سے	اب اُنکو جلاؤ لب اعجاز نما سے
سنتا جب او بھتا ہی تیری زلف دوتا سے	ڈرتا ہے ہمارا دل صد چاک بلا سے	تا حشر جدا ہووے مین اُس حور لقا سے	خواہش ہے اگر و ملین تو نہی ہی خدا سے
لیکر کہین چھلے کو کری ہی مجھکو ہے نام	اتنا ہے فقط خوف ترے وزد حنا سے	باقی مرے جی ہی ہوس بادہ کشو کو	بیہوش کیجیہ ایسے ہو ساقی کے صلا سے
	سچ پوچھئے تو خاک در یار پہ ہمکو	آرام ہے بڑھکر کہین نقش کف پا سے	

بانع - تخلص - لالہ ہر سے ہربنس رائے قوم کایتھ بھٹ ناگر ساکن گلاوٹھی ضلع بلندشہر وکیل عدالت منصفی جار سی ہین اچھی استعداد رکھتے تھے دو برس ہوئے کہ گزر گئے یہ شعر اون کا ہے اکر گلاب کے مشتاق نے بھیجا تھا سو یہان درج ہوا

کیون نہین کرتی ہو خارج غیر سے بولا وہ شوخ ؛	نام بانع کا مری فہرست مین داخل نہین ؛

برج لال - تخلص باسم خود - وکیل کانپور کوئی صاحب ہین جنکا ایک قصیدہ منشی الیسری پرشاد سررشتہ دار عدالت ضلع کانپور کی مدح مین دیکھا گیا اوس سے یہہ دو شعر منتخب ہوئے -

لوائے علم و ہنر کا ہے اوسکے ایسا بلند	نہین ہے طائر فہم و خرد کا جسپہ گذار	ہزار شکر بدرگاہ حقتعالیٰ ہے	کہ فضل اپنے سے اُسکو کیا سررشتہ دار

برق - تخلص - لالہ شیو سہائی ساکن میرٹھ وکیل عدالت منصفی شاگرد غلام محی الدین عشق و مبتلا - اب عمر اون کی ساٹھ سے زیادہ ہے -

اُسکی چوٹی پہ ہاتھ کیون ڈالا	برق نادان کو مار کہانے دو

بسمل - تخلص - پنڈت موتی لال - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ملک پنجاب باشندہ دہلی - رونق افروز لاہور ہین - قوم کشمیری انگریزی زبان کی فاضل اور فارسی مین بہی اچھے ماہر ہین اور شعر بہی موزونی طبع سے خوب موزون کرتے ہین - چنانچہ یہ شعر اون کا ہے - اور یہہ صاحب اس زمانہ کے نامبرآوردہ اور لایق فائق شخصون مین ہین

گہر برائے تہی ہے ترے پاس جو آیا ہو	بس ادہر آتا ہو غمگین اودہر جاتا ہو

بسمل تخلص - پنڈت سندر لال آنجہانی سررشتہ دار پرمٹ کانپور ولد بخشی ٹیکا رام برہمن کشمیری باشندہ لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ -

پنجۂ مرجان ہین دست حنائی کی نگار	یا بشر کی انگلیان ہین یہ وہ شجر کی انگلیان	یہ نہین ناخون پری طفل برہمن ہاتھ مین	کر رہا ہے مرغ دل اپنا یہ پیتیون ہاتھ مین
		داغ تونکی بیچ دبائین انگلیان عیار نے	مین جو چپکا ذرا لگا اُس ستمگر کی انگلیان

برہمن تخلص - نام نامعلوم - یہ دو شعر ان حضرت کے گل و صنوبر کے اردو ترجمہ مصنفہ ہم جب لیکر کے

یہ نہ جانو کہ مرا آنکھ سے آنسو ٹپکا	نشتر عشق لگا جس سے کہ لہو ٹپکا	برہمن عشق بتان کی ہو لذت معلوم	پکے پہوڑے کی طرح جب دل بد خو ٹپکا

بریان - تخلص - پنڈت گنپتی لعل اور حال معلوم نہوا اور یہہ دو شعر اون کے ہین -

غیر کی ہو وصنم آہ ہو پہر جو نشتر گہر	ہا قسمت یہ ستم آہ ہو پہر جو نشتر گہر	شاد و خندان پہرین ہین شب عدو	مین ہو پاش پاش نم آہ اُٹھن پہر جو نشتر گہر

بشاش - تخلص - اضعف العباد دیبی پرشاد مولف تذکرہ ہذا - ہرچند کہ شاعر ہنین مگر شاعرون کا نام لیوا ہے اور کبھی کبھی اردو فارسی کی بھی تک بندی کر لیتا ہے اس لئے دوستون کے اصرار سے لاچار ہو کر کچھ حال اور کلام اپنا بھی یادگاری کے واسطے لکھتا ہے - یہ مسکین قوم سے کایتھ سکسینہ ہے وطن بزرگون کا بھوپال ہے مگر دو لپشت سے اجمیر مین آب و دانہ کے تقاضے سے قیام ہے بندیکے دادا کے پردادا منشی نرسنگہ داس ریاست بھوپال کے معزز ملازم تھے اون کے صاحبزادے منشی عالم چند بہت لائق اور عالم ہوئے اونکے صاحبزادے منشی گھاسی رام علمیت اور خوشنویسی مین اپنا جواب ہنین رکھتے تھے چند کتابین اون کی لکھی ہوئی بخط نستعلیق و شفیعہ و شکستہ وغیرہ بندہ کے پاس موجود ہیں اور اون سے اون کا کمال فن خطاطی مین ظاہر ہے اوسوقت چھاپہ ہنین تھا اور قلمی کتابون کی بہت قدر تھی اس سبب سے آپکی خوشنویسی سے بخوبی آمدنی ہو جاتی تھی اور آپ بلا کسیکی نوکری چاکری کے خوش گزران تھے مگر بعد وفات آپ کے جو لال کشن چند دادا راقم کے خورد سال رہ گئے اور ریاست والون نے رشتہ دارون کی چغلخوری سے کئی بار گھر لوٹ لیا اس سبب سے دادا صاحب اور اون کے والدہ ماجدہ کی اوقات تنگی اور تکلیف سے بسر ہونے لگی نواب امیر خان جو بعد کو رئیس ٹونک اور بڑے نامی شخص ہندوستان مین ہوئے اوسوقت مالوہ مین بخت آزمائی کرتے پھرتے تھے اور اوس عرصہ مین وہ بھوپال مین تھے چونکہ دادا صاحب کی شادی اون کے بخشی دولت راے کے صاحبزادی سے ہو گئی تھی اس لئے اسد فعہ وہ دادا صاحب کو واسطے تعلیم و تربیت کے اپنے ساتھ لے گئے اور جنابہ دادی صاحبہ خورد و کلان بھوپال مین ہی رہین - کچھ عرصہ بعد ناگپور کے راجہ نے بہت سی فوج لا کر بھوپال کو گھیر لیا اور یہہ گھیرہ بہت دنون تک سختی کے ساتھ لگا رہا جس سے شہر مین غلہ کی قلت یہان تک ہوئی کہ سیر بھر چانول پانچ روپیہ کو آتے تھے اور غریب لوگ بھوکون کے مارے مرتے تھے اور جنکو موقع ملتا تھا وہ شہر سے نکل ہی بھاگتے تھے آخر اسیطرح ایکدن ہمکی دادی صاحبون کو بھی بے سر و سامان جان لیکر نکل جانا پڑا اوسوقت جو گھر اور جو مال اس مین تھا اپنے رشتہ دارون کو سونپ آئی تھین سو وہ اون کے ہی قبضہ مین رہا مگر افسوس یہ ہے کہ اون حضرات نے کتب دستخطی جناب دادا صاحب گھاسی رام جی جو دو صندوقون مین بند تھین بیچ کر زیور بنوا لیا دادا صاحب کے پاس جو دو چار کتابین رہین وہ وہی تھین جو اونکے خسر اونکے پڑھانے کے لئے لے آئے تھے خیر دو نو دادی صاحب بھوپال چھوڑ کر شہر سرونج علاقہ مالوہ مین جو آپ شامل ریاست ٹونک ہے آرہین اور وہان اٹھارہ برس تک اتفاق سکونت کا رہا اور دادا صاحب کشن چند جی نواب کے چلے پھرتے لشکرون مین بفراغت اپنا اور اپنے متعلقون کا گزارہ کرتے رہے مگر بعد جنگ پرنم

سرکار انگریزی بہادر نے تمام غارت گرون اور مرہٹہ سردارون کو ایک جگہہ بٹہا دیا اور ملک مین ہر جگہہ امن امان ہو گیا اب جناب ممدوح کو البتہ ایک گونہ عسرت لاحق ہوئی کیونکہ وہ زیادہ تر پڑہے لکھے ہیں تھے اور اون کا شوق اور رجحان طبیعت اوس زمانے کے تقاضے اور منشا کے بموجب زیادہ تر سپاہگری کی طرف تھا اور اوسی عہد یعنے جنگ پنداڑہ کے قریب سمت ۱۸۶۶ مین میرے والد بزرگوار منشی نتھن لال صاحب کی ولادت شہر سرونج مین ہوئی اور چند سال بعد اسکے جناب دادا صاحب اپنے قبائل کو لیکر ٹونک مین کہ جہان نواب امیر خان مرحوم نے سکونت اختیار کی تھی اپنے خسر بخشی دولت راے کے پاس چلے آئے اور وہان جناب والد ماجد نے بطل تربیت اپنے نانا صاحب کے علم کی تحصیل اور کسب کمال کیا اور بعد وفات نواب صاحب مغفور اور بخشی صاحب ممدوح کے جو ۱۲۵۰ ہجری مین واقع ہوئی صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب خلف اصغر نواب صاحب مرحوم کی سرکار مین عہدہ منشی گری و پیشکاری کامداران مین نوکر ہو گئے اور عرصہ چند سال تک جناب صاحبزادۂ ممدوح کے ہمراہ واسطے پیروی مقدمہ تقسیم ریاست کے جو جناب ممدوح نے اپنے بھائی نواب وزیر الدولہ بہادر مبرور کے اوپر سرکار انگریزی مین دائر کر رکھا تھا بہوپال گوالیار دہلی آگرہ متہرا اور اجمیر وغیرہ پہرتے رہے اور آخر بعد انفصال مقدمہ جب صاحبزادہ صاحب بہادر مغفور نے اجمیر مین رہنا اختیار کیا تو والد موصوف نے بھی وہیں مکان بنا کر تمام متعلقان خانہ کو سمت ۱۹۰۵ مین ٹونک سے وہان بلوا لیا سمت ۱۹۰۷ کی ماہ سودی ۵ اکو راقم آثم کی ولادت مقام جے پور مین اپنے نانا حکیم شنکر لال جی کے گھر ہوئی جو ایک بڑے نیک دل اور فقیر دوست آدمی تھے دادا صاحب کشن چند سمت ۱۹۰۸ کے بیساکھہ مین راقم آثم کو اجمیر مین لے آئے اور سب سے پہلے اونہون نے ہی راقم کی تعلیم تربیت مین بدل توجہ فرمائی چنانچہ الف بی تے پڑہانے کے بعد دادا صاحب کہاسی رام جی کے ہاتھہ کا لکھا کریما پڑہایا بعدہ جناب والد بزرگوار نے اپنی اوقات گرامی کو راقم کے نوشتخواند مین صرف کیا سمت ۱۹۱۲ مین راقم کے نانا صاحب نے راقم کو اپنے پاس جے پور مین بلایا اوسوقت راقم گلستان پڑھتا تھا جناب ممدوح گو بخوبی پڑہا لکھا سکتے تھے لیکن بنظر تبرک اپنے استادزادون کے پاس لیگئے اور سپرد کر آئے چنانچہ راقم نے عرصہ قریب ڈیڑہ سال تک وہان مولوی امان اللہ و حفیظ اللہ وغیرہ سے جو بڑے مہربان و ذی علم اشخاص تھے تحصیل علم کیا اس عرصہ مین جناب نانا صاحب کا انتقال ماہ کاتک سمت ۱۹۱۴ مین ہو گیا اور ماہ بیساکھہ سمت ۱۹۱۵ مین جناب قبلہ گاہ صاحب جے پور تشریف لیجا کر راقم کو اپنی ہمراہ اجمیر مین لے آئے اوسوقت جناب دادا صاحب بیمار تھے اور اون کی بیماری طول پکڑتی جاتی تھی یہان تک کہ کوئی دوا کارگر نہ ہوئی آخر ماہ کاتک مین وہ بھی جان بحق ہوئے ۔ عمر آپ کی ساٹھہ برس سے کچھہ اوپر تھی

اور عجیب متین اور بزرگوار شخص تھے راقم کو اون کے الطاف و مکارم بندگانہ اب تک بخوبی یاد ہین اور یہ جو کچھہ خندہ بدہ راقم کو حاصل ہے اوہنین کی برکت سے ہے الحاصل راقم پندرہ سولہ برس کی عمر تک گھر ہی جناب والد بزرگوار سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور بعد اسکے کچھہ صورت ناحن بندی کی صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب مغفور کی سرکار مین ہوگئی اور سمت ۱۹۲۱ مین کسیقدر اضافہ بہی ہوا اور سرکار ممدوح مثل والد ماجد کے راقم سے بہی خوشنود اور رضامند رہتے تھے اور اون کے صاحبزادے محمد خان صاحب اور حامد خان صاحب اور محمد سعید خان صاحب بہی بچپن سے راقم کا لحاظ اور خیال رکھتے تھے اور ان تینون لایق صاحبزادون کو نواب وزیرالدولہ بہادر رئیس ٹونک بہت پسند کرتے تھے اور مثل اپنے حقیقی صاحبزادون کے اپنے پاس رکھتے تھے اور کوئی ٹونک میں نہین کہہ پاتا تھا کہ یہ حضور کے بھتیجے ہین اور بعد انتقال نواب صاحب ممدوح کے جو سمت ۱۹۲۰ مین ہوا اون کے جانشین نواب محمد علی خان بہادر بہی ان صاحبزادون کی بہت خاطر کرتے تھے سمت ۱۹۲۲ مین صاحبزادہ محمد خان صاحب ٹونک سے اجمیر میں آئے اور راقم کو اپنے ساتھ لیگئے۔ شعر کی طرف راقم کو شوق تو پہلے بھی تھا لیکن یہان آکر بسبب فرمایش آقاے نامدار کی طرح پر غزلین کہنا اور مشاعرون مین جانا پڑا چنانچہ یہ اتفاق پہلے پہل صاحبزادہ احمد علی خان صاحب بہ رونق تخلص کے مشاعرہ مین ہوا طرح یہ تھی | کچھہ بن آتی نہین کیا کیجے | اسپر جو غزل راقم نے صاحبزادہ ممدوح کے اصرار سے لکھی تھی اوسکے چند شعر حاضرین جلسہ کو بہت پسند آئے اور یہ باعث حوصلہ کا آئندہ کے لئے ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے تو تخلص حقیق تجویز کیا تھا مگر والد ماجد نے بشاش رکھا راقم نے تبرک سمجھکر دونوں تخلص بحال رہنے دئے۔ سمت ۱۹۲۶ مین صاحبزادے عبدالکریم خان صاحب تین برس بعد حسب الطلب نواب ابراہیم خان صاحب بہادر رئیس حال ٹونک کی جو سمت ۱۹۲۴ مین بعد معزولی اپنے والد نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے مسندنشین ہوئے تھے اپنے خاندان سے ملنے کے لئے ٹونک مین تشریف لائے اور ڈیڑہ مہینے بعد قضاء آلہی سے ہیضہ مین مبتلا ہوکر جان بحق ہوگئے اس واقعہ سے چند عرصہ بعد جو اونکے صاحبزادون مین تقسیم ترکہ وغیرہ سے باہم صفائی ہوئی تو والد ماجد کو تو انگلشیر دیدی اور راقم کو صاحبزادہ حامد خان صاحب نے اپنی طرف لے لیا چنانچہ سمت ۱۹۴۳ تک راقم اونکی سرکار مین رہا مگر چونکہ وہان ریاست کیطرف سے بنظر تعصب مذہب جو لوازم دین اسلام سے ہے ہندو بیچارے بہت سخت قید مین لگی ہوئی تہین جیسے مندر نہ بنانے پائین اور پرانے مندرون کی مرمت نکرسکیں وغیرہ وغیرہ اور اسکے سوائے مسلمان لوگ بزعم حکومت عموماً ہندؤن سے سختی کے ساتھہ پیش آیا کرتے تھے اس لئے راقم کو ہمیشہ وہان کے رہنے سے دل مین کراہیت رہا کرتی تھی کیونکہ اس آزادی اور

روشن ضمیری کے زمانہ مین کوئی شخص کسیکی غلامی مین رہنا چاہتا ہے اور نہ اپنی قوم کا رہنا گوارا کرتا ہے اور اسی خیال سے بعض اوقات مجبوراً اون قیدون کے اوٹھا دینے کی کوشش بھی در پردہ زبانی گفتگو اور دربار میں عرض معروض کرانے وغیرہ سے کیجاتی تھی اور یہہ ہی امر باعث بدظنی رئیس کا ہوا جسکے نتیجہ ۱۹۳۵ کے شروع مین دفعتاً راقم کی نسبت حکم ہوا کہ یہاں سے چلے جاؤ راقم کو بھی یہہ ہی منظور تھا اسلئے بلا عذر و تامل وہان کار و روزگار چھوڑکر اور اپنے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب سے نیکنامی کی چٹھی لیکر اجمیر مین چلا آیا بعد آنے راقم کے راقم کی تمام کوششین مشکور ہوگئین اور رئیس نے حالات زمانہ سے اندیشہ ناک ہوکر ہندوؤن کو شرعی قیدون سے آزاد کردیا۔ دیکھو اودہ اخبار مطبوعہ ۵ مارچ ۱۸۹۹ع۔ یہاں صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے فرزند ارجمند صاحبزادہ عبد العلیم خان جو نواسے صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب مرحوم کے ہین میو کالج مین بضرورت تعلیم انگریزی رہتے تھے اور انکے اتالیق منشی رام چندر کو ایک محرر حساب دان کی ضرورت تھی اسوجہہ سے بوجہ تعارف سابقہ کے وہان میرا روزگار ہوگیا لیکن سال بھر کے اندر ہی تنخواہ بقدر دو ثلث تخفیف ہوکر بہت سا وعدہ وعید آئندہ ترقی و پرورش کے لئے ہوا وہان تنخواہ گو پہلے ہی قلیل تھی مگر راقم اس خیال سے کہ ایک مدت تک جناب والدین کی خدمت سے مہجور رہا اور اب جو یہ سعادت حاصل ہے تو اسقدر قلیل پر قناعت کرنا چاہئے تاکہ تلافی مافات ہو بخفا و کفا گذر اوقات کرتا رہا پھر اب جو یہانتک نوبت پہونچی تو ناچار باہر جانے اور روزگار تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی لیکن اوسی عرصہ مین میرے چھوٹے بھائی بابو بہاری لال کے ذریعہ سے بتعارف پنڈت نراین سہائے جی و مادہو پرشاد جی کہ یہ دونو بڑے بامروت اور باوضع آدمی ہین ریاست جودہ پور مین صورت روزگار کی ہوگئی چنانچہ اب تک کہ چار برس ہوگئے راقم یہان محکمہ اپیل مین نائب سررشتہ دار ہے اور سب لوگ بفضل الٰہی راقم سے خوش ہیں۔ اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات راقم سے منطبع و مشتہر ہوچکی ہین

۱- لطائف ہندی۔ پٹیالہ مین چھپی۔
۲- افسانہ خرد افروز یعنے قصۂ بہرام و بہروز۔ مطبع مفید عام آگرہ مین چھپی اور کئی سو جلدین اسکی سرکاری اسکولون اور کتب خانہ جات مین لی گئی ہین۔
۳- تاریخ میواڑ ترجمہ راج پرستی۔ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپی
۴- رسالہ چہل جواب تاریخی　　ایضاً　　ایضاً
۵- کارنامہ نوآئین یعنے تقویم موفد المورخین

۶- گلدستہ ادب - اسکی صلہ تالیف مین سو روپیہ گورنمنٹ ممالک مغربی سے انعام ملا اور مطبع نولکشور لکھنؤ مین چھپی ہوئی ہے -
۷- خواب راجستان - مطبع نول کشور مین چھپی -
۸- سوانح عمری نوشیروان بادشاہ - مطبع خیر خواہ عالم دہلی مین چھپا -
۹- جواہر التعبیر ترجمہ سنسکرت سپن چنتا منی " " "
۱۰- نفائس التواریخ - حالات حکماء سلف مین - " "
۱۱- تاریخ ترک ہند " " " "
۱۲- تعلیم النساء - اسکے صلہ تالیف مین بھی گورنمنٹ ممالک مغربی سے سو روپیہ ملا تھا - مطبع مذکورہ بالا مین چھپی ہے

مندرجہ ذیل کتابین تیار ہین مگر ابھی چھپی نہین

۱- تواریخ مارواڑ - اسکے صلہ تالیف مین تین سو روپیہ گورنمنٹ ممالک مغربی سے عطا ہوا ہے
۲- عجائب التواریخ - واقعات عالم بقید سنین ہبوط آدم -
۳- احکام نوشیروانی - ترجمہ توقیعات کسریٰ -
۴- معیار الشعرائے ہنود - ہندو شاعرون کی فارسی کلام کا تذکرہ -
۵- ناری نورتن - عورتون کے پڑہانے کی ہندی کتاب -
۶- مضامین دلنشین - متعلق ترقی و بہبود قوم کا ہیتہ -
۷- مصائب زندگی - سوانح عمری راجہ کرن باگھیلا والی گجرات ہمعصر علاء الدین خلجی -
۸- حل لغات حقائق الموجودات -

مندرجہ ذیل کتب ناتمام ہین

۱- خلاصہ مہابہارت ۲- ترجمہ مہابہارت ۳- سنین ہجری - تاریخ عام اہل اسلام بقید سنہ ہجری سنہ ہجری سے اسوقت تک ۴- سنین عیسوی - یورپ وچین کی تواریخ سنہ ۱ء سے اسوقت تک - ۵- سنین ہند - ہندوستان کی تواریخ سمت آبکرم سے اسوقت تک - ۶- تواریخ جے پور ۷- تواریخ ریاست سروہی ۸- تواریخ ٹونک - ۹- تواریخ ریاست اودے پور - ۱۰- تواریخ ریاست الور - ۱۱- تواریخ ریاست ایڈر ۱۲- تواریخ ریاست بوندی ۱۳- تواریخ ریاست کوٹہ - ۱۴- تواریخ جہالاواڑ ۱۵- تواریخ بھرتپور - ۱۶- تواریخ بیکانیر ۱۷- تواریخ جیسلمیر ۱۸- تواریخ مفصل مارواڑ ۱۹- تواریخ ریاست بالنواڑہ - ۲۰- تواریخ ڈونگرپور - ۲۱- تواریخ دیولیہ پرتاب گڈہ ۲۲- تواریخ اجمیر ۲۳- تواریخ ریاست کشن گڈہ ۲۴- تواریخ راجپوتان متفرق حالات رئیس ہنین ہین -

جان رخصت ہو گئی جب آپ محفل سی اوٹہے
گل ہوی یہہ شمع ہر صبح ہجران دیکہکر

قبا یہہ ہے جو تو جہکر گریبان آستین اس
تو میرے حق میں ہے خنجر گریبان آستین آکر

دیگر

دیگر

گر نہ ہے میرے اُس عزت بہی بجا دے
جلتے ہیں اغیار بہی دیدے کے اثر سے

وہ دن ہو کہ پہر قاتل بیرحم کو دیکہون
پہر تیغ کا بوسہ لون لب زخم جگر سے

ہے وصل سی محرومی جاوید کا پیغام
خط اوسنی جو لکہہ بہیجا ہے سیمرغ کے پر سے

ہزارون مرگئے اس آرزو مین
مگر تجہسا کوئی قاتل نہ پایا

خانہ رسوا ہے اپنا ہی گہر
جب ہوا آباد غارت ہو گیا

پیر عنقا جو ملے تو لکہون مضمون کمر
چشم عنقا جو ملے تو دہن اوسکا سوجہے

بوسے مانگے تو کہا اوسنے دہن کہے پی لو
ہائی کس پردۂ اقرار میں انکار کیا

یا حجب بت مین تیرے آنکہون کی پہچان آئی ہے
بنکر چشم حیا وحشت دل مجہکو کہا جاتا ہے

شب وصل آئی ہی رخصت لگی تم مانگنے ہم سے
نہ جانا تہا یہ شر ہو گا تمہارے خیر مقدم سے

دلمین ہی تو نہ شمع رخ کے وصال کی
کعبہ مین روشنی ہے بتون کے جمال کی

تشبیہ اس سے دیتے ہین ابروے یار کو
اتنو کمان خم سے جو نہی ہے ہلال کی

سچ ہے تمہارا بدر کا بجلی کی ہے کمر
اور رنگ کہکشان کہے ہی بہ دلال کی

تیری کمر مین وہم و گمان کو ہے دخل
وصف دہن مین جا نہیں یہ کہیہ قیل و قال کی

دیگر

پہر سلطنت ہی یوسف کو نہ کہی وہ عزیز
گر زلیخا کو دکہا دین یار کی تصویر ہم

عشق مین جو ان کو ہی ہنر چاہیے جا مثل حال
عشق کی دولت ہوئی شیوا زبان عندلیب

عاشقون پر خار کہا کر پایگا کیا کوئی پہل
یا باغبان میں یان مگر تو شبان عندلیب

دیگر

تمہارے قد کو ہوئی سرو دیکہکر سکتہ
تمہارے رخ کو جو دیکہا تو آتش مین گل

بسنت جیب ... تار ہوون کا
ہوسے مین اسکے ... گل

دیگر

دیگر

ہے جوں چشم دل سی اپنا سارا پیرہن گلگون
اور اشکون سے ہین پر گوہر گریبان آستین دامن

گل رنگ سح سی تیری پسینے مین عرق تر
شبنم کہاں ہے یہہ عرق انفعال ہے

یہہ ہی ہے غنیمت کہ سر محفل اغیار
وہ دیکہہ مجہے لیتے ہین دزدیدہ نظر سے

بیجرم کیا تو نے ہمین کشتۂ شمشیر
آخر یہہ ملا پہل تیری لعل کمر سے

جور رنگ نے کیا مشق ستم نے تیرے ہمکو
غمزہ سے اشارہ سے تغافل سے نظر سے

دیگر

گل اوسیدم مین ہوا مثل چراغ سحر
ہائی جب زخم جگر سے میری سرکی بتی

دیگر

پیر سر جا سے لکہتا ہے جواب خط وصل
اسکے یہہ معنے ہین کہ شب کو نہ ملنا ہو گا

ناصحا منع نکر عشق بتان سے مجہکو
میرے سینہ پہ ہی یہہ بس تیرے سینہ پہ نہین

جب کمر کا یار کے مضمون رقم ہو جاتا ہے
خط مسطر شعر کو راہ عدم دکہلای ہے

دیگر

کب ہے شفق یہ وقت سحر آسمان کی
آتش لگی ہوئی ہے تمہارے جلال کی

ہوی میان یار کا عقدہ نہین کہلا
ہر چند ہمنے کہال نکالی ہے بال کی

زلف سیہ کو چہو تے ہی اندہیر ہو گیا
ثابت ہوئی ہے مجہہ پہ خطا بال بال کی

سنتا نہیں ہے کوئی ہی طوطی کی آہ حق
عالم مین غلغلہ ہے تیرے قول حال کی

ہو گی اعمال کی جب ہمکو سزا و جزا
تب کرینگے پیش اپنا نامہ تقدیر ہم

دیگر

باغبان بگڑی ہے کیون ہمنی بگاڑا دیکہا
آئی ہین کچہ دیر سننے کو بیان عندلیب

قدر ہے جنکو سخن کی جانتے ہین وجہ یہ حق
روی گل سی ہی ہے رنگین ترا بیان عندلیب

عجب عالم مستی ہے آج گلشن مین
کہین ہے جوش مین بلبل کہین ہے جوش مین گل

سن شباب مین وہ شوخ اور شوخ ہوا
کہ جیسے فصل مین ہوتا ہے اور جوش مین گل

وطن مین پایا ہی عزت کہیں ہی اہل کمال
عزیز ہوتا ہے دکان گلفروش مین گل

تیری ابرو کا جو دلمین ہی سیاہی بیٹہا ہے بہت
اس کمان سے سمجہنا اتنا سوداے ہے بہت

تم بہی دکہلا دو جڑہا کر اپنے ابرو کی کمان
سہم جائے ماہ نو یہ دور کہنچا ہے بہت

کاش دو اپنا رخ روشن دکہا کر اوسکو آج
شمع کو جلوہ گری پہ اپنے دعوا ہے بہت

شمع پروانہ سے بہر محفل مین تمکو جہانک تانک
دیکہہ پاتون نے ترا سر کٹایا ہے بہت

تیرے چشم مست کا عالم میں چرچا ہے بہت
اور دہان تنگ کا ہر جا یہ چرچا ہے بہت

یہہ چند شعر ایک قصیدہ تشبیب سے ہین

دم سحر کی باد صبا مین ہے تاثیر
کہ تندرست ہوی آج نرگس بیمار

جہان مین نام خدا ایکبے یہ جوش بہار
یقین ہے بلبل تصویر کہولدے منقار

لباس ہی گل شبو نے عطر مین بہر
جو آج سر یہ ہزارے کے زرد ہے دستار

شمیم گل سی بہری ہے زمین کہ چہوٹے
رنگا ہے رنگ سے لالہ کی اس کہسار

کہان ہے غنچہ سربستہ شاخ مین صبا
فشار دے کے نکالی ہی گل سی عطر بہار

کرے ہے نکہت گل عطر بیزیان کیا کیا
نسیم صبح نے کہولا ہے طبلۂ عطار

ہزار وضع کی شوخی اور ایک گل کسر
ہزار پیچ مین سنبل کے زلف کا ایک تار

ہزار رنگ کی حسرت اور ایک غنچہ گل
ہزار طرح کی حسرت اور ایک گل بہار

گل سمن پہ تصدق ہے عالم ہستی
سپیدہ صبح کا شبو کے پہول پہ نثار

بجا ہے جسے ہزار ابدال لیے گرد ستار
کہ شاخ خامہ سے جہڑتے ہین میرے پہول انار

مطلع دیگر

میں وہ فصیح ہوں شیوا زبان کہ بلبل نے
اوڑایا ہے میرا طرز سخن ہزاروں بار

جہان مین سحر بیانی کی داد دون اپنے
تو داد اپنی کو لب کہولی صورت دیوار

شگفتگی ہے طبیعت مین اسقدر میری
شگفتہ نکلے ہین مضمون شگفتہ تر از شاخ

لکہوں جو سلسلۂ زلف مشکبو کا شعر
مجال ہے کہ دے پہر وہ بوے مشک تتار

ہلال عید کو لکہدون جو مین کلید مراد
تو کہولے قفل در رزق ہر در روزہ دار

زمین طبع میری ایکسی باغ ہے گل خیز
ہے چرخ فکر میرا ایک ابر گوہر بار

میری غزل سے دل پر الم کا غم ہو دور
میری قصیدہ سے دست کرم ہو گوہر بار

سمند طبع کو اپنی کرون میں جب جولان
جلو مین دوڑے ہے مین فارس کے فارسی مضمار

بلدیو لال مرحوم بن منشی کنوری لال مغفور بن منشی خوب چند ذکا صاحب تذکرہ عیار الشعرا زبان فارسی اور عربی مین مہارت رکہتے تہے اور طب سے واقف تہے قوم کایتہ ماتہر باشندہ دہلی مگر افسوس کہ عہد نوجوانی ہی مین عذر کے بعد بعمر جوان انتقال کر گئے شعر بہی کہتے تہے مگر ہمکو تخلص معلوم ہوا اور یہ کوئی شعر ملا صرف اسقدر حال منشی فدا کا پرشاد صاحب نادر نے لکہا تہا سو بطور یادگار درج کیا گیا

بلیغ تخلص منشی جوالا پرشاد شاگرد نسیم دہلوی۔

کہتے ہین تقوی کسکو استغفار کہتے ہیں
اوٹہ لو جی ہو ساغر کہ تجدید رخصت ہے

میرا کہیں ہے ظلمت شبہای تنہائی
فروغ زندگانی پر عبث انسان کو نخوت ہے

ہلون کل طبع ذکر ہو جی گل سی عمر اپنی
یہہ ادنی اوس بہی خندہ گل کا طرز بات ہے

بصیر تخلص پنڈت بشیشر ناتہہ ولد بشمبر ناتہہ قوم کشمیری ساکنہ دہلی جو اب سانبہر علاقہ مارواڑ مین بتقریب روزگار وارد ہین شاگرد مرزا یوسف علی خان عزیز تلمیذ مرزا اسد اللہ خان غالب۔

نہیں کاکل کہ شانہ ہے پر پر تیرے عارض پر
پریستان کو نہ اوڑ جائے کہ اوسنے پر نکالے ہین

قیامت کیا کریگا یا خدا اسکی جوانی مین
ابہی سے دہنگ اوس بت کے زمانے سے نرالے ہین

سمجہے ہین ہار جیت وہ کہیلو کہ ہاتہہ سے
سو بار ہتہہ سے ہمنے بہی بازو ادا کے ہاتہہ

ابرو کو جان کعبہ مسلمان پڑہین نماز
کالی کی دہیان مین ہے جبین ہندو نام لیے

کیونکر دہان تلک ہو رسائی نگاہ کی
کچہہ دن سے تا فلک ہم یہ ہوا انتظام زلف

کامل نہیں ہے مصحف رخسار پر بصیر
طغرا کا یہہ لکہا بقدرت نے لام زلف

کیوں نہو عاشق جی نوش کو دینے طلب
ساغر جی بہر ذقن اور گر کدان عارض

بندرابن تخلص باسم خود عرف سرکار بہادر قوم کہتری دیوالی اگرہ انسپکٹر ڈاکخانہ سنجات اور یہ شعر و شاعری کے علاوہ فقیری مذاق بہی رکہتے تہے اور بلکہ ایک طریقہ اپنے طور پر چلایا جو بندرابنی پنتہہ کہلاتا ہے میری اونسے ملاقات نہین ہوئی مگر خط و کتابت تہی اور آخر کی

سب ہی بہائی راد ہا سوامی اصل نام منشی شیو دیال سنگہ صاحب سے تو آگرہ مین ملا ہون یہہ بہی بڑے مرتاض ہتے اور ایک پنتہ انہون نے بہی چلایا ہے انکی والد منشی دلوالی سنگہ اور دادا دیوان ملوکچند ایسے ہہر کے معتبر لوگون سے تہے۔ کتاب بہار ہندرابن انکی تصنیف ہے اور اوسمین انکا ہندی فارسے اردو کلام بہت کچہہ درج ہے ازانجملہ یہہ چند شعر منتخب ہوئے۔

کچھ صبر ہمین بات یہ گھبرانی کی | اب ضرورت ہے بڑی قلب کو سمجھانیکے
تلخی صبر کو زہار یہ کڑوا سمجھو | حب کہ امید ہے تجھے شیرین ہے پہل کہانیکے

بنسی دہر ولد ہیری پرشاد قوم کایتہ بہٹ ناگر سکنہ اجمیر برادر منشی شنکر لعل عنایت تخلص انکا تخلص انکا یاد نہیں رہا صرف ایک شعر یاد تہا سو یہان لکھا گیا —

اگر لکھو نہین کچہہ احوال اپنے سوز ہجر انکا | قلم ہو سو کہکر کا ساسا ہی کو یہ جلکر

بہادر تخلص راجہ بنی بہادر قوم کایتہ باشندہ لکہنؤ مختار اور مدار المہام سرکار نواب وزیر شجاع الدولہ بہادر صوبہ دار اودہ کے تہے تواریخ سیر المتاخرین مین لکہا ہے — راجہ بنی بہادر مرجع جمیع ملازمان وزیر و مختار حل و عقد معاملات او بود وجرائے داشت کہ مثل او دران وقت در رفیق پیروری و شرفا نوازی کسے نبود و در معاملہ رسی و سیاق فہمی و سرانجام امور و شمار و مقدمات مالی و ملکی ید طولی داشت ۱۱۷۸ہجری مین نواب وزیر شاہ عالم بادشاہ کو لیکر بندیل کہنڈ سر کرنے کو گیا راجہ بنی بہادر کو اوسنی پیشتر سے ہی بہیجدیا تہا راجہ نے بنارس کے رئیس بلونت سنگہ کو بہی اپنے کفالت سے ساتہہ لیا تہا جو بڑا عیار جرار اور نہایت مالدار راجہ تہا اور کبہی شجاع الدولہ اور اوسکے باپ صفدر جنگ کی پاس حاضر ہوا تہا اسعرصہ مین بنگالہ کا صوبہ دار میر محمد قاسم انگریزون سے لڑائی ہار کر بندیلکہنڈ مین بادشاہ اور وزیر کے پاس بطلب مدد آیا اور بعد اختتام مہم بندیلکہنڈ کے بادشاہ اور وزیر محمد قاسم کے ساتہہ روانہ ہوئی بکسر مین انگریزون اور مغلون کی لڑائی ہوی مقابلہ کے وقت راجہ بلونت سنگہ اور راجہ بنی بہادر ادہر گو رہا یون نے بہت کوشش اور بہادری کے لیکن انگریزی سپاہیون کے بارسے کچہہ پیش نہ چلی چنانچہ بادشاہ اور وزیر شکست کہا کر واپس آئے مگر وزیر نے دوبارہ مان کر انگریزی فوج سے لڑائی کی اور پہر شکست کہائی اور بہاگ کر روہلیون کے ملک مین چلا گیا اس لڑائی مین راجہ بنی سنگہ بہادر بہت سے رفیق کام آئی اور اونہون نے اپنے ملک مین رہکر جب دیکہا کہ بادشاہ وزیر کو چہوڑ کر انگریزون سے ملگیا اور راجہ بلونت سنگہ اپنے ملک مین جا بیٹہا تو ناچار انگریزونکی موافقت مصلحت سمجہی اور بروقت ملاقات اپنے آقا کی سفارش کی اونہون نے کہا کہ بشرط حوالہ کرانیے سمرو فرنگی اور میر محمد قاسم کے وزیر سے صلح کرنا منظور ہے راجہ نے جواب دیا کہ شمرو کی پاس تو ایک جرار فوج اور جنگی توپخانہ ہے اوسکے پکڑنے مین بہت کشت و خون ہوگا لیکن محمد قاسم کو حوالہ کردونگا محمد قاسم یہ سنکر فوراً راجہ کے قبضہ سے نکلگیا اور راجہ نے سارا حال وزیر کو لکہا مگر وزیر نے جواب دیا کہ ہم تو یہان لڑائی کی تیاری کر رہے ہین اور تم وہان رہکر انگریزون سے سازش کہو تاکہ دو نو صوبہ اپنے قبضہ مین رہین تب راجہ نے راجہ شتاب رای کو لکہا کہ وزیر نے وہ شرطین جو انگریزون نے مقرر کی ہتین منظور نہ کین اور لڑائی کا ارادہ کیا ہے مگر مین اس لڑائی کا نتیجہ بہتر نہین دیکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ انگریزون کے سایہ مین رہون سو آپ اسبارہ مین سعی فرماوین — راجہ شتاب رای جو اوسوقت انگریزون کے رفیق تہے ممنون اور نمک پروردہ راجہ بنی بہادر کے تہے اونہون نے راجہ موصوف کا کام کرنا عین سعادت سمجہہ کر افواج انگریزی کے جرنل برگیڈیر میجر کرنک سے کہ جسکے ساتہہ وہ بہی خوب سعی تحریک دلاکر

جسپر صاحب ممدوح نے اونہین کی صلاح سے ایک خط لکھکر راجہ نبی بہادر کو بڑی عزت اور بزرگی کے ساتھہ بلایا اور ملاقات کے بعد صوبہ اودہ کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اونہون نے بھی اپنے رسائی اور حسن خدمت سے طرفین کو راضی رکھا مگر صاحب نے کہا تہا کہ تم اپنے قبایل کو بلاکر صوبہ عظیم آباد مین رکہو تو ہم تمکو کل نیابت صوبہ اودہ اور الہ آباد کی دیدین مگر وہ عدرت واحت سے قبایل کے بلوانے مین تامل کرتے تہے اسعرصہ مین یہ خبر مشہور ہوی کہ نواب وزیر مہاراجہ ہلکر کو اپنے مددیر لاکر انگریزون سے لڑنے آتا ہے راجہ کو پاس نمک اونکے پاس جانے کا ارادہ ہوا اور وہ جیسے ہوسکا لکھنؤ جاکر معہ اپنے فوج اور قبایل کے نواب سے جا ملے تب انگریزون نے دونو صوبہ کی نیابت راجہ شتاب رای کو دیدے —
کوڑہ کی نواح مین پہر انگریزون اور شجاع الدولہ کے درمیان جنگ ہوئی اور پہر انگریز غالب ہوی مرہٹون کے سوار انگریزی قواعددان پلٹنون کی بندوقون سے ہار کر بہاگ گئی وزیر پہر روہیلون کے ملک میں آیا اور اوسنے احمد خان بنگش کی صلاح سے راجہ شتاب رای کی معرفت انگریزون کے ساتہہ صلح کی اور راجہ شتاب رای نے اس موقع پر راجہ نبی بہادر کی رفاقت کا لحاظ کرکے نواب کے عزت کا پورا خیال رکہا اور اوسکا ملک واپس اوسکو انگریزون سے دلادیا راجہ نبی بہادر کی بی بی بہی بہت نیکبخت اور فیاض تہین چنانچہ اونکی فیض سے اکثر غریب غربا پرورش پاتے تہے اور جو محتاج اونکی پاس اپنی حاجت لیکر آتا تہا وہ ہرگز محروم اور نامراد نہین جاتا تہا راجہ جسونت سنگہ جو کاکاجی پروانہ کے نام سے بہی مشہور تہے راجہ نبی بہادر کے پوتے تہے — راجہ نبی بہادر شاعر بہی تہے اور اونکا کلام بہت صاف اور شیرین ہے مگر ہمکو سوای ایک شعر کے ملا اور وہ یہہ ہے اور اس سے اونکی خوش فکری اور شیوا زبانی ظاہر ہے　　ساقیا کی گئی دل کی آرزو نہ گئی　　ہمارے جامہ کہنہ سی میکے بو نہ گئی

بہادر تخلص بابو دت بہادر سنگہ خلف بابو فتح بہادر سنگہ شاگرد مرزا حاتم علی مہر مقیم اکبرآباد ایک خوش فکر شاعر ہین اور یہہ شعر اونکے اونکی لیاقت سخن پر گواہ ہین —

ہم تڑپتے ہین مرغ بسمل سے	پہلے یہ پایا ہے تیغ قاتل سے ای بہادر نچھوڑیو میدان	ایک دم بہی جدا نہین ہوتا نہ اوٹھی لاش کوئی قاتل سے	کیا محبت ہے درد کو دل سے

بہادر تخلص لالہ سراج بہادر مدرس اردو اسکول بلرامپور اودہ شاگرد مرزا آغا حسن تخلص نامی انکا ایک تاریخی قطعہ رسالہ گلشن فیض مصنفہ نند کشور لال خوشنوع مین درج ہے —

بہادر تخلص لال بہادر خلف نانکچند مرحوم انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ مثنوی مخزن بہجت مصنفہ منشی جگوپال ثاقب مطبوعہ ۱۲۸۰ھ مین درج ہے اور کلام دیکھنے مین نہین آیا —

بہار تخلص منشی ٹیک چند قوم کہتری شاہجہان آبادی مصنف لغات بہار عجم معاصر اور ہمشاعرہ خان آرزو کے تہے ہندون مین کیا مسلمانون بہی کوئی مثل انکی محقق اور زبان دان فارسی کا نہین ہوا ہے آجتک بڑے بڑے عالم اور فاضل اونکی تصنیفات کو دیکہکر کان پکڑتے ہین کتاب بہار عجم مین جو فارسی اصطلاحات کے علم مین لاجواب واقع ہوئی ہے اور رسالہ جواہر الحروف اور ابطال ضرورت نوادر المصادر بہار بوستان اونکی تصنیفات سے ہین بہار عجم جواب متعارف اور متداول ہے اونکا ساتوان سوم ہی کہ جسمین تمام اگلے مسودات منقح ہوگئے یہ کتاب سنہ ۱۱۵۲ھ مین اختتام کو پہونچا ہے اور اوسکے اندر مین نام ایک شخص نے اوسکا خطبہ لکہا ہے

جسکے بعد ایک مختصر سا دیباچہ مصنف کیطرف سے ہے یہہ کتاب اس علم مین بہت مستند شمار کیجاتی ہے اوسمین الفاظ کے معنے ہی نہین لکہے ہین بلکہ اونکی استعمال کا طریق بہی بتایا ہے اور ہر موقع اور محل پر وہ وہ نادر اور لطیف اشعار استادونکے لکہے ہیں کہ اگر کوئی صرف اون شعرون کو ہی یاد کرلی تو بلبل ہزار دستان اور عندلیب شیوا زبان ہوجائے یہہ بزرگوار علاوہ فارسی کے اردو زبان میں بہی شاعر تہی چنانچہ یہ شعر اونکی اوسوقت کی شیرین کلامی کے بہت اچہا نمونہ ہین ـ

وہی ایک ریحان ہے جسکو ہم تار کہتے ہیں　　کہین تسبیح کا رشتہ کہین زنار کہتے ہیں
اگر جلوہ نہین ہے کفر کا اسلام میں ظاہر　　سلیمانی کے خط کو دیکہہ کیون زنار کہتے ہیں

بہار تخلص لالہ کارکا پرشاد ولد بہاری لال فرخ آبادے شاگرد صفدر ـ یہہ شعر اون کا ہے ـ

وہ میرے گہر آئین تو کہون حال دل اپنا　　تقدیر سے نکلے کوئی صورت اگر ایسے
رکہدیگا قلم ہاتہہ سے جیسے مانی　　ہرگز نہ کہیچی گی کبہی تیلی کمر ایسے

بہجت تخلص منشی لچہمن لال قوم کایتہہ سکسینہ والد ماجد راقم تذکرہ ہذا ـ ولادت آپ کی شہر سرونج ضلع مالوہ علاقہ ریاست ٹونک مین متی بہادون بدی ۹ سمت ۱۸۶۷ کو واقع ہوئی اور تحصیل علم اور کسب کمال شہر ٹونک مین بظل تربیت اپنے نانا بخشی دولت رائے کیا اور ۱۲۸۵ ہجری یعنے سمت ۱۹۰۰ کے بعد نواب محمد امیر خان والی ریاست کے صاحبزادہ حافظ عبد الکریم خانصاحب کے سرکار مین بعہدہ متصدی گری و پیشکاری کارپردازان سرکار ممدوح ملازم ہوئے اور ۱۳۰۶ ہجری مطابق سمت ۱۹۲۶ تک کاروبار متعلقہ اپنا اس دیانت داری و امانت اور خوش سلیقگی سے انجام دیتے رہے کہ علاوہ آقائے نامدار ایک ایک آدمی اوس سرکار کا خوشنود اور رضامند تہا مگر سنہ مذکور مین بعد وفات صاحبزادہ صاحب ممدوح کے جو فرزندان جناب معزالیہ نے پنشن مقرر کردی تو درگاہ خواجہ معین الدین چشتی کے متولیون میر حفیظ علی اور میر وزیر علی نے بنظر شہرہ حسن لیاقت کارگذاری و دیانت داری آپکے آپکو درگاہ خواجہ موصوف مین بعہدہ نائب متولی رکہہ لیا چنانچہ اب تک کہ عرصہ قریب چودہ پندرہ سال کے ہوتا ہے آپ درگاہ موصوفہ مین اپنے تعلق کا کام کرتے ہین اور وہان کے تمام چہوٹے بڑے آدمی بہی آپکے اخلاق و خوارق عادات سے خوش ہیں اور مزید بران تمام شہر اجمیر مین کہ جہان عرصہ قریب چالیس برس سے قیام ہے آپ کی بہت کچہہ نیکنامی حسن معاشرت وغیرہ کی ہے اور آپکے علم و ہنر سے وہان کے اکثر لوگون کو فیض پہونچا ہے اور پہونچتا ہے کیونکہ آپنے اپنے وقت کا بہت سا حصہ طالبعلمون کی افادت کے لئے وقف کر رکہا ہے اوسوقت جو شخص چاہے وہ کتاب لیکر آجائے اور سبق پڑہ جائے امیر غریب کوئی ہو کسی سے انکار نہین ہے میری یاد مین بہت لوگ آپسے لکہہ پڑہ کر اپنے مدعا کو پہونچ گئے ہین کسی نے علم پڑہا ہے کسی نے خط کی اصلاح لی ہے کسی نے حساب سیکہا ہے کسی نے مسودے لکہے ہین کسی نے شعر دکہلائے ہین کوئی ہندی پڑہتا ہے کوئی میزان منشعب کا سبق لیگیا ہے کسی نے عروض قافیہ دیکہا ہے اور چشمہ فیض فضل الہی سے آجتک بہی جاری ہے اسیطرح سے خط اور عرضی وغیرہ جو لکہانے کو آوے اوسکو مفت لکہدیتے ہین اور پڑہانے لکہانے مین کبہی کسی سے کچہہ نہین لیتے پہلے تو تمسک اور بیعنامہ و رہن نامہ وغیرہ بہی مفت لوگون کو لکہدیا کرتے تہے مگر جب سے دو ایکدفعہ اس عرصہ مین گواہی کے لئے عدالتون مین جانا پڑا تو اس قسم کے کاغذون کا لکہنا چہوڑ دیا ہے مزاج مین جسقدر زیادہ مسکنت اور خاکساری ہے ویسی ہی بالکل استغنا اور بیپروائی ہے ہمیشہ قوت حلال کے کوشش رہی ہے کبہی ناجائز طور پر کچہہ کسی سے لیا اور نہ اوسکا خیال کیا صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب

کی سرکار مین تیئیس برس سے زیادہ عرصہ تک کارپردازی کی اور وہ سرکار ہمیشہ قرضدار اور زیربار رہا کرتے تہے جس سے اکثر
لوگون نے فایدہ اوٹہایا اور قرضخواہون سے مل ملکر خیانت کی لیکن آپنے اپنی دیانت اور ایمانداری سے کبہی ایک کوڑی ادہر
اودہر نہین کی حالانکہ خود بہی ہمیشہ قرضدار رہے اور سرکار سے بہی قرار واقعی قدر و منزلت اوس دیانت داری کی نہین ہوئی اور
جو تہوڑی سے پنشن عمر بہر کی محنت خیرخواہی اور جانفشانی کے صلہ مین ہوئی تہی اب وہ بہی نہین ہے یہ حال ہندوستانی سرکارون
کا ہے جو کسی زمانہ مین پشتون تک اپنے رفیقون کی پرورش کرنے والی مشہور تہین علاوہ دیانت کے آپ کی راست گوئی بہی مشہور
ہے چنانچہ ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب بہادر کے اوپر قرضداری زیادہ ہوگئی تہی اور قرضدارون کو کامدارون کی
قول و فعل کا کچہ اعتبار نہین رہا تہا تب یہہ ٹہری کہ انکو سرکار کے روبرو لیچلین اور وہان تسلی کرادیں صاحبزادہ محمد خانصاحب کہتے تہے
کہ جب یہہ لوگ سرکار کے روبرو آئے تو سرکار نے فرمایا کہ کامدار تمسے کہتے ہین عنقریب تمہاری قرضے کی سبیل ہوجاویگی سو تم خاطر
جمع رکہو اونہون نے عرض کی کہ سرکار کامدار تو بہت دنون سے یون ہی کہتے ہین ہان جو لالہ نتہن لال جی کہدین کہ اتنے دنون
مین تمہارے روپیہ کی سبیل ہوجائیگی تو پہر ہمکو کچہہ عذر نہین ہے تب سرکار نے کہا اچہا تم جاو ہم لالہ جی سے تمہاری تسلی کرادینگی اور
پہر لالہ جی کو بلاکر کہا کہ تم مہاجنون سے کہدو کہ اتنے عرصہ مین تمہاری ادایگی کی صورت ہوجائیگی اسپر لالہ جی نے کچہہ دیر تامل کر کے
کہا کہ یہ بات کسی اور سے کہلا دیجئے اور مجہے معاف رکہئے کیونکہ اتنے مدت مین انکی سبیل ہوجانا مجہے ممکن معلوم نہین ہوتی ہے فقط
ایسی ہی ایک برہمن مسمی گنیش رام کے تین ہزار روپیہ صاحبزادہ صاحب ممدوح کے خسر میان محمد منور خان کے اوپر قرض آتے تہے اور کہین
صاحبزادہ صاحب نے کسیوقت اوس کے دینے کا اقرار کرلیا تہا وہ اجمیر مین آیا اور برسون تک اوس سے اقرار سبیل قرضہ کا ہوتا رہا آخر
اوسنے کامدارون سے کہا کہ اگر ابہی روپیہ کی صورت نہین ہے تو مجہکو تمسک کاہی کاغذ اشٹام پر لکہدیجے کامداران نے سرکار سے عرض کی
تو فرمایا کہ جب اوسکے روپیہ دینے کر لئے مین تو تمسک لکہدینے مین کیا حرج ہے لکہدو چنانچہ اونہون نے اگلے ساری تمسک میان محمد منور خان
کے لیکر ایک نیا تمسک تین ہزار روپیہ کا کاغذ اشٹام پر لکہدیا چندروز بعد وہ شخص بہی مرگیا اور ادہر سرکار مین محمد مستجاب خان نام کر
ایک صاحب کامدار ہوی یہہ بڑی قانونی تہے انہون نے اوس تمسک پر اعتراض کیا اور کہا کہ وہ خارج المیعاد قرضہ کا ہے اور برہمن مذکور
کے وارثون کو اوسمین کچہ وصول ندیا اور تین برس کے قریب تک لیت و لعل کرتے رہے جب میعاد گزرنے لگی تو برہمن مذکور کے داماد نے
بہت چاہا کہ تہوڑا بہت جو واسطے حفظ میعاد کے ملجاوی اوسیکو کافی سمجہے مگر جب کچہہ ملتا نہ دیکہا تو ناچار محکمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر مین بصیغہ
دیوانی نالش کردی کامدار صاحب اسکو عین اپنے منشا کے موافق سمجہہ کر قانونی دلایل سے جوابدہی کو مستعد ہوئے اور تمادی ایام کے
عذرون کو بڑی طمطراق سے لکہوایا اوسوقت سرکار سے کہا کہ اگر آپ تک بات آئے تو آپ بہی کہدینا کہ پرانا قرضہ ہے اور تمسک بلا مرضی
ہماری کامدارون نے ناجائز طور پر لکہدیا ہے اوسوقت سرکار نے فرمایا کہ پہلے نتہن لال سے بہی تو پوچہو کہ وہ بہی ایسا کہدینگے یا نہین
کیونکہ تمسک انکی ہاتہہ کا لکہا ہوا ہے اسپر جب آپ سے گفتگو ہوی تو آپنے صاف کہدیا کہ ہم جہوٹ نہین بولینگے تمسک ہمنے سرکار کے
کہنے سے لکہا ہے اور قرضہ البتہ پرانا اور میان محمد منور خان کے ذمہ کا ہے لیکن سرکار نے اوسکا دینا خود قبول کرلیا تہا اور انکا کوئی عذر

عدالت مین پیش نہ جاے گا بہتر ہے جواب مدعی کو راضی کرلین مگر کامدار صاحب تو جواب دینے کو گئے - مگر جب صاحب بہادر نے
تمسک دکہلاکر پوچہا کہ مہر اور دستخط نواب صاحب کے ہین یا نہین تو کچہہ جواب نہین بن آیا اور معہ خرچہ ڈگری کراکر واپس آئی اور یہ
نواب صاحب کو بدنام سوای مین کرایا کیونکہ بروقت حکم اخیر صاحب بہادر نے کہا کہ یہہ نواب صاحب کو زیبا نہین تہا کہ اسطرح تمسک لکہکر پہر جاتے
اوسوقت آپ کی سچائی کی سرکار سے لیکر ادنی نوکر تک ہر ایک نے تعریف کی - اسیطرح حسین بخش نام ایک شخص اوسی سرکار مین ملازم تہا
بعد موقوفی وہ جب کہین روزگار کی تلاش کو جانے لگا تو آپسے کہہ گیا کہ ایک مہاجن مین میری تین سو روپیہ امانت ہین وہ آپ لے لینا اوس
مہاجن سے وہ روپیہ تہوڑے تہوڑے کرکے دو تین برس مین دئے اور آپ کی صرف مین آگئے پانچ سات برس بعد جب وہ شخص آیا تو اوسکو تین
سو روپیہ کا سودی تمسک اوسکے رضامندی سے بعد ادائے منافع ماوجب کے لکہدیا وہ پہر چلا گیا اور اسطرح اوسنے کئی دفعہ تبادلہ تمسکات اور تجدید
قرضہ کا اتفاق پڑا آخر میں ایکدفعہ اوس شخص نے اپنے کل تمسکات ایک شخص کو دکہلائے اونمین آپکے ایک تمسک کے قانونی میعاد گذر چکی تہی
شخص مذکور نے اوسکو دیکہکر کہا کہ یہ روپیہ تمہارے ڈوب گئے کیونکہ تین برس سے زیادہ عرصہ اسکے تحریر کو ہو گیا اور پہر کچہہ وصول بہی نہین ہوا ہے
اب اسکی کہین سماعت نہوگی مگر حسین بخش نے اسکی کچہہ پروا نہ کی کہا جس شخص کا یہ تمسک ہے اوس سے مجہکو ایسی امید ہرگز نہین ہے اسپر اوس شخص
کو بڑا تعجب ہوا اور اوسنی اوسکی بات کا یقین نکیا لیکن کچہہ عرصہ بعد جب اوسنی تمسک جدید اوسکو لیجاکر دکہایا اور کہا کہ اسقدر مجہکو وصول
بہی ہو چکا ہے تو اوسوقت اوس شخص کے تعجب کے کچہہ انتہا نہ تہی کیونکہ آپنے بلا لحاظ تمادی ایام تمسک سے بدل دیا تہا اور اوسکا سود بہی چکا
دیا تہا - اور بعد عدہ جب کہ سرکار انگریزی نے اپنی رعایا پر انکم ٹیکس جاری کیا تہا اور اوس شخص کو کہ جسکے آمدنی دو سو روپیہ سالانہ
سے کم تہی مستثنی کرکے واسطے تخمینہ آمدنی اور انتفاع سالانہ ہر شخص کے پنچ مقرر کردئے تہے اور وہ پنچ روزگار پیشہ لوگون پر باعتبار تنخواہ
کی اور اہل حرفہ پر اونکی آمدنی کی تخمینہ پر ٹیکس لگاتے تہے تب آپنے باوصف اسکی کہ تنخواہ مقررہ سال بہر مین دو سو روپیہ سے کم تہی حق التحریر
کی رقم شل دستوری وغیرہ کو جو کبہی کبہی ملتی تہی تنخواہ کے ساتہہ جمع کرکے اوسکا تخمینہ کیا تو اوسکو قابل ادای محصول سرکار کے دیکہکر
فوراً اپنا نام نقشہ مین لکہوا دیا اکثر لوگون نے کہا کہ حق التحریر کے آمدنی اول تو چندان ظاہر نہین اور دوسرے ایسی ہی کہ کبہی آگئے
اور کبہی نہین آئی اوسکو ماہانہ ایک قسم فرض کرکے تنخواہ مین جوڑ دینا اور اوسپر محصول دینا نقصان سے خالی نہین اور لوگون نے تو اپنے
ظاہرہ آمدنی کو بہی حتی الامکان چہپایا ہے اور آپ ایسی آمدنی خود ظاہر کرتے ہو - مگر آپنے بنظر دیانتداری کچہہ خیال نہ کیا اور
چندسال تک بخوشی خاطر ٹیکس دیتے رہے - علاوہ اسکے آپ کا چال چلن ایسا عام پسند اور مرنج ومرنجان ہے کہ تمام ہندو مسلمان
آپسے خوش ہین اور سب آپکا لحاظ اور ادب کرتے ہین حرص طمع یا کسی قسم کی بے اطمینانی آپکے نفس مین نہین ہے صبر توکل قناعت
اور شادمانی آپکا وطیرہ ہے آپ کی کسی بات مین کذب اور ریا کا اثر تک نہین ہے ظاہر و باطن صفای کا جلوہ نظر آتا ہے
کبہی کوئی بات ایسے نہین کرتے کہ جس سے کسیکا دل دکہے اور کوئی جو کچہہ سوال کرتا ہے تو حتی الوسع اوسکو مایوس نہین جانے دیتے
صلاح ہر ایک کو ہمیشہ نیک دیتے ہین اور شر کسیکو نہین کہتے آپ کی ان عمدہ عادتون کا اثر مسلمانون تک پر پڑا ہوا ہے چنانچہ صاحبزادہ
محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کہا کرتے ہین کہ لالہ جی مین تمام اوصاف نیک موجود ہین - ایک یہہ ہی کم نہین ہے

کہ وہ مسلمان نہین اگر مسلمان ہوتے میں اونہیں کا مرید ہوتا۔ آپ کو ابتدا عمر سے ہر چند کہ مسلمانون کی صحبت رہی اور مسلمانون کے مذہب سے زیادہ تر واقفیت پیدا کرنے کا کام پڑا مگر عقاید مین ذرا فرق نہین آیا بڑے پکے ہندو اور پورے ویشنون مین آپکا روزمرہ اکثر یہ ہے کہ صبح سے دس گیارہ بجے تک تو طالبعلمون کو پڑھایا کرتے ہین اور پھر اشنان کرکے پوجا مین بیٹھہ جاتے ہین جب وشنو بھگوان کی پوجا اور وشنو سہسر نام کے پاٹھ سے فارغ ہوتے ہین تو درگاہ کی کچہری مین اپنے نوکری پر چلے جاتے ہین اور شام کے قریب وہان سے آکر کھانا کھاتے ہین شام کے بعد مندرمین درشن کرنے کو تشریف لیجاتے مین اگر کہین کتہا ہوتی ہے بعد درشن جاکر کتہا سنتے ہین گیارس کا برت رکھتے ہین گوشت شراب اور دوسری ممنوعات سے مطلق پرہیز ہے مزاج مین بالکل سادگی ہے دنیا کی طرف بہت کم خیال لیکن امور عاقبت کا زیادہ تر دہیان رکھتے ہین اور ہمیشہ خوش بشاش بشاش رہتے ہین نہ کسی بات کا افسوس ہے اور نہ کسی چیز کی ہوس سرگن اوپاشنا کا عقیدہ ماسوا ایشور بھگوان کا اشنشت ہے ہر وقت اونہین کی یاد دلمین اور اونہین کا نام زبان پر ہے بلکہ ایک کتاب بہی اونہین کی حمد و ثنا مین بطور مناجات کے تصنیف کی ہے جو بنام قصاید پر فواید مطبع منشی نولکشور صاحب مین چہپ کر مشتہر ہوگئی ہے اور اسی مذہبی ترقی اور تزکیہ باطنی سے آپکے زبان مین بہی کچہہ اثر ہے کہ جس سے جو بات کہتے ہین وہ اکثر ہو جاتی ہے گو تہوڑا بہت کچہہ نجوم مین بہی دخل ہے لیکن عمر بہر کے راست گوئی راستباری اور پرہیزگاری بہی تو اپنا کچہ اثر رکھتے ہے اجمیر مین چند شخص ایسے موجود ہین کہ وہ اس بات کی تصدیق کرسکتے ہین ازانجملہ ایک محمود سلاوٹ ہے وہ کہتا ہے کہ جب مجکو کوئی تکلیف ہوئی ہے اور مین نے لالہ نتہو لال جی سے پوچہا ہے اور اونہون نے کوئی مدت بتادی ہے تو اوسکے بعد ضرور مجکو فلاحیت ہوگئی ہے یہ تو میرے سامنے کا ذکر ہے کہ ایکدن ۱۸۹۵ء مین سلاوٹ مذکور نے آپ کی پاس آکر کہا کہ بہت دنون سے بیکار ہون اور اب قرضہ بہی نہین ملتا تو آپ نے گرہ گوچر کا حساب کرکے کہا کہ ستائیسوین دن تم کہین نوکر ہو جاؤگی سو ایسا ہی ہوا کہ عرصہ قریب ایک مہینے کے بعد مین ایکدن میو کالج کو جاتا تہا راستہ مین ایک کوٹہی بنتی ہوئی دیکھی اوسمین سے محمود نے پکار کر کہا کہ کنور صاحب سلام اورجب اوس سے پوچہا تو کہا جیسا کہ لالہ جی نے فرمایا تہا ستائیسوین روز مرا یہان پندرہ روپیہ مہینا ہوگیا ہے اور اب مین خوش ہون مجہے اوسکی خوش اعتقادی اور اوسکے بموجب اوسکے عین وقت پر متمتع ہونے سے بڑا تعجب ہوا۔ آپکے مزاج مین زندہ دلی اور حاضر جوابی بہی موجود ہے ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب نے اپنے اول کا مدار کو دوم اور دوم کو اول کردیا تہا جب یہ ذکر حکیم نظام علی نے جو اجمیر کے نامی رئیسون مین سے تہے سنا اور آپ سے بوقت ملاقات پوچہا کہ کیا آپکے یہان کا مدار تغیر تبدل ہوگئے تو آپنے فرمایا نہین مقدم موخر ہوگئے ہین۔

صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کے پاس میان اسد علی جو اجمیر کے پیرزادون مین سے ہین اکثر رات کے وقت آکر ستار بجایا کرتے تہے ایک رات کہین سرکار ممدوح کی طبیعت حاضر نہین تہی یا درحقیقت مین میان اسد علی نے ہی خراب طور پر ستار بجایا غرض اوسوقت مزاج مقدس ایسا بیزار ہوا کہ صبح تک اوسکا اثر باقی تہا اور دوسری دن جب دربار ہوا تو والد ماجد بہی حاضر تہے سرکار نے وہی رات کی ستار کا ذکر چہیڑا اور فرمایا کہ کل رات تو میان اسد علی نے

عجب طور سے ستار بجایا کہ نہ لے سمجھہ مین آتی تہی اور نہ تان اور سم کا کچھہ پتہ تہا اور پردے ایسی خراب خراب بنائے تہے کہ اونسے نہ سرون کی کچھہ سوجھہ پڑتی تہی اور نہ راگنی کی گت معلوم ہوتی تہی غرض دیر تک اوس ستار کے ماجرا کو اس ادا سے بیان فرماتے رہے کہ جس سے طبیعت کی گھبراہٹ اور بیزارگی عیان تہی تب والد ماجد نے عرض کیا کہ صاحب ستار کیا تہا بستار تہا سرکار بہت ہنسی اونکی طبیعت خوش ہوگئی اور فرمایا کہ ہان ٹہیک بستار ہی تہا۔

آپ کو شعر کا شوق قدیم سے رہا ہے اور جبسے جب کبہی کوئی طرح لاکر دی اوسپر غزل کہدی ہے اکثر مشاعرون مین جانیکا اتفاق ہوا آپ کے صاف اور بامزے شعر ہر مشاعرہ مین پسند ہوئے ہین ایک مشاعرہ مین جو سرکار مرحوم کے کوٹہی مین ہوا تہا مین بہی تہا اور اجمیر کے تمام شاعر اور ذی شعور آدمی اسمین موجود تہے اور طرح یہ تہی ترا بمازہ سنبہلا جو سنبہالا لیکر اس مین سب شاعرون نے اچہے اچہے شعر نکالے تہے لیکن آپ کا ایک شعر سب سے بڑہکر رہا اور وہ اوس مشاعرہ کے تمام شعرون مین چوٹی کا شعر تہا اوسکے نقل مولوی الٰہی بخش نازش تک نے لی اور جو عاشق مزاج تہے وہ تو ایکہی دفعہ کے سننے سے لوٹ پوٹ ہوگئے دیر تک اس شعر پر وجد ہوتا رہا اور خوب خوب نعرے خوشی اور آفرین کے بلند ہوئے کہ جنسے تمام کمرہ گونج گیا اور وہ کیفیت حاضرین کو یقینا کچھہ نہ کچھہ آجتک یاد ہوگی اور شعر مذکور یہہ ہے۔

کیا کہین شیفتہ ہین دیدہ تشنہ ہم | کون دولت مین پڑے نام کسیکا لیکر

سرکار مرحوم فرمایا کرتے تہے کہ لالہ نتہن لال کو کیسی ہی مشکل طرح کیون نہ دو مگر وہ پوری تامل غزل لکہہ لاتے ہین۔

سیف الدین خان سیف تخلص اور فیض محمد خان فیض اور شیخ حیات اللہ ساکنان اجمیر و لالہ مولچند وغیرہ نے آپ سے اصلاح سخن کی لی ہے اور ستار نوازی بہی سیکہی ہے۔ ایکدفعہ کشنگڈہ سے ایک پیرزادہ آپکے صرف اس قطعہ کے سننے سے مشتاق ملاقات ہوکر اجمیر مین ملنے کو آئے تہے

ایک صورت بہی نہین دیکہتی ہین سجدہ مین | شیخ جی وعظ تمہارا نہ پسند آتا ہے
ہم ازل ہی سے ہین بتون کے طالب | بخدا اسلئے بت خانہ پسند آتا ہے

صاحبزادہ احمد خان آئی تخلص جو سرکار مرحوم کے بہائی تہے آپ کے اشعار کو بہت پسند کرتے تہے اور نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک جب آپ کی تحریر دیکہتے تعریف فرماتے کہ بہائی صاحب کو منشی خوب خوشخط اور خوش تحریر ملا ہے اور شرح اس فقرہ کے یہ ہی کہ نواب وزیر الدولہ بہادر اور صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب بہائی بہائی تہے مگر صاحبزادہ صاحب بسبب ایک نزاع باہمی کے اجمیر مین رہتے تہے اور انکو اکثر اوقات نواب صاحب ممدوح کو عرضیان بہیجنے کا اتفاق ہوتا تہا اور وہ آپ لکہتے تہے اسیطرح اجمیر کے سپرنٹنڈنٹ کرنیل چارلس ڈکسن صاحب بہادر بہی آپ کی خوشخطی اور تحریر کو بہت پسند کرتے تہے۔ اجمیر مین آپ کی خوش نویسی اور خوشخطی اور علمی لیاقت مشہور ہے دیوان آپ کا بسبب عدم توجہی کے ابتک مرتب نہین ہوا اگر بیٹے نے کچھہ کچھہ جمع کیا ہے اور اوسی مین سے یہہ چند شعر یہان بعد اجازت درج کئے جاتے ہین۔

اوٹہہ گیا وہ جو بار خاطر تہا | ہے ہوا اب تو دل ترا ہلکا
کٹ گیا سر اپنا شمشیر کے ہاتہہ سے | کہ بار تہا میری تن پہ گردن کا

جب سے وہ جابی کی کرتی اوسکو آنکھوں میں ہے
فیض جیتی جی نہ پہنچا تھا کسیکو مجھسے
ہوگیا دیوانہ دیکھہ آئینہ میں اپنی وہ شکل
جان ہی روتے روتے کہو بیٹھا
خط نہ ہو جو میرا اوسنی جلایا ہوگا
تجھسے کیا اوسکا گلہ کیا تیرا احسان مجھپر
رگ اپنی جوش خوں سے دیکھکر فصاد کو توڑنے
آج پہر مجھسے پہر جا کے ملاقات کی بات
اوس صنم کی جلوہ گر کعبہ میں گر تصویر ہو
تم نہ بولی تو نہ بولا کوئی تم سے بصیر
محو ایسے اوسکی یاد میں ہیں لگی کی آنکھہ
اوس لب پہ وصف چشم ہو کسطرح کرے
بصیر روتے ہو تو پہر دل ایک آہ بہی
تیرا دیوانہ جو کھینچے ہوئے زنجیر پہرے
تنہا سجدائی میں مرتا ہوں بصیر
یاد حبیب مجھکو یاد آتا ہے
لیے شاید خط قتل دل دیوانہ آتا ہے
قدر کچہ اوس نے نہ جانی میرے
آگیا سنتے ہی دشنام عرق
اشک تر کی دُر فشانی ہوگئی
کہیلتا ہوں جان پر لڑکو نکی ساتھہ
خضر مجھکو راہ یاس مرگ میں
مرنے نہ دے مجھکو عمر جاوداں
ہنس ہنس ابصیر کاش ذکر مرگ
مرا سرہ میں انکی پیکی ہم رازہاں ہو گئے

رو دیے روتے آنکھہ میں عاشق کی جو لاکر گیا
بعد مردن گور کے موہنہ میں نوالہ ہو گیا
اوسکی خود آنکھوں کا جادو شیشہ اوٹہا کر گیا
جان کو میں پڑونکی پر بیٹھا
خندہ کا غذ آتش سے وہ پہایا ہوگا
غیر پر تیر چلایا تہا میرے آن لگا
نکالا اوسنی پیچہی بہتر خوں نشتر نکلا
ورنہ کہہ دیگا سبو سے میں کل آنکی بات
تم تو کیا ہو مسیح جی کا فر تہارا بیمار ہو
اب کہا چاہتے ہو کچہہ تو سنا چاہیے ہو
گر آئی خود بہی وہ تو نہ دیکھیں آنکھہ اوٹہا کے
اعجاز اوسکی نرگس سحر آفرین کے ساتہہ
خاک آسمان کو کر کی یاد زمین کے ساتہہ
تو زمین کیوں نہ تنگ فلک پر پہرے
قبر پر میرے سپید دم تعمیر پہرے
گریہ بے اختیار آتا ہے
الہی خیر مجھو بیک بے تابانہ آتا ہے
حیف میں اوڑھہ دانی میرے
آبرو وہ ہوگئی پانی میرے
آبرو نے ابر پانی ہوگئے
بعد طفلی نوجوانے ہوگئے
میرے عمر جاودانی ہوگئے
آتش آب زندگانی ہوگئے
یاد را اوسکے بدگمانی ہوگئے
جہان ہی پہچسکتا نہیں ہم بلکہ ہو گئے

اوسکے رخ پر عرق نے دیدیا جار اوسکو جلا
شدگی ایسی نہ محشر تک کہلے چشم لحد
بسکہ شربت جو نہ لے تو شہید ناز تک
چلو بیٹہی رہو رقیب کی پاس
زندگی تلخ یہاں تک ہے کہ بعد از مردن
نہ کچہ کام اوس سے اپنا وصل کی شب تا سحر نکلا
جب کہا میں نے آہو نکلا میں در سے تو کہا
کرکے مجھکو قتل وہ مغرور بولا عجز سے
کچہ میں کہتا ہوں تم کہتے ہیں کیا پاتے ہو
غیر کو دیکھنا بچشم عتاب
بیٹہنا ان لب یہ ہی ہاں نہیں اوسکے ساتہہ
کفر اپنی سرنوشت ہی سکتی ہی نہ شیخ
تیغ ابرو شہرہ آفاق ہے
قیس کے بعد ہوا پہر دل نالان پیدا
رخصت وہ ہوا اشک ہماری نکل آئے
سبو غنچہ لیے لالہ لیے پیمانہ آتا ہے
ابہی تو گذری ہیں دن ایکبار ہی کیا ہے
اپنا ذلت سی ہوں یار خاطر
بہیجے غالب کو وہ بصیر پیام
دہوپ میں محشر کی سایہ میں کہا
مست ہیں ہم پی کے ہی نوجوان
شب کو مے پینے سے کیوں ہو دم آج
میرے بر میں آیا جب وہ جانستاں
زمیں ہے آسمان اور آسمان ہے لامکاں ہو گئے
وہ گہر میرے آئے سحر ہنستے ہنستے

دانہ شبنم سی برگ گل پہ چہالا پڑ گیا
جسم لاغر کا جو میرے اوسمیں تنکا پڑ گیا
اس پری کا حور کیا تجہہ پر بہی سایا پڑ گیا
میں نے دیکھا ہے آپ کو بیٹھا
خاک نے بہی تیری کشتہ کو نہ کہایا ہوگا
لصبہ منت ادہر موہنہ اوسنی کہولا ان دہر نکلا
اسقدر ہی مجھکو اپنی ناتوانی پر گہمنڈ
تہا بہت اسکو بہی اپنی سخت جانی پر گہمنڈ
چپکے بیٹھے نہیں ہتی ہو اوٹہا چاہتے ہو
دیکھنے کا بہانہ تو دیکھو
سو خیال ہیں ہر نگہہ شرمگین کے ساتہہ
پیدا ہوا ہے قشقہ ہماری جبین کے ساتہہ
چشم بد دور اپنی فن میں طاق ہے
مدتوں میں تیرے در تک نالہ شبگیر پہرے
خورشید کے چہپتے ہی ستارے نکل آئے
چمن میں موسم گل کس سرمستانہ آتا ہے
دلا تو بیٹھا کو ہی دن لحد روا ہی کیا ہے
کیسے ہے گرانی میرے
اور پہر وہ بہی زبانی میرے
دود دل کی مہربانی ہوگئی
نوجوانی می پرانے ہوگئے
بات جو ہو تہے جانی ہوگئے
جان فدا ہی جسم فانی ہوگئے
تلاش یار میں ہم کہو گئے ہم کہاں پہنچے
بس ایسی ہی جاتی ہیں گہر ہنستے ہنستے

صبا نے جو انکو سحر گدگدایا
گئے لوٹ گلہای تر ہنستے ہنستے

سوز جگر یہ اپنا نہیں خود بخود ضرور
یہ آگ تو کسیکے لگائی ہوئی سی ہے

دست جنون ہے باقی ہی کی آستین مگر
پر آب اشک کی جلائی ہوئی سی ہے

چہوڑے جفا سمجہکے جفا جو مجھے ادا
یہ بات تو کسیکی جتائی ہوئی سی ہے

وہ نازک قد چہرا سا تن جیسے سا رنگ
بہولے سے صورت انکہہ بجائی ہوئی سی ہے

شب دخت رز سے ہم جو ہم آغوش ہوگئے
ایسے نزمین آئی کہ بیہوش ہوگئے

کمر نہیں ہے تو ذکر اوسکا مو بمو کیا ہے
دہن نہیں ہے تو پہر اوسمین گفتگو کیا ہے

گر افتخار ہے معشوق کا تو عاشق ہے
نہیں جو مین تیری تیغ دیکہے تو تو کیا ہے

طبیعت آئی مزہ پر جو بات بیکلی تہ آب
تو سیکے بولے کہ اب تیری آرزو کیا ہے

نہیں ہے صبر تو بیصبر ہے تلاش عبث
جو چیز کہوئی گئی اوسکی جستجو کیا ہے

کہہ رہی ہے کسیکے ستائی ہوئی سی ہے
اپنی طبیعت اب نہیں اچھی ہوئی سی ہے

قاصد جو کہہ رہا ہے کہ بن آئے تیری بات
کچھ یہ تو بات اوسکی بنائی ہوئی سی ہے

کس فتنہ کی شب آگئی تم بس مین سمجھ
نکہا تو عطر جنمین بسائی ہوئی سی ہے

رہنے لگا جو مجھسے غبار اوسکی دل مین اب
یہ خاک تو صبا کی اوڑائی ہوئی سی ہے

بیصبر روتی مین پہ نکلتی نہین فرا
رقت کچھ ایسی دل مین سمائی ہوئی سی ہے

تم کسیکو بوسہ دو ہمت یہ تکو کب لگے
غنچہ تیکو بکنے دو تم کسکے منہ صبا لگے

وہ جوش خون نہیں محتاج ہو جو نشتر کا
نہ نکلے تو ٹوٹکے جو رگ کو وہ لہو کیا ہے

لگا جو کاری سی مین اونکی تیغ کہا انہنے
جو دے تو شوق سے دی تیری آبرو کیا ہے

دکہانہ دو لب شیرین جو اسکی شیرین زبان
ہماری زخم کو یہ حاجت رفو کیا ہے

بیصبر کے اشعار متفرق تذکروں سی

سنکے ذکر چشم دیوانہ ہوا
حیف افسون مجھکو فسانہ ہوا

شکل شکست آب ہی ممکن ہو کسطرح
تار سر شک دیدہ گریان کا ٹوٹنا

آہ نے دل ہی جب تپاک کیا
لا کہنہ کا گہر جلا کے خاک کیا

در کنشت پہ کعبہ ہی آکے بیٹھے ہین
اوٹھیں گے کیسے کہ قرآن اوٹھا کے بیٹھے ہین

مریض غم کو تیری کیا ہے نہ سونہ کہلا کر

تاک مین اپنی لگا ہے محتسب
دخت رز سے جب ہے یار نہ ہوا

ہو گئے ہین ناپدید ستارے لعقب صبح
پیری مین کچھ عجب نہین دندان کا ٹوٹنا

کعبہ دل مین ہے دنیا مین آپ
بخدا بت نہین خدا ہین آپ

اوٹھانا پہر خدا انکو ای سنگ در یار
ہزار منت دربان اوٹھا کے بیٹھے ہین

ہیں چرخ چہارم پہ جا کے بیٹھے ہین

مخمس بزبان بہاکہا بطور راشٹ پدی مسمی بہ رام بان بر غزل فارسی امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

سورت چہبیلی من لبہی سندر سلونی سانوری
ماتہے تکٹ کا مد ہے لکٹ جمنا کے تت نکہہ بانسری
تو چن لبہال اور کہور بہال اوبن کے مال تت رس بہری
اے چہرہ زیبائے تو رشک بتان آذرے
ہرچند وصفت میکنم در حسن ازان بالاتری

سانول ہرن مانو مدن کومل چرن بن بن چری
نینون مین چہل سینون مین بل چنچل چپل چہب چہبی
نکہہ پہ شک لگن کی تک نکہہ سکہہ سے جہکرت آتری
تو از پری چابکتری وز برگ گل نازک تری
ور ہرچہ گویم بہتری حقا عجائب دلبرے

ڈہونڈ سانون دیپ مین بہرت بہرا سے لے جنم
تر چہے سنہش دیکہے کنور بانکے سنہش دس کم سے کم
ڈہونڈہا اودے سے است لون ہر جگہ مین کرا و تم کر
آفاق را گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگرے

چنچل چتر چپلی کمر کیون کر نہ من بس جاے تو
انجن سے گہیرے رہے گاری سہے دو یہ کہاے تو
چتون چپل پہر کیٹی کُٹل کیونکر نہ جیکو بہاے تو
عالم ہمہ یغماے تو خلق جہان شیداے تو
دان نرگس رعناے تو آورد رسم دلبری

ہونٹہون پہ لالی ات ادہک کیسر کا ماتہے پہ تلک
صورت سلونی سانوری بکہری کپولن پہ الک
ہنسنے مین دانتون کی چمک کانو مین کنڈل کی دمک
تا نقش می بندد فلک کس را نہ دادہ این نمک
حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

بالک ہی دیکہے اور ترن اُجّل برن چنچل چتر
دیکہے اتو کہے شراشر دہر دہر سرت کر دہیان بر
موہن منوہر من ہرن من موہ متوارے کنور
ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوب تر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

صورت وہ تیری دہیان سی ہو جسکے من مین گڈ گڈی
رہتی ہی لسندن جیت چڑہی ہوتی نہین چہن پل جُدی
جس دن سی ہی گہٹ گہٹ لسن کہی ہی مین تا ہیری اہد سے
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

ہے کرشن ہی جیو دیا مدن ہے نند سُت اب کر دیا
ہون ایک تو پر سانٹی مین بیصبر ہین اور دوسرا
جب تون ہی میری دم مین دم جی تون سے مجہکو متا مہا
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

بیفکر تخلص لالہ من موہن سروپ جو رشتہ دار اور شاگرد لالہ ہری ہرنس راے بالغ کے ہین

کیون بیٹھے ہو بیفکر ستا ہے نہین جی
تدبیر مین ہی وہ بت بے پیر ہمارے

بیغم تخلص منشی مہتاب راے برادرزادہ منشی رام آدہین اسسٹنٹ بال متوطن محال ٹولکا پرگنہ و ضلع پرتاب گڈہ اودہ

خاکمین عاشق کے کیا تاثیر دی الفت نے
گور کا ہر گل ہی عشق پیچان کی طرح
بال سنبل چشم نرگس سرو قد لب شل گل
گلشن حسن صنم ہی باغ رضوان کی طرح

بینی پرشاد اور حال معلوم نہین یہہ دو شعر اونکی حضرت نادر نے کتاب مجموعہ سخن کے جلد اول سے لکہکر بہیجے تہے

سکندر آیا جہان نا پیا جو آب گوہر
صدا یہ کان مین پہنچی وہ تاج ہے تب
کہ اب نکیجیے کام درس سے پیدایش
ہیا نکی ہوگی مساحت جرت فاحت

بیہوش تخلص منشی گوردیال باشندہ لکہنو مختار عدالت فوجداری اور حال معلوم نہین ہوا۔

درد ہجر یار مین از بسکہ لاغر ہو گئی
رو دیے دیدہ عاشق مین نم باقی نہین
یا الٰہی راہ کوئی یار کس سے پوچہے
دست بیا عاشق کے آخر تمام بستر ہو گئے
اسقدر روئی ہی مین ہچکیان لگ گئے
خضر جا ایک راہ بر تہا آپ ہی آگے
لطف وصل اونکی غضب ہین ہو اجا
اوس سلیمان سے سوال عجب کرتا ہو نہین
خاموش اہل بزم ہو گئے شکل دیکہکر
دیکہکر مجکو وہ جامہ سے باہر ہو گئے
ہنس کے فرماتا ہے وہ چنچل کہ ہی یہ
سب صبر تونکو تمہی ہیولا بنا دیا

پوران تخلص پوران سنگہ قوم کایتہ ساکن قدیم شہر دہلی شاگرد سعادت یار خان رنگین علم سنسکرت اور طبابت ہندی مین مہارت کامل رکہتے تہے مگر بسبب بدمزاجی کے بیمار آدمیون کی طرف کم التفات کرتے تہے اور ہدیہ و تحفہ کسیکا کبہی نہین لیتے تہے شراب کی صحبت سے بالکل اجتناب تہا حالانکہ کایتہ تہے فارسی مین بہی کسیقدر اونکو ضروری دستگاہ تہی مگر شعر زبان ریختہ مین کہتے تہے اور گو اونکی زبان بہت شستہ و صاف نہ تہی [illegible] بعض شعر سے طرز معنی بندی عیان ہے اور یہ شعر اونکی تذکرہ گلستان سخن سے یہان لکہے جاتے ہین۔

ہم نام رہا ہی سی بیزار ہین ای ہمدم
اس راہ مین وار وہی لازم ہی سدا پوران

دل چاہ زنخدان مین ہے جب سے اسیر اپنا
سامان سفر کبہی تیار فقیر اپنا

شمشیر تو وہ ابرو اس پہ لیے چلا ہی
پہنچے وہ خم کاکل مین تب جا ہو دل شکوہ

چہوڑا ہی نگہ ظالم تو ہی کبہی تیر اپنا
اس راہ مین تو چلکر ہو دے نہ خجل شکوہ

بہیر تخلص مہاراج سنگہ برہمن سکنہ قدیم متہرا اوایل مین جوان تخلص کرتے تہے اور باوجودیکہ ذات کے چوبے تہے جو پرخوری مین مشہور ہین مگر رات دن مین ایک دفعہ سے زیادہ کہانا نہین کہاتے تہے اور وہ بہی لقمہ چند کے سوائے طبیعت کو گوارا نہ تہے اور نمکین کہانون کے علاوہ اور سب قسم کے اطعمہ سے احتراز تہا شکستہ خط بہت درست لکہتے تہے اور جلد لکہنے مین بہت تیز تہے وطن مین کبہی کبہی اور دہلی مین اکثر رہا کرتے تہے مندرجہ ذیل شعر اونکی صاحب تذکرہ گلستان سخن نے لکہے ہین وہ یہان نقل ہوتے ہین

رات کاٹی ہی تیرہ شعلہ آتش زلف
اس سے کیا تجہکو کہ ہے حال پریشان میرا
قبر پر فریاد یون کیجے اپنی تو ہرگز نہ جا

مین وہ خاکستر افسردہ ہون جون صبح
تیر اک بیہجا چہپا اس خاک دامن گیر سے
داغ خورشید ہے یک اخگر سوزان میرا

پیاری تخلص لالہ رادہے لال سکنہ متہرا۔

لگا جب درمیان پیاری کا تو ہاتف غیب کہتا ہے
بجز آہ رسا کے کون اپنا رہ نما ہوتا

بہور تربینی لال قوم کایتہ پانی پتی کبہی کبہی مسخر کے شعر موزون کرتے ہین اور جب اچہی شعر کہتے ہین تو صغیر تخلص لاتے ہین۔ یہہ ایک شعر ان حضرت کا نادر صاحب نے لکہا تہا سو یہان درج ہوا۔

کتے کی کہال مین کچے چوری نکر بہور
پہرتا ہی لٹہہ لیے بہت کنجر تمام رات

تاب تخلص شتاب رای برہمن کشمیری باشندہ دہلی ایک شاعر شیرین سخن تہے اور علم شعر مین بالغ فن چنانچہ اشعار ذیل سے ظاہر ہے

تو کاسیکو بنتی میری ای فتنہ گر ایسے
یا تنگ کر ناصح ناداں مجہے ایسا
یا جل کے دکہا دے دہن ایکبار ایسے
خوش ہو تجے ہمیشہ سی تمہارے اگر ایسی

تابان تخلص پنڈت مہتاب رای بارہ برس کے عمر تہی کہ انہون نے میر درد کے مشاعرہ مین اک غزل پڑہی جسکا مطلع یہ ہے

شعلہ بہڑک اوٹہا میرے اس دل کے داغ سے
آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے

اوسوقت وہ گلے مین ہنسلی پہنے ہوئے تہے ایک شاعر نے ظرافت کی راہ سے کہا کہ پنڈت صاحب کوئی شعر آپ نے اپنے طوق گلو کی شان مین بہی کہا ہے جواب دیا کہ نہین مگر اب کہتا ہون اور دو تین لمحہ کی بعد یہ مطلع پڑہا اہل مشاعرہ

ثابت تخلص منشی راد ہکا پرشاد شاگرد نواب عاشور علیخان متوطن قدیم شہر لکھنو —

پہانسی ہین دام مین پہندے مین سنگر گیسو
عنبر تر کی نہ کیون سحر سے ہو پیدا بوے شمیم
خاک اوڑاتی ہی کہو کسکی عزادار ہین

جان لینی کو بلا مین تیرے کافر گیسو
نہنے دہوے ہین دم غسل معنبر گیسو
گرد اکو دہ ہین اے میری پری لیکن گیسو
شاہ خوبی کی ہی سرتاج تیری صورت شکل

دیکہین کب یوسف دل چاہ ذقن سے نکلے
اوڑ چلا یار حسینون مین پری کی صورت
کسکو سودا نے بنا دے تباہ تو ہی
اوسیطرح ہی میری یار سراسر گیسو

رستو لیتی تو کبھی ہاتہ مین شر گیسو
طایر حسن کو گویا ہوا شوسر گیسو
ای صنم آج سنورتے ہین کسیکے گیسو

ثاقب تخلص لالہ جانکی پرشاد —

آبرو چاہے تو کہیلے قناعت حاصل
لب جو ہو بند صدف کا تو گہر پیدا ہو

جام تخلص کنور سین سکنہ بدہولی علاقہ دہلی انکو شرف الدین سرور نے اپنے شاگردون سے لکھا ہے —

چرخ ہی باد کے گہوڑی یہ گو موج ہوا کی
نہ دعوا کر سکے گلگون ہے تیری ہمعنانی کا

جگناتہہ تخلص باسم خود قوم کایتہ کرن ولد کشن پرشاد وکیل عدالت ہزاری باغ متوطن قصبہ ٹکاری ضلع گیا ایک لایق شخص ہین اور ایک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین — کرشن ساگر بال بیلا چتر گوپت بہناولی - کنجیندر موکش اراد و - کتہا ستنرایِن نظم اردو - دو علیحدہ علیحدہ یہ دو نو میری دیکہنے مین آئین جو ستنرایِن بہگوان کا اشت رکہتے ہین اونکو اسکا پڑہنا بہت ضروری ہے اور یہ چند شعر اوسنے نقل ہوئے ہین

ثمر ہے ستنرایِن کو ابدل
فلک ہے ارض ہے شمس و قمر ہے

مراد دل ہو جس سے سنکے حاصل
پرے ہی دیو ہے جن و بشر ہے

بظاہر گر نہان لیکن ہی ہر جا
ہیم و سبزہ شجر رونق دہندہ

اوسی سے یہ موجودات پیدا
پرندہ ہین چرندہ ہین درندہ

جنون تخلص چند ا پرشاد ولد کالکا پرشاد باشندہ لکھنو شاگرد نواب عاشور علی خان —

سامنے ہی سحر کرتے ہین جادو زلفین
زیر سے انکی خدا یہ دل ناشاد بچاۓ

جان پر کہیل گئے دیکہکے سیندو ر زلفین
افعی عقرب خونخوار ہین ابرو زلفین

وصف مین صورت شانہ جو اونکا حال لکھے
اے جنون قتل کو تیری ہی لئے متفق ہین

خود بتا دیتی ہین مضمون نکا پہلو زلفین
بن گئی ہین سن تیغ وہ ابرو زلفین

جنون تخلص بابیدیال خلف منشی نوندہ راے نائب سرشتہ دار کلکٹری میرٹھ شاگرد شیخ محمد عبد الصمد فوق —

تن جوش کی ہوا مقدر کا

پہر گیا جیسے دل ستمگر کا
کس صفائی سے ذبح کرتا ہے

بوسہ لب خیال مین جو لیا
دیکہین جوہر تمہارے خنجر کا

اوڑ گیا رنگ روی دلبر کا

جنون تخلص منشی کشن سہای باشندہ سکندرہ راو شاگرد نسیم سکنہ علیگدہ —

سوہا کیا جو کہ تہی یہ دلبر تمام رات
اب نے تدان سے ہی ما لیدہ تیری خاطر ہے

لوٹا کیا مزے مہ انور تمام رات
گہر کا لعل کا نیلم کا بس نکا بیہ مرجان ہے

پہلو مین یار ہے بیٹہے دیے جام مے کئے
اوٹہا لا شیشہ مے کیا ہوا کہ برق ترشح ہے

کیا چاندنی کہلی ہے ہوا ہی بہار کی
گہٹا اوٹہی ہے ساقی ابر بیک نازہ چمن ہے

گلون کا سرا اوٹہا ہی سرا ہی تکتے کیسکے ہین
چل اے سرو روان تیرے ہے شاید اشارے ہی

جوہر تخلص جواہر سنگھ شاگرد میاں جرأت یہ حضرت اوجاگر طوائف پر عاشق تہے۔

جلوے سے تیرے ہی بن سا اجیاں اوجاگر
خورشید ہی ہو جیسے سب آسمان اوجاگر

جودت تخلص ہری رام مرشد آبادی شاہ عالم بادشاہ کی عہد مین نواب علاء الدولہ کے سرکار مین توسل رکہتے تہے اور وطن اونکا کٹک صوبہ اوڑیسہ تہا۔

واعظ کی بات دل ہی تو مین کہئے کارگر نہین
پتہر کی چوٹ شیشۂ دل ہی کا کارگر نہین

جودت تخلص لالہ بیالال تلمیذ سید احمد نکہت۔

جب طلب کرتا ہون تو سبکے دہن تنگ ہے وہ
تمکو سودا آج اے جودت یہ شعر ہو گیا

جوش تخلص لالہ سریرام خلف لالہ شیو سہائے برق مختار عدالت فوجداری میرٹہ یہ شعر اونکی حضرت مشتاق کی ذریعہ سے پہونچی ہے

اوسکے کوچہ مین مجہکو جانے دو
طپش دل ذرا بجہانے دو
جوش بازنگی ہاتہہ لاکہون مین
زلف ناگن کو کاٹ کہانے دو

جوش تخلص بابو کلیان سنگہ قوم کایتہ بہٹناگر خلف لالہ دیوان سنگہ نبیرہ لالہ نونندہ رای باشندہ سکندر آباد ضلع بلند شہر ایک نوجوان علم انگریزی اور فارسی سے ماہر مولد منشا شہر اجمیر اور حال میونسپل کلرک شہر سیاور عرف نیانگر مین انہون نے فارسی میری والد سے پڑہے ہے اور اب سنا ہے کہ شعر بہی کہتے ہین مگر میری دیکہنے مین ابتک نہین آئے

جوگل کشور خلف دیوان تربہون لال متوطن بلدہ بہوپال منشی رنگین نویس اور شاعر نازک خیال ہین اور خوشنویسی مین صاحب کمال یہ دو شعر اونکی تذکرہ فرح بخش شعرائے بہوپال سے لکہے گئے اور ایک فارسی شعر بہی اونکا بطور نمونہ کے یہان لکہا جاتا ہے جو اول جلد مین لکہنے سے رہ گیا تہا اور ان شعرون سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب دونون زبانون مین خوب گویا ہین۔

اشعار اردو

وہ دہی بہشتی میرا یم خانہ ہوا ہے
فردوس برین آج یہ کاشانہ ہوا ہے
کچہہ ہمین نام خدا پر دے سیم و زر نہین
خاک کو بہی یار کیا اکسیر سے بہتر نہین

شعر فارسی

اوریکا گل کشید شانۂ عاج
یا در خشید برق در شب داج

جوہر تخلص جوہر لعل شاگرد غلام عباس

جب کہ خنجر سا بانکے قاتل کا باہر ہو گیا
سنگ دل نکلی تن سے جدا سر ہو گیا

جوہر تخلص پنڈت دینا ناتہہ ولد پنڈت دیبی پرشاد عرف سالیاری باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد آغا حسن امانت

قتل کرتا قاتل بے پیر اپنے ہاتہہ سے
غیر کو دیتا ہے کیون شمشیر اپنے ہاتہہ سے
چہٹ نہین سکتی ہے تقدیر اے جوہر ہم
زلف ہو کر اوس بت کافر کی قیدی ہم ہوئے
بن نہین پڑتی کوئی تدبیر اپنے ہاتہہ سے
ہائے دلمین رہ گئی تصویر اپنے ہاتہہ سے

جوہر تخلص بابو دہو رام ساہو کا ولد جواہر مل فرخ آبادی شاگرد منیر۔

نیند آنکہون مین بہر ہی کہان رات بہر ہے
کسکے نصیب مین جگائی گلہ بہر ہے
ہر دم خیال ہے یہ صحبت شب وصال
جب ہے نگاہ آپ کی وقت سحر ہے

باہر نہین ہین حکم سی اوسکی جان اپنے	دل سی نثار ہیان ہین قربان آپکے	

جوہر تخلص سیوا رام قوم کایتہ سکسینہ بریلی بڑے فصیح اور بلیغ شاعر ہوگزرے ہین اور علم نحو مین اونہونے ایک نہایت عمدہ قصیدہ جوہر الترکیب نام لکھاہے کہ مثل اوسکے اجتک دیکھنے مین نہین آیا ہے اور اوسکو طالبان علم صرف نحو بڑی رغبت سی حفظ کرتے ہین سیتہ دو شعر فارسی اونکی اوسی کتاب کے ہین جو یہان بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین اول حمد مین سہو سی رہگئی تہے —

بعد حمد و نعت و مدح ظل سبحانی تمام	خوان تو جوہر این قصیدہ جوہر الترکیب نام	باہمہ تحقیق بہر مبتدی و منتہی	منتظم کردم اصول نحو در فارسی کلام

جوہر تخلص رای جواہر سنگہ ہندو نہین نامی شاعر اور کایتہون مین فخر خاندان ہین اور آج مثل اونکی شاعر مشتی اور نکتہ پرداز شخص بہت کم ہندوستان مین ہین اونکی کہنہ مشقی روز نئے نئے مضمون ایجاد کرتے ہی اور اونکی شاگردون سی وقتاً فوقتاً علم سخن اور فن شعر کو ترقی ہوتی جاتی ہے اگرچہ ہم مختصر ذکر اون کا تذکرہ معیار الشعراء ہنود مین لکہہ چکے ہین مگر مزید حالات اونکی سوانح عمری کے جو بعد کو معلوم ہوی بخوشی یہان درج کرتے ہین اور وہ یہہ ہین کہ جوہر لکہنوی قوم کایتہ سکسینہ سہوی الاصل ہین جد اعلی انکے راجہ پورنچند ہمراہ اصیاد سلاطین اودہ سلطنت دہلی کی طرف سی ملک اودہ کی تسخیر اور انتظام کو آئی رای بہاری لعل صاحب دادا انکی اور رای بختاور سنگہ صاحب انکی والد ماجد کا مولد بیت السلطنت لکہنو ہے راجہ صاحب رام دہلوی انکی دادا کے بڑے بہائی اور راجا بہادر سنگہ انکے چچا مختار و منتظم املاک وریاست شاہ اودہ واجد علی شاہ کے رہے اور املاک کثیر انکے نامی بزرگون کی لکہنو مین محلہ پورن ٹولہ کے نام سے مشہور تہے جو بعد غدر ۱۸۵۷ع مین حکام انگریز نے اس اندیشہ سے گروادی کہ پہر باغی کہین اسمین متحصن ہون انکے دادا کے ایک مجہلے بہائی رائے منولال صاحب صفا تخلص بڑے عالم و فاضل عربی و فارسی کے اور شاعر اردو و فارسی کے منجملہ اساتذہ تہے یہہ شعر مشہور عام ہے — چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی کہ ستمگاری مین — کوئی معشوق ہی اس پردہ زنگاری مین — اور رای صاحب مہاراجہ جہاؤ لال بہادر جنرل افواج وزیر جنگ نواب آصف الدولہ بہادر والی اودہ کے داماد تہے حضرت جوہر اندک سن شعور سے اپنے نانا اور نیز اپنے حقیقی ماموں راجہ بعلجی بہادر جنرل و بخشی الممالک فوج شاہی کے ساتہ حکام اودہ کے دربار مین جاتے اور جرنیلی و بخشی گری مین ملازم شاہی ہوکر بعزو امتیاز کام کرتے تہے اوسی زمانہ سے اونکو شاعری کا شوق پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد و چچاؤن سی کہ سب عالم علوم عربی فارسی اور ترکی وغیرہ کے تہے ہر زبان کی تحقیق کا بہی ذوق بہم پہونچا ابتدا مشق شعر اردو کی ناسخ سے کی دو ایک غزل دکہانے کی نوبت آئی تہے کہ ناسخ نے قضا کی جو ملک الشعرائے متاخرین اردو لکہنو مین گذرے ہین اونکی بعد چندی صحبت مشق غزل اردو کی خواجہ وزیر وزیر تخلص سی رہی جو عمدہ اور فضل شاعر ناسخ کے شاگردون سی ہے اور اول دیوان فارسی کا ملا ناطق مکرانی کے مشورہ سے کہ جو بہترین شعراے زبان ایران سی وارد لکہنو ہوئے تہے مرتب کیا

ہمیشہ منجملہ شعراے اعظم تمام شاعرہای اساتذہ زبان فارسی و اردو مین شریک شامل و ہم سخن رہے بعد انتقال
نواب راجہ تعلیجی بہادر جرنل و بخشی الممالک اودہ کے جب کہ راجہ الفت رای بہادر الفت تخلص بجاہی پدر جرنل و بخشی
ہوئے جوہر بہ مساہمت برادرانہ ان برادر بزرگ سی جدا ہوکر دفتر دیوانی شاہی مین کہ انکے جدی بزرگون کا موروثی
دفتر تہا اور اوسوقت بسلسلہ رشتہ داری انکے بزرگون کے مشیر الدولہ موید الملک مہاراج ادہراج بالکرشن بہادر
جسارت جنگ کے بانیام تہا بجاے والد بزرگوار اپنے کے مقرر ہوئے فخر الدولہ منشی الملوک ساجہ رتن سنگہ بہادر شہامت
جنگ زخمی تخلص نامی فاضل متبحر میر منشی سلطنت اودہ جنکا دیوان زخمی چہپا ہوا موجود اور شرح گل کشتی فارسی اور
بہت رسالی ریاضی وغیرہ مین مشہور مین وہ بہی ان جوہر صاحب کی ماموں تہے اور رای بالک رام جنکا توپ خانہ
بالک گنج مشہور ہے ماموں انکی والدہ کے تہے اور راجہ بہگوان داس صوبہ دار کہیر یعنے ملک روہیلکہنڈ نانا
انکی والدہ کے تہے اور نواب افتخار الدولہ فضل الملک مہاراجہ میوارام بہادر صلابت جنگ دیوان اودہ ہم مرتبہ
وزیر اعظم بہی انکے عزیز قریب اور راجہ راج راج ادہراج پیشوا پردہان راجہ مراد سنگہ بہادر منشی و مہتمم بیت الضرب
سکہ شاہی انکے خالہ زاد بہائی تہے غرض یہ مختصر ذکر انکے جدی اور مادری بزرگون کا ہوا اور اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ حضرت کسقدر عالیخاندان اور حسب و نسب مین والا دودمان ہین یہجب ۱۸۵۶ء مین انقلاب سلطنت
لکہنو کا بعہد واجد علیشاہ بادشاہ ہوا جوہر نے بہ حکم شاہی بترتیب کاغذات مال انتظام سرکار انگریزی کا
کرایا اور مہاراجہ بالکرشن نے انکا موروثی دفتر انکے سپرد کردیا ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا ۱۸۵۸ء مین پہر از سرنو
کاغذات مال درست کئے اور محکمہ اسپشل کمشنری سے انتظام سرکار انگریزی کا کرایا بعدہ بمحکمہ چیف کمشنری ملک
اودہ منتظم دفتر و اہلکار پیشی و صاحب دستخط رہے بعد تخفیف دفتر فارسی صدر تحصیلدار موہن لعل گنج و ملیح
آباد و صدر لکہنو چندسال تک رہے اور بعدہ اسسٹنٹ کمشنرون کے امتحان مین بہی کامیاب ہوکر اختیارات جوڈیشل
حاصل کئی اب بکمال عنایت و جوہر شناسی ہز ہائنس مہاراجہ دگ بجے سنگہ صاحب بہادر کے سی
ایس آئی والی بلرام پور و تلسی پور وغیرہ راجہ تخلص صاحب دیوان سی انکے منشی اور مصاحب ہین اور منشی
رای تارا چند صاحب خلف اکبر جوہر مصاحب و منشی انگریزی سر مہاراجہ صاحب بہادر موصوف کے بشرف
و امتیاز تمام ہین اور انکی مجہلے بیٹی منشی البیلے پرشاد کے واسطے بہی کہ بہت اچہی خط اور طبیعت داری ہین وہان
رعایتی عنایت ہین اور انکی علاوہ اور فرزندون پر بہی رعایت کامل ہے اور منشی لالچند صاحب آتش کہ دیوان
اور انشا انکی بہی چہپی ہوئی مشہور ہے انکے بہائی کے خسر تہے اور منشی دولت رای شوق مخاطب راجہ بندا پرشاد جو
راجہ کندن لال اور پہنپلال لال ہی شاہ اودہ کے میر منشی تہے اور واجد علیشاہ کے ہمراہ کلکتہ کو گئے اور منشی
طوطارام شاعر صاحب دیوان مشہور و معروف انکے سمدہی ہین کہ انکی خلف اکبر راے تاراچند جی کے شادی انکی

سایہ ہی انکا سرخ ہی مانند برگ گل
در کف مین شعلہ چیر ہی ایسا ایاغ دل
کہولا بہاک کے ہمنے نہ مستی مین ایاغ دل
تو وہ جسم ہی گیسوی عنبر سایہ
فیض پہیلا ہے اسطرح جہان مین انکا
بزم ہمسایہ لگے کرنے وہ روشن اتنی
گر میان انکی ہین جو ہر یہ ہے تو کیا ہی عجب

گلرنگ اسقدر ہین تمہاری ہتیلیان
ہوی سیاہ سر پہ ہین دو چراغ دل
کہتے ہین ضبط اسکو نہ چہلکا ایاغ دل
اگیا جسم کا سر پہ ہے سمٹ کر سایہ
گہر مین جسکی رنگ شجر اور ہوا ہر سایہ
گہر سی آتا نہ تہا جسکا کبہی باہر سایہ
برق کیطرح سی اوڑ جاہی پکر سایہ

جو ہر دل کا نہ تمیہ ہو پروانہ کسطرح
چمکا ہی الفت رخ رنگین مین داغ دل
فصل گل آئی داغ کہین ہرے ہوے
تن پہ شعلہ ہی کہ ہے نور کا ہمسر سایہ
ہی سرا پری رو ہے خوبان نصارا کا مزاج
ہی ختم اپنی خط شوق مین جنون دقت دل
کرن کرتی یہ پتا کو شملہ خورشید روشن کے

شمعین ہین تہہ شعلہ تمہاری ہتیلیان
روشن ہوا ہی روغن گل سی چراغ دل
لایا بہار تازہ ہمارا یہ باغ دل
شکل شمس و قمر انکا ہی منور سایہ
چلتے ہین خاک سی اپنا وہ دہا کر سایہ
ڈہونڈتا پہرتا ہی گرمی سی کہین سر سایہ
ستارے چرخ اطلس کے دہنک گرن کی انکے

ہوی خونریز عالم جابجا تیغ نگہ ناوک افگن کے
نہین ہی دشنہ سوفار سی کم نیش چتون کے

نظارہ جہانک کر اہی نظر باز وکا کرتی
صف مژگان نہین ہے گرد چشم اوس چلی کی
مین ہوا ہے تر یہ کہین اوسکی نصیب
تر کہین یہ مزہ کی نہ یہ نعمت و تمیز
چشمی بہشت کی ہی یہی سرزمین یہ ہین
دانت ہین ہند ہے کہ حسین یہ ہان زخم کو
اپنی کوچہ سی جو تم نکلے تو یہ حیرت ہوی
مرد جری بحکم خدا لازوال ہے
کس گل اندام کی پا ہی یہ معطر گیسو
پابند ہکر لام ہوے صاحب نیک گیسو
خضر کیطرح ہین چشمہ ظلمت نظر آتے
رخ کی آئینہ یہ لہراتے ہین ای مخزن حسن
اسلئے اسی ہی جنت کا مزا دیتے ہین
دیکہکر آئینہ وہ پوچہتی ہین مجہسے ہی
حنای پا ہی تہ رنگین ہو شہد رنگین ہین گلو نیے
برنگی اوسکی حقیقت جو ہوا اصل نہجی
جوہر اوٹہاتی خوب کلواد شرابو لطف

بنی ہو چشم بد دور آج تیلی چشم روزنکی
قواعد کو ہی نگین چو ہی فتح لندنکی
یہ نیشکر یہ آم نہین کہیلہ ہی نہین
زیور نہین یہ فتح نہین نازکی نہین
ہندوستان سے جا کبہی بہتر کوی نہین
خندہ دندان نما زخم دہن دار ہین
آفتاب آیا ہے کیونکر سایہ دیوار مین
شہباز ہے حرام کبوتر حلال ہے
سنبل باغ جہان سے ہی ہین بہتر گیسو
کیون نہ ملک دل عاشق کو کرین سر گیسو
یاد آتی ہین جو تمہاری لب کوثر گیسو
ہین مگر مار طلسمات سکندر گیسو
ہو نہ تو نیر آگی مین موج لیت کر گیسو
سیج تیا دوکہ بنی کہیتے ہین جو ہر گیسو
اٹہا یا تمنے بیڑہ بر بلا خون شہیدان کا
جز دہی کل ہو گیا قطرہ سے دریا ہو گیا
ہی قوم کا یہ تون کہو مزا کائنات کا

بنہ جایہ مین ہی آجکی شب کہان آیا ہے
بجز زیب حسن کہین ہی اچی نہین
نی زعفران نہ جوز وقرنفل نہ قاقلہ
شکر نمک نہ ترشی اسنہ یہ مرچ تیز
جوہر ہی جاہی فخر کہ ہندی نژاد ہون
سجدہ پر موقوف ہی یاد الہی دیکہو
ہندوون کی کر چو کو کہتا ہے قاتل جانب
پنجہ قوی نہین تو عبث قیل و قال ہے
ہر نکی مین سنبل و ریحان سے سر گیسو
چاندنی صاف ہے بدلی کہین گہر آئے
تمکو کہتے ہین ہی تو سر مو فرق نہین
سر چڑہا ہے تمہارے یہ بنی دام بلا
دل شکنجی مین جو کہنچے ہی تیز ہوے
خدانے لذتین دنیا و دین تم بہ بخشے ہو
نکالی جائے جنت سی گر ہے نسل آدم کے
مرنے مین نفر عاشق بیکس جز نہین
خدائے دی زبان فصیح ہندوستان مجہکو

سمجہے ہی چاند کی عکس مین رخسار آتش کے
ہند ہے نہین یہ پان نہین یہ سپاری نہین
کیوڑا یہ موتیا نہین یہ کیتکی نہین
کہانیکا کیا مزا ہی جہان یہ کوی نہین
اس سرزمین سے چرخ کو ہی ہمسری نہین
یاد آتی ہی خدا کی جب گرہ ہو دل کا نہین
موتیو نکی بیل ہی کیا زخم و اندام نہین
از روی شرع خون کبوتر حلال ہے
روشن ہین وہ مین پا بال ہو سر گیسو
سیر کو نکلے ہو چہوڑے ہوے منہ پر گیسو
دونون شانو نپہ عجب شان سے مین اہر گیسو
بل جو کرتے ہین بہت کسکے مین پیچ گیسو
خوب ہو باف ہے باندہے کسی کسکر گیسو
نتیجہ زاہد جا جا نہین کفران نعمت کا
گر ز ملکین نہین اس شیخ یہ جنت مین انسانکا
ہر جا بدیپر گمان ہے ابادہ وفات کا
عیان ہے سب یہ جو ہر جو سر نیتم بہ ہند کا

دریا کا شور قطرہ کو ہرگز روا نہیں | منصور کی شکست تھا دعوی یہ دار کا | فرقت میں جانتا ہوں کبوتر کو جبرئیل | پیغام کو بشر تو کہاں جانور نہ تھا
چشم حبشی میں تری خال نظر آتا ہے | تیرے آہو نے کیا نافہ آہو پیدا | رہ نہ جائیں گے کبھی چال میں سرو آزاد | تیری وحشی ہی کرینگے رم آہو پیدا
بوسہ چشم پر ابرو کو دکھا کر یہ کہا | تیغ ہی صید جو کعبہ میں ہوا ہو پیدا | وہ جوانی کی مری ابر کرم سن ہیں کہاں | غنچہ جبتک کہ ہو گل ہو نو خوشبو پیدا

جوہری تخلص جوالاپرشاد قوم کایتہ باشندہ شہر اسوکا علاقہ دہلی
بس قفا میری کیا کہا ایک سنگ جان | نہ بدہان تیر بیش جان تراش بہنک

جیون تخلص جیون ناتہہ قوم کایتہ متوطن دہلی شاگرد میر عمدا ایک شخص تازہ فکر کہن مشق تہے اور حال معلوم نہیں —

دل جبکہ سینہ عشق کی آتش سے جلگیا | ایک آہ کھینچتے ہی میرا دم نکلگیا

جشن قوم کایتہ سکنہ آلہ آباد محافظ دفتر کلکٹری بنارس خلف منشی ہوتی لال میر منشی زمینداری بد بیل کہنڈ انکا ایک قصیدہ انکے بیٹے دیوکی نندن ہنر تخلص نے بہیجا تہا اوسمین سے یہ شعر منتخب ہوا —

ہوئی کیسے کیسے جوانمرد پیدا | بنائی زمین پر مکان کیسے کیسے

چمن تخلص بہاری لال ولد گنگا پرشاد شاگرد مقصود عالم سررشتہ دار عدالت ستیاپور —

رہی بعد فنا برباد مٹی جسم لاغر کے | نشان ارام کا ہمنے نہ زیر آسمان پایا

چمن تخلص شادی لال کایتہ سکسینہ لکہنوی برادرزادہ حقیقی منشی رام سہا رونق اوستاد فارسی اردو کے ہین اونکا یہ مطلع عشق اہے جان طوائف میں مشہور زبان زد عام ہے —

سر نام صنم نام خدا ہے | الہی جان کا رتبہ بڑا ہے

قصہ الف لیلہ کی دو ہائی سو راتین انہون نے بھی نظم کی ہین اور یہ نظم بنام جلد چہارم الف لیلہ نو منظوم ۱۲۶۵ھ مین چھپی ہے یہ چند شعر ساقی نامہ کے اوس سے لکھے جاتے ہین کلام انکا بہی بہت صاف سلیس اور شیرین ہے —

کدہر ہی ساقی سیکش کدہر ہے | طبیعت کچہ ہماری جوش پر ہے | بہت جلد صراحی بہر کے لا | کرتا ہو نظم تیرا الف لیلا
خوشی سے پیر ساقی ہی میں کام | نہ تیا دوسرا دی ایک ہی جام | ہوس نے میرا مجکو ہی گہیرا | پہر ای ساقی ہو مین مشتاق تیرا
ہزارو نکو ملائے سینکڑوں جام | رکہہ ایسے دور مین ہمکو نہ ناکام | جہاں ساغر کا دکہلا تا ہی ساقی | ہین پہر جوش مین لاتا ہے ساقی
| الہی لطف کی رکہتا نہین گر | طبیعت کیوں ہے مایل پہر ہنسی پر |

حامد تخلص گہمنڈی لال باشندہ منگیر ضلع بہار شاگرد حافظ ضیغم —

نامہ شوق رقم کرتا ہوں اوسکو حامد | کیوں نہ دو دو دل مشتاق کبوتر بنجائے

حاضر تخلص رادہا کشن خلف منشی برج لال مرحوم قوم کایتہ سری باستب کانپور کے پرگنہ نواب گنج مین رہتے ہین اور مختاری عدالت دیوانی ضلع مذکور کی کرتے ہین ایک غزل انہون نے اپنی منشی راج بہادر زخمی کے خط مین بہیجی تہی اوسمین سے یہ چند شعر درج کیجاتے ہین

عشق نے ہمکو اب یہ غیر کے گہر میں پایا | فرد اپنا ہمری ہوش کے اوپر میں کہا گیا | نام کو بھی کبھی مکان ہاتہ نہ آیا | جستجو ہمنے کی تیری کمر میں کیا کیا

حریف تخلص منشی لال باشندہ لکہنو برادر بینی پرشاد ظریف آنجہانی۔

حسن تخلص لالہ پورنچند کایتہ سکسینہ ساکن لکہنو محلہ نوبستہ شاگرد منشی خیراتی لال شگفتہ اردو کے اچھے شاعر ہیں

حشمتی لالہ ماتا دین عظیم آبادی منصف مظفر پور شاگرد وزیر علی عبرتی بیشتر شعر فارسی کہتے ہیں۔

دیکہیں گے حسن حور تو بسلیگا دل مرا
جنت مین بہی یقین ہے نہ آرام پائیگا

حضور تخلص لالہ بالمکند قوم کہتری دہلوی میر درد کے شاگرد تہے اور علم عربی مین خوب بہرہ رکہتے تہے۔

نہ پاؤن کو جنبش ہے نہ ہاتو نکو طاقت
یان سمجہین نہین ہی آن باقی
ہی پردہ دار مہر قیامت سحاب زلف
جو آن کس بلا مین پہنسا یا حضور آہ
انگلی کی کہی لعوبت دیتا ہی کچہ حضور

جو اوٹھ کہینچو عنان اشہب دلربا کا
دو آن اب بہی ہی امتحان باقی
مستک پہنچی اپنی نو ہستے ہی تو نقاب زلف
دل چاک چشم خشک ہے ہی خراب زلف
ہے آب خضر جیسکے سر انگشت کے تلے
مژگان تمہ سے بل نہ خط یار اے حضور

سر راہ بیٹھے صدا ہی یہ اپنی
جفا کو ہم وفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے
آفت بلا و فتنہ و مار سیاہ دار
ٹہہری ہی نبض دل کی سر انگشت کی تلے
اعجاز ہے کہ لکڑی ہی شمارہ مین کرید
مٹ جائیگی حروف سر انگشت کے تلے

کہ اللہ یاد رہے بے دست و پا کا
ادہر کچہ دل مین ہم سمجہی ادہر کچہ دل مین تم سمجھے
دیکہے ہین عاشق اسکے بہی کیا کیا عتاب زلف
سیماب بہی رہی ٹہر انگشت کی تلے
آیا نہیں فہم ساتم انگشت کی تلے

حضور تخلص ایسی نند لال ولد منشی گورسرن داس ڈپٹی کلکٹر بندوبست ضلع میرٹہہ شاگرد بنواری لال شعلہ

کب دم فیل آہ ہین یہان دشمن کے لات ہے
ہم کاشلین زبان کو قلم کی نگاہ سے
یہہ پست بیر دیکہیے پیر گرگ دیکہیے
ٹہوکر سی جا دیتی ہی تو انشا اپنے مرگئے
سنتے ہی حال ادہر اتم جو سو گئے
کیا آپ نے بنایا کوئی قصہ خوان مجھے

حضور تخلص پنڈت سری کرشن لکہنوی۔

بعد فنا پڑی ہی زمین کوچہ آسمان کو
گانی دیکہی پاس سے اپنی اوٹہا ہی
تہو ریسی وہی زمین اگر آسمان ہے مجھے
اتنا سبک نہ کیجیے کہ گند ہی گران مجھے
ڈہونڈہا کہان کہان نہ ملا یار کا پتہ
دنیا کوئی نہ جاو لگا ڈر ہا ہی کمین فلک
چلتا ہون بعلی جو کوئی لا مکان مجھے
رہتی ہی ایکدن بہی لئی میہمان مجھے

حشمت تخلص منشی دیپ چند قوم کہتری ولد منشی بیج لال سکنہ دہلی اپنے عہد مین علامہ ہوگزری ہین مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی اپنے تذکرہ گلستان سخن مین لکہتے ہین کہ دیپ چند مرد معمر اور سنجیدہ تہے خط نستعلیق اور شکستہ خوب لکہتے تہے فارسی مین استعداد کامل ہتی نثر طرازی کا طرز نہایت دلچسپ تہا۔ امیر خسرو کی طرز کے پیرو تہے محسنات بدیعی خصوصاً اشتقاق اور مراعات النظیر کی طرف التفات اس مرتبہ تہا کہ با اوقات سلسلہ معنے کا ہاتہ سے جاتا رہتا تہا خزاین الفتوح کو جو امیر خسرو کا سکہ سخنوری اور متانت عبارت مین دست آویز منشیان جانکاہ ستم ہے خلاصہ کرکے اوسکے معانی کو نثر متین مین لکہا حق یہ ہی کہ خوب لکہا کہین کہین مراعات لفظی کے تید نے اس نثر کو بہی حلیہ معانی سے معرا کردیا لیکن با اینہمہ خوبی اوس نثر کے دائرہ بیان سے خارج ہی مگر مذاق شعر سے بہرہ کم رکہتے تہے اسواسطے زمین شعر مین کبہی گذر نہ کیا عمر آخر مین خرافت اور کبر سن کے تقاضا سے یہ فکر بہی دامنگیر ہوا ازبسکہ نظم مین مہارت نہ تہی اسلیے جبکہ انشا پردازی کی قدرت سے آگاہ نہ تہی وہ اشعار سنکر نا معتقد ہوجاتے تہے اور زبان طعن کو دراز کرتے غالباً

شعر گوئی کی طرف توجہ کرنا اختلال حواس کا نتیجہ تہا اور اس تخلص کا اختیار کرنا بہی اسی پر دال ہے بیس برس کے قریب ہوئی کہ قضا کی — ایک دوسری تذکرہ مین لکہا ہے کہ وہ ابن مقلہ کے لگانے ہوئی چہوٹون خط کو خوب لکہتے تہے اور علم انشا پردازی مین اوستادی کا علم رکہتے تہے خزینۃ الفتوح اور مینا بازار انکی تصنیفات سے ہے فقط میری دلی دوست منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے دہلی ہی سے بہت سے ہندو شاعرون کا احوال اور کلام تلاش کرکے مجکو بہیجا ہے اوسمین ان حضرت کی نسبت یہ فقرات درج مین یہ شعر گوئی اونکا بڑاپے کا خبط تہا اور اسی اونہون نے اپنے نام کو بٹہ لگا لیا ورنہ ناثر بے بدل اور ایسے زبردست تہے کہ آج کل مثل اونکی کوئی نہین ہے ٹیک چند صاحب بہار عجم کے شاگرد جو اندرمن تہے وہ انکی اوستاد تہی ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نواب جہجر کے سرکار مین نوکر ہوئے اور نواب کی طرف سے صاحب رزیڈنٹ کو خط لکہا یہان منشی سلطان سنگہ قوم کہتری تہی جنکے بیٹے اور نواسی منشی وزیر سنگہ فیاضی مین دور دور نام کرکے ابہی سات آٹہہ برس پہلے مرے ہین وہ اس خط کا ایک فقرہ بہی نہین سمجہ سکے گو لیاقت منشی گری کی اونکو بہی اچہی تہی صاحب نے فرمایا کہ منشی اسکو کیون نہین سناتے یہ کاغذ کس منشی کا لکہا ہوا ہے سلطان سنگہ نے ہاتہہ جوڑکر عرض کی کہ حضور جس منشی نے اسکو لکہا ہے مین اوسکے آگے طفل مکتب ہون اور اوسکی مدقق عبارت کو نہین سمجہہ سکتا حکم ہوا کہ نواب کو لکہو کہ آیندہ ایسے منشی سے خط لکہا یا کرو کہ جسکی عبارت عام فہم ہو اسپر یہ منشی صاحب معزول ہوکر گہر آبیٹہے اور اونکے یہ بہی روایت مشہور ہے کہ جب دہلی مین فارسی دفتر تہا تو کسی تہانہ پر محرر مقرر ہوکر گئے وہان ایک خفیف سے خانہ جنگی ہوئی جسکی رپورٹ لکہنے مین اونہون نے جو نکے ندیان بہا ئین مگر جب صاحب نے زخمی کو دیکہا تو وہان سوائے ایک چوٹ لکڑی کے اور کیا دہرا تہا اسپر یہ وہان سے بہی موقوف کئے گئے وہی مثل ہوئی کہ ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی انکی بیٹے دہرم چند نامی تہے — اونکو انتقال کئے ہوئی اتبک قریب پچاس برس کے گذری ہین یہ دو شعر اونکی جو تذکرون مین درج تہے یہان لکھے گئے —

جسکہ آنیکی خبر ہمنی سنی دلدار کی — بہر گئی کانو مین اوس لفظ عنبر بار کی
ای طبیب بے مروت تو دوا سوچا کیا — چہٹ گئین نبضین یہان اہل مسیحا ...

حیرت تخلص نیت احمد سیالکوٹی شاد کشمیری لکہنوی قلندر بخش جرات کی شاگردون مین سے تہے اونکی تصنیفات سی ایک مختصر سا دیوان اور کئی مثنویات ہین فن موسیقی مین مسلم اور تیر اندازی مین قلم تہے اونہون نے بیشتر لکہنو مین اور کسیقدر دہلی مین گذران کی ۱۲۰۷ ہجری مین کہ اوسوقت صرف ۲۵ برس کی عمر تہی عالم فانی کو چہوڑا یہ شعر اون کا تذکرہ گلستان سخن سے لکہا جاتا ہے

بسنگ نقش پا اوسکی گلی سی اوٹہہ نہیں سکتا — ہوا ممنون جہان خوب اپنی ناتوانی کا

حیرت تخلص قوم رلم باشندہ دہلی خوشباش فرخ آباد
بسنگ آبلا ہی ای کیا زندگانی ہے — کہ جسکے پانو پڑتا ہون اوسکو سر گرانی ہے

حیف تخلص موتی لال عرف لالہ شیو سنگہ شاگرد میر سوز لکہنو مین تہے
گلشن دہر مین کیونکر وہ بہلا جیتا رہے — رات دن جسکے لئے گہات مین صیاد رہے

خبیر تخلص پنڈت رتن لال خلف الصدق پنڈت نراین داس ضمیر ملک الشعراے دہلی اردو فارسی دونو کلام انکے اچھے ہین۔

دل مضطرب ہے اوسکی جدائی ہین بے خبر
طفل دل گر نہ پڑی اسکو دہر لاتم

شاید کہ غم غلط ہو غزلخوان پہر کرون
جاہنکا ہی پہ پیدا جاہ زنخدان کیسا

وہ گل جو ہووے ساتھ چمن مین تو بلبلا
دشت وحشت مین مجھے جیب گریبان کیا
خود سا ئے ہلتی اٹھا سایہ پری کا مجھسے

ہاتھ اوسکا لیکے ہاتھ مین چلتا ہون اگر
دیکھو ہیتر ہان کوہی دم مین عریان کیا
ورنہ تم دیکھتے ہوتا مین غزلخوان کیسا

خرد تخلص بالا پرشاد قوم کہتری ساکن دہلی مرد خوش اخلاق نیک مزاج استعداد فارسی ہین اقران اور اماثل سے ممتاز خط نستعلیق نہایت درست اور عمدہ لکہتے ہین ہرچند طبیعت موزون ہے لیکن جب ارستہ مزاجی سے فرحت ہوتی ہے تو شعر کیطرف توجہ کرتے ہین اور جو شعر کہتے ہین لکہتے ہین اور کبہی نہین لکہتے یہ احوال انکا تذکرہ گلستان سخن مین لکہا تہا وہی ہمنے یہان نقل کردیا اور اوسکے سوا اور کچھ ہمکو معلوم نہین اور یہ شعر بہی اونکا اوسی تذکرہ سے لکہا گیا ہے۔

یہ بہی تہا اور وہ ہی گلبرگ ترا ہی جو ہے
کیا ہی نسبت لعل کو اوسکی لب خوشرنگ سے

خرد تخلص رام نارائن پنڈت کشمیری شاگرد حافظ غلام دستگیر ہین۔

تم ایسی نہین جاتے یہان سے گہر اکر
یہ جیکے جذبۂ دل کا اثر ہے کیا کہی

خفی تخلص راجہ بالو عظیم آبادی بہت نامی اور مشہور شخص ہو گزرے ہین۔

ہے خاک از لبس جمع ہم بزم ساقی جلد آ
اگر م صحبت ہوگی زیب انجمن ہو جائیگا
دیکہ سنبل کو چمن مین یاد آئی اوسکی بال
حاصل ہے گلگشت سے آخر پریشانی ہوئے

خلق راے جادو راے حیدرآبادی شاگرد فیض

غم شیرین کے کٹورا شیر کا
ہے بعینہ کہو یہی فرہاد کے

خورشید تخلص پنڈت سورج پرشاد خلف پنڈت بہا نرام اور حال تو آپکا معلوم نہین ہوا مگر تخلص مقرر کرتے ہین لیکن اون سے بڑی طباعی معلوم ہوتی ہے۔

پہولو نہ بلبلو چمن بے ثبات پر
غنچو انکے جو کچہ ہے وہ کوس رحیل

خوش تخلص دیوان گنیش راے باشندہ لکہنو انکی ایک تاریخ نظم فارسی مین راماین فرحت مطبوعہ ۱۲۷۳ء کے خاتمہ پہ درج ہے اور اوس سے اونکی خوش کلامی ظاہر ہے مگر ہمکو کوئی اردو کلام اونکا نہین ملا

خورم تخلص منشی ہرگوبند سکہنہ متہرا۔

خوشتر تخلص بشمبر دیال باشندہ لکہنو قوم کایتہ بڑے بہائی جگنا تہ اجہر کے شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر بڑے با مذاق آدمی ہین اور صیغہ انگریزی سرکار مین بعہدہ اوورسیر بلازم۔ یہہ دو شعر اونکی خصرت جوہر نے بہیجے ہین

کم سعادت ڈہونڈہتی ہی اوس ہوم بنیاد پر
ناز جو شیطانکو شاہل ہی الا ہین

پاک کہو نفس و نیت فساد دلکو جانکو
سر غلط ہے ماننا ہے فرقہ شیطانکو

خوشتر تخلص منشی جگناتہ ولد منالال قوم کایتہ سری باستب باشندہ لکہنو بڑے شاعر شیوا زبان اور شیرین بیان تہے راماین بہاگوت اور مثنوی جیر گیت اونکی تصنیفات سے اس زمانہ مین بہت کچہ مشہور اور معروف ہین اور انہون نے یہ تینون کتابین اردو نظم مین قابل تعریف لکہی ہین افسوس ہے کہ اب یہ صاحب زندہ نہین ہین ۱۲۸۲ ہجری مین انتقال کر گئے یہ تینون

کتابین مینے دیکھی ہین اور اونمین سے کچھ کچھ اشعار بطور انتخاب لکھے جاتے ہین—

اشعار دیباچہ رامائن سے جو ۱۲۶۸ ہجری مین بعہد واجد علی شاہ بادشاہ لکھنؤ تصنیف ہوئے—

خدایا نامہ کو نام آوری دے	قلم کو جلوہ بال پری دے	ریاض حمد مین تا حسب انداز	عنادل کیطرح ہو نغمہ پرداز
مضامین ثنا مین تر زبان ہو	برنگ ابر نیسان درفشان ہو	دہن غنچہ زبان گلبرگ تر ہے	یہ آب شکر کا تیرے ثمر ہے
گہر افشان جو یون میرا قلم ہے	سحاب لطف کا تیری کرم ہے	زبان بخشی ہے تونی عنبر افشان	رہے تا شکر مین تیرے غزلخوان
عطا کی چشم مانند ستارہ	کرے تا نور قدرت کا نظارہ	دئی گوش از رہ لطف و کرامت	سنے تا نغمہ عشق و محبت
رہی مانند سوسن وہ زبان لال	کرے بی شکر حق جو اور کچھ قال	رہی نرگس صفت وہ چشم بیمار	جو دیکھے غیر اوسکے سیر گلزار
رہی وہ گوش مثل گوش گل کر	سنے جو نغمہ ہائی لغو پرور	فزون ہو شکر سے ہر گونہ نعمت	عبادت سے تری حاصل ہو قربت

اشعار مناجات

خدایا بادشاہا بے نیازا	خلایق پرورا عاجز نوازا	تو ہی ہے بادشاہ جن و آدم	تو ہی فرمانروائی جملہ عالم
تری خوان کرم سی پیل تا مور	ہر یک آسودہ ہے بے محنت و زور	صفا کیشان عارف چہرہ پر نور	سیہ کاران کافر سینہ پر زور
سخن سنجان عاقل صاحب حلم	جہالت پیشگان نادان بے علم	بکنج صومعہ پیران ہشیار	میان میکدہ مستان سرشار
جوانمردان ظالم مردم آزار	کہن پیران لاغر سخت ناچار	سبہونکو تو عطا کرتا ہی روزی	بصد لطف و سخاو دلفروزی

اشعار حمد کتاب بہاگوت منظوم خوشتر مصنفہ [illegible] سے

گل افشان حمد باری مین قلم ہے	بیاض نامہ گلزار ارم ہے	بہار نامہ شکر فیض حق ہے	برنگ لالہ رنگین ہر ورق ہے
بیان شکر مین تر ہے نی خشک	سواد صفحہ مین ہی نکہت مشک	شکر کا شکر یزدان مین اثر ہے	نی خامہ برنگ نیشکر ہے
عجب ہے دولت شکر الہی	کہ جسکے فیض سے ہو بادشاہی	بزرگی شکر سے پاہی ملک نے	جگہہ دی فرق پہ اپنی فلک نے
کیا شکر خدا جو دل سی منظور	ملا خورشید و مہ کو حلہ نور	بشر کو طاعت خالق روا ہے	کہ خالق خالق ارض و سما ہے

مثنوی چتر گیت سی جسکا پدم پوتہی نام ہے

سنی خوش صوت صبح دل افروز	دکھایا نور مہ نے جلوہ روز	رہے گلشن مین گلہای معنبر	روان ہر سو نسیم روح پرور
عنادل نغمہ پرور ہر چمن مین	بہار تازہ ہر سرو و سمن مین	جو دیکھا چت گوپت نے رنگ ہنگام	مے گلرنگ سے مملو کیا جام
جو بیٹھین وہ دو نو محبوب مہوش	دل افگن دلبر و دلدار و دلکش	خوشی سی عین وقت بادہ خواری	لیا دونون کو برمین باری باری
ہوئی عشرت سی دونون کو بیکبار	کیا اوس ساقی مہوش نے سرشار	گرائے جرعہ مے غیرت در	کیا شیشہ تہی ساغر کئے پر
رہا عشرت سی شب بہر مجلہ آرا	سحر کی شمع مے مین آشکارا	ہوئین دونو حمل سے وہ گرانبار	برنگ نخلہای تازہ پربار
غرض گذری حمل کے جب میعاد	خوشی سی ہا پہان دونو ہوئی شاد	دئی بارہ خدا نے اونکو فرزند	ہمایون طالع و اقبال ہو مند

حسین و نازک اندام و خوش اطوار ۔ برنگ لالہ و گل تازہ رخسار
کہون اونکی زروی شاعری نام ۔ یکے ماتہر دویم سکینہ ہی عام
چہارم نام بیٹا ناگرہی مشہور ۔ ہوا جب گوبیت کی لکو جو منظور
سبہو مین پہلے سورج دہج کلا ہے ۔ کہ جسکا نام عالم مین عیان ہے
دگر ہے بالمنت ایہانہ ظاہر ۔ خردمند عقیل و پاک و طاہر
ہوی جب بارسوین فرزند ہشیار ۔ دیا جب گوبیت نے تب انکو زنار
ہوی جب وہ جوان و لائق کار ۔ لگے برہما کا کرنے روز دربار
کیا تجویز بارا ہے گرامی ۔ کہ ہے لیس دہر مین بے انتظامی
لکھین سب خلق کی خوبی درشتی ۔ بائین خوش و نیکو سرشتی
کیا مغرب مین ماتہر کو مقرر ۔ کئے ہمراہ دو چہوٹے برادر
جنوب و غرب کے مابین کا کام ۔ دیا سکینہ کو مشہور ہی عام
سری بالیت کو بہیجا سو شرق ۔ کرے تا نظم ملک شرق کی نرق
جو فہم و عقل بیٹا ناگرہی عالی ۔ اوسی بہیجا سو ملک شمالی
غرض یون بارہون فرزند دانا ۔ ہوی اقصائے عالم مین روانہ
کیا وہ نظم دلنشین خلق و عالم ۔ ہوی خوش دیکھ شاہان اعظم

ہوئی ان چھ کے بعد چار فرزند ۔ کہ تھے دخت منور کے وہ دلبند
سوم مشہور ہے ماچین تاتار ۔ سری بالیت فرزند خوش اطوار
سو سرناگی جو تھی دخت دلارام ۔ ہوئی تا اوس سے فرزند کو نام
اشٹ دگ گوڑ مین بعد اوسکے مشہور ۔ چہارم مین کرن با چہرہ پرنور
دگر ہے کلرشٹ عالم آرا ۔ پسر ہشتم انکم ہے آشکارا
جو دیکہا با سعادت حسب دلخواہ ۔ سنردو قصص ہی سب کا کیا یاہ
پسر جب گوبیت کے برہما نے خوشتر ۔ جو دیکہے صاحب عقل و ہنرور
انہین بہیجون سوی ربع مسکون ۔ لکھین تا یہ سیاہہ روز افزون
یہ کرکے دلین وہ تجویز احسن ۔ کیا چار دو طرف اونکو معین
اشٹ امل ہر سورج دہج ہی ثانی ۔ کہ تھے دو تو سعادت کے نشانی
کرن اور گوڑ ذی فہم و خردور ۔ ہوی ساتھ اونکی یہ دونو برادر
انگم کلنست کو با ہوشیاری ۔ کیا ہمراہ بہر پیش کاری
برادر بالمنت ایہانہ خوشتر ۔ ہوی وہ پیشدستی مین مقرر
کیا احوال عالم سب قلمبند ۔ ہوئی بال و فرزند حشمت سے خورسند
زمین و کوہ قاف و دشت و دریا ۔ سبہون کا عمق و عرض و طول پایا

خیالی تخلص منشی خیالی رام لکھنوی بڑی شاعر پرگو ہین قوم کایتہ سری باستب۔

دامن صحرا کو بہی دست جنون تاب نہین ۔ چاک کرنا چاہیے میری گریبان کیطرح
طایر دل مین ہے اثر صحبت کا آجاتا ہے عشق ۔ باتین کرتے دیکہہ لو طوطی کی شاگرد کیطرح
ناخن پا سے بہی ہم تیشہ دیکہتی نہین ۔ کب ہلال عید ہے ابروے جانان کیطرح
مشکبار نرباغ عالم مین جہان سے لاؤنگا ۔ بل عبث کرتا ہی سنبل بیچ پیچان کیطرح

داس تخلص شنکرداس ہیڈرس مدرسہ تپڈی بہٹیان ضلع گوجرانوالہ ملک پنجاب ایک ذی استعداد شخص ہین بندہ سے تحریری ملاقات ہی اوہنون نے چند کتابین بہی تصنیف کی ہین ازانجملہ ایک چہوٹی سی مثنوی نقشہ زندگی اور دوسری گلزار مغربی یعنے تاریخ جنگ روم و روس مین نے بہی دیکہے ہین اور چند غزلین بہی اوہنون نے میرے پاس بہیجی تہین ازانجملہ یہ چند شعر لکہے گئے ہین

چہرہ ہے ماہ تابان زلف ہین کالی بلا ۔ آہو کیطرح انکہین ہو نہو ہین لبان
ساقی پلادی جام مے لعل ناب سے ۔ مطرب سے کہو گا کہ بجادے تابلیان

دانا تخلص روشن لال ولد مہتاب رای داد کیا نو رائے لسل ہی قوم کایتہ باشندہ لکھنو شاگرد نواب عاشور علی خان۔

ای بہنیت جو زلف گرہ گیر ہاتہ مین ۔ سودائیو لپیٹ لو زنجیر ہاتہ مین
کس جور رستی یہ ہی صیاد کا مزاج ۔ کہینچے اگر کمان تو ہو تیر ہاتہ مین

دلگیر تخلص چہنو لال کایتہ لکہنو شاگرد نوازش حسین خان نوازش اپنا مذہب چہوڑکر مسلمان ہوئے بیشتر مرثیہ کہتے تہے چنانچہ مرثیہ گویون کے پیر تصور کئے جاتے ہین اور غزل مین طرب تخلص کرتے تہے چونکہ اونکا تخلص دلگیر مشہور ہے اسلئے یہ اشعار اونکی دلگیر تخلص کے تحت مین ہی لکہے گئے۔

معطر اوسکی نہانے سے لسکہ آب ہوا ۔ حباب بحر ہر یک شیشۂ گلاب ہوا
باتین تیری سنا کرین اور دیکہین تیرے ۔ وہ عاشق گوش ہے یہ مدعا ہے چشم
اے طرب تیرا یہ جو خوش چشم یا عمیز ۔ نرگس کے جسے دیکہو تو ہے فدا ہی چشم

دیوانہ تخلص راجہ سروپ سنگہ ہمشیرہ زادہ مہاراجہ مہانراین موزون مشاہیر شعرائے اردو اور فارسی سی ہین فن شعر سے خوب ماہر تہے اکثر میل اونکی طبیعت کا فارسی کیطرف تہا چنانچہ چار دیوان فارسی اونسے یادگار ہین ریختہ کے شعر بہی کبہی کبہی موزون کرتے تہے پورب کے اکثر شاعرون نے شعر کہنا اونسے سیکہا ہے جعفر علی حسرت اور میر حیدر علی حیران اونکی عمدہ شاگردون مین سے تہے۔

جان بر آئی ہمدم میری جاتی ہے ۔ بات کچہ بن نہین آتی ہے اب اللہ اکبر
دل سے اٹہتی ہی مرا مرغ بسمل کیطرح ۔ دل ہی کے تیری تیغ کی آگ کی تہی نکل جائے
یا کہ سیکہی مرغ بسمل نے مرے دل کیطرح ۔ زخم کا کب جگر بہی جو زہرہ نکل جائے

ذرہ تخلص مرزا راجہ رام ناتہہ بہادر نظارت بادشاہی دہلی کے پیشکار تہے

تیری کوچہ مین روز و شب پڑا پہرتا ہی یہ ذرہ ۔ بجا ہے ایسی دیوانہ کے مطلب کو روا کرنا

ذرہ تخلص لالہ شنکر لال قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد میر علی اوسط رشک

مہندی سی تنگ لائی ہین تسکین کے جگہ ہاتہ ۔ اس سبز خط نے تیری غریب الوطن کیا
پہونچی ہین یاسمن کے گل نارون کی ہاتہ ۔ یہ خط مین لکہکے بہیجین گے اہل وطن کو ہاتہ
زہرۂ مصطفے و علی و حسن و حسین ۔ قامت ہے سرو لالہ ہے رخ نرگس آنکہین ہین
کیونکر نہ تونے کی ہو چہا لکیر یو بینی ترق ۔ اے ذرہ مغفرت ہی نہین پنجتن کے ہاتہ
لسرین کے ساعد اور گل یاسمن کے ہاتہ ۔ آتے ہین ترسے دامن یاس حق کے ہاتہ

ذرہ تخلص منشی الواری لال باشندہ کلکتہ۔

دلدار کی خاطر سے دل زار بہی چہوڑا ۔ الفت مین ہمین لوگون کے گلزار بہی چہوڑا

ذرہ تخلص لالہ جوالا پرشاد خلف لالہ رام نراین وکیل ضلع فرخ آباد

یہ عالم ہو گیا سوز جگر سے ۔ نکلتی آگ ہے دیوار و در سے

ذکا تخلص خوب چند قوم کایتہ ساکن دہلی شاگرد شاہ نصیر کے تہے اور انہون نے ایک تذکرہ ریختہ کے شاعرون کا بہی لکہا ہے جسکا نام عیار الشعرا ہے اور یہہ صاحب اس فن مین بڑے استاد اور شاعر شیرین سخن تہے اور اب انکے پوتے مہاراج بہادر ریاست بیکانیر کی طرف سے اجینٹی راجپوتانہ مین وکیل پنچایت ہین اونکی شعر تحت مین لکہے نہ گئے ہین۔

آتا ہے جبکہ جلی سر پہ ذکا نیند کہان
نقش پا خالق گیتی نے بنایا ہمکو

ہاتھ سے چرخ کی فرقت ہوئے ہین آرام کہان
جسکی قدمون سے لگی دستی مٹایا ہمکو

ہلی ہی ہے وہی لدار دیکھئے کیا ہو
شرم سے ہوگئی پانی تری تیسے جوبن

کہان کہان چلی تلوار دیکھئے کیا ہو
موج زبان ہی میرا دیکی بحر کو دیکھ

ہمارے خاک سی گذرا جو باندھکر دامن
کچھ اپنے جی مین وہ شاید غبار کہتا ہے

ذکا تخلص پنڈت سری کرشن خلف پنڈت دیارام کشمیری امین عدالت دیوانی فرخ آباد —

نہایت سخت جان ہون مین نہایت سخت جان ہون مین
نہ ٹوٹے خنجر بران کہین یہ مجکو خطرہ ہے

ذکی تخلص منشی گنگا پرشاد رئیس مہابن ضلع متہرا ایک شاعر رنگین بیان ہین مگر کوئی غزل یا شعر اونکا دستیاب نہوا

ذوقی تخلص ذوقی رام عطر فروش مراد آباد مین تھے کہتے ہین کہ ایام ہولی مین بہروپون کی مانند کوچہ و بازار مین شعر پڑہتے تھے اور یہ شعر اونکا ہے

ملنے سی تصور مین کچھہ کم نہ ایکا ملا
گرد وہ ہوا اوسکی تصویر تھے اور مین ہوا

راجہ تخلص مہاراجہ بلوان سنگہ بہادر خلف مہاراجہ چیت سنگہ بہادر والی بنارس جو آگرہ مین رہتے تھے اور ہندی و اردو زبان مین شعر کہتے تھے یہ قوم سے ترکر برہمن تھے انکی مورث اعلی راجہ منسارام گنگاپور کے زمیندار تھے اونکو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے بروقت اختلال سلطنت دہلی اور بد انتظامی صوبہ بنارس واسطے بندوبست امن وامان ملک ومال اوس ضلع کے منتخب کرکے شاہی سندین سرکار دن بنارس جونپور و غازی پور کی اس شرط پر بخشی تہی کہ تیرہ لاکہہ روپیہ بطور مالگذاری خزانہ دہلی مین داخل کیا کرین راجہ منسارام نے اس عطیہ شاہی ہی بطور حاکم باستقلال بنارس مین بیٹھ کر بڑی شان وشوکت کے ساتہہ آٹھہ برس تک حکمرانی کی اونکی مرنے پر اونکی بیٹے راجہ بلونت سنگہ بادشاہ کی منظوری سے ۱۷۴۰ع مین اپنے باپ کے جانشین ہوئی اونہون نے اپنے اولوالعزمی سے باپ کی مالکانہ حکومت کی بہ نسبت اتنا اور بہی زیادہ کیا کہ اپنے نام کا سکہ چلایا جس سے اوس علاقہ مین اونکا اقتدار بخوبی جم گیا لیکن بادشاہ نے وہ سکہ بند کردیا تب بجائے اوسکے ایک دوسرا سکہ بادشاہ کے نام کا بنارس کے لئے جاری ہوا اور اوسکی ٹکسال و نگرانی انہین کے اختیار مین رہی چونکہ انکی زمانہ مین سلطنت دہلی روز بروز ضعیف ہوتی گئی تہی اسلئے اونکو اپنی ریاست بڑہانے کا موقع ملتا گیا مگر جو خراج مقررہ تہا وہ سال بسال محمد شاہ بادشاہ کی زندگی تک جسکا خاتمہ ۱۷۴۸ع مین ہوا خزانہ شاہی مین داخل کرتے رہی بعد انتقال بادشاہ موصوف کے جو خرابیان پڑین اور اودہ و الہ آباد کے صوبے نواب سعادت خان کے تعلق ہوگئے تب بنارس کا علاقہ بہی جو شامل صوبہ الہ آباد کا تہا اوسکے متعلق ہوگیا اور راجہ بلونت سنگہ ایک عرصہ تک اوس سے علیحدہ رہی بعدہ جب اونکی اور اونکی باپ راجہ بنی بہادر نے اونکا اطمینان کردیا تو اوسکے شامل رہی اور بعد انتقال نواب کے ۱۷۶۳ع مین جب شاہ عالم اور شجاع الدولہ نے بنگالہ پر حملہ کیا تو یہ بہی انکی ہمراہ گئے بعد جنگ بکسر ہمراہ شاہ عالم بادشاہ کے انگریزی فوج مین آئی اور اونکی زمینداری ۱۷۶۴ع مین اودہ سی گورنمنٹ انگریزی کو منتقل ہوئی لیکن یہ کارروائی پارلیمنٹ ولایت نے منظور نہ کی اور ۱۷۶۵ع مین اونکا علاقہ پہر اودہ کو واپس کیا گیا اور نواب شجاع الدولہ سے شرط کی گئی

کہ راجہ بنارس کو بصورت ادای مالگذاری اوسکے علاقہ پر قابض رکہی ۱۷۷۰ء مین راجہ بلونت سنگہ نے وفات پائی
نواب نے چاہا کہ علاقہ ضبط کرے مگر سرکار انگریزی نے مداخلت کرکے زبردستی راجہ چیت سنگہ ولد راجہ بلونت سنگہ کو مسند نشین
کرایا ۱۷۷۵ء مین یہ زمینداری ہمیشہ کی واسطے بنام گورنمنٹ انگریزی مستقل ہوئی اور ۱۷۷۶ء مین راجہ کو ازروی سند
اختیار ملکی مالی اور جاری کرنے ٹکسال کا بشرط ادا کرنے ۲۲ لاکہہ ۲۶ ہزار ایکسو اسی روپیہ مالگذاری کی دیا گیا ۱۷۷۸ء
مین لارڈ ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل نے راجہ کے اوپر بہت سا بار ڈالا کہ اول تو پانچ لاکہہ سالانہ تین برس تک واسطے خرچ تین
پلٹن کے جبراً راجہ سی لئے گئے اور پہر یہ بہی حکم ہوا کہ راجہ اپنی سوار سرکاری کام کے واسطے دیا کرے ان باتون سے راجہ چیت سنگہ
ناراض ہوکر ادای مالگذاری مین تساہل کرنے لگے اور یہ بہی ظاہر ہوا کہ وہ دشمنان سرکار انگریزی سی ملگئے ہین تب ۱۷۸۱ء
مین اونکو محل مین نظربند کردیا گیا اسپر فساد ہوکر سرکاری گارد قتل ہوا اور راجہ نے بہاگ کر فوج جمع کی اور کئی دفعہ سرکار سی مقابلہ
کیا مگر ہربار شکست کہای اور آخر سندہیہ پاس جاکر پناہ لی سرکار نے اونکا علاقہ ضبط کرکے اونکی بہتیجے مہیپ نراین کو بشرط ادای
چالیس لاکہہ روپیہ مالگذاری بلا اختیار دیوانی فوجداری او ٹکسال کے دیدیا وہ ۱۷۹۵ء مین فوت ہوئے اور اونکی فرزند
[ا]دت نراین اونکی جگہہ بیٹہے ۱۸۳۵ء مین اونکا بہی انتقال اور ریاست اونکی بہتیجے اور متبنی مہاراجہ ایسری پرشاد نراین
کو ملی چنانچہ وہ رئیس نیکنام بنارس ہین —

اور راجہ چیت سنگہ جو سندیہ کے پاس پناہ گزین ہوئے تہے وہ ۱۸۱۰ء مین وہین مرگئے اونکی بیٹے مہاراجہ بلوان سنگہ
سرکار انگریزی کی منظوری سے اگرہ مین آبسے اور اونکی لئے ایک معقول پنشن بنارس سے مقرر ہوگئی اور وہ بطور ایک
رئیس اعظم کے اگرہ مین رہتے تہے اور وہان کے لوگون کو اونسے بڑا فیض پہونچتا تہا اور شاعری کا شوق بہی اونکو اگرہ مین
وہانکے منتخب اور نامی شاعرون مثل میر گلزار علی اسیر اور مرزا حاتم علی بیگ وغیرہ سے پیدا ہوا اور اونہین سے اونہون نے
مشورہ شعر کا لیا ہے دیوان اونکا چہپ گیا ہے اور چند ہندی کتابین مثل چتر چندرکا وغیرہ بہی اونکی تصنیف سی مشہور
اور مقبول عام ہو گئے ہین افسوس ہے کہ اب یہ راجہ صاحب زندہ نہین اور اونکی انتقال کو عرصہ قریب دس سال کے ہوا
اونکی صاحبزادی آگرہ مین اونکی جانشین ہین ہمنے یہ چند شعر اونکی اپنے تذکرہ کے لئے منتخب کئے ہین —

تو ہی وہ گل کہ نام ترا باغ دہر مین
اقلیم کہی رنگین رہتے تہے راجہ
ہاے کس شوخی سے کرتا ہے یہ پیکاں سوال
غمزہ وعشوہ اس انداز کا دیکہا نہ سنا
حلقہ چشم ہی حلقہ زن رہا تہہ مین ہے
آب حیوان جو ہو حق مین مری آب خنجر

دو دو پہر وظیفہ مرغ سحر ہوا
اے جف بہی غالب ہے نگین پر زر کی
رہتی ہے ہاتہہ پہر پہر قناعت اب ہے
شوخی اسکہو مین ہے ظاہر شرارت ہے
تار کا چہلا ہے یا تار نظر ہاتہہ مین ہے
لب عیسی کی طرح تیرے اثر ہاتہہ مین ہے

مرنے کا تو کچہہ غم نہین غم ہی یہ آج
کچہہ مرادنگی جو بوسے کے حلاوت لب
اوسنی عیسی سے اشارہ کیا ہے خونکا
رنگ مہندی کا نہین شام وسحر ہاتہہ مین ہے
پنجہ مہر مین ہے صورت مہتاب کلف
دست شانہ نی لفوتکو بنایا اپنی

مہمان ہے درد جگر کی اور کوئی دم
جان دم مرگ رسیلی کی سماعت یہ
تار سی کہہ لے جو انگشت شہادت پر
پنجہ مہر تیرے رنگ حنا ہاتہہ مین ہے
غنچہ کا ہاتہہ ترے رنگ حنا ہاتہہ مین ہے
ید بیضا الف موسی کا اثر ہاتہہ مین ہے

راجہ کم عقل نخوبی ہے جو کہلاؤں میں | ہیں حفظ دست کہ وہ بھی گم راہ ہیں ہے | مٹ گئی شکل نقش پا کیسی | پس گئے چال پہ حنا کیسی
کیا جانئے کہاں قافلہ ہمسفراں ہے | یاران عدم کی نہیں آتی ہے خبر مجھے | ردائے روئی پہلی جانکر دو پتہ مجھے | بہلا کب چاند مہتاب راجہ نا آتی ہے

قبر میں بھی دوستوں کو دشمنی مجھ سے رہی | پھر اکھڑ ڈالنے کو نقش بوریا آتی رہی

راجہ تخلص راجہ بہادر خلف مہاراجہ شتاب رای ناظم صوبہ عظیم آباد۔

ہے زخم دل ہمارے وہ ہم تلک نہ پہنچے | ہم اون تلک نہ پہونچے وہ ہم تلک نہ پہونچے

راجہ تخلص مہاراجہ دگبجی سنگہ بہادر والی ریاست بلرام پور و تلسی پور وغیرہ علاقہ ملک اودہ جود اور دہش اور قدر دانی علم وہنر میں مغتنمات روزگار سے تہے بعد تباہی سلطنت اودہ کے لکہنو کے اکثر عمائد اور ذی لیاقت اشخاص اونکی سرکار سے پرورش پاتے تہے اور سرکار دولتمدار انگریزی کیطرف بہی خاطر خواہ قدر اور منزلت اونکی خیرخواہی زمانہ غدر وغیرہ کی ہوئی تہی خطاب کے سی الیس آئی) بہی عنایت ہوا تہا اور دربار شاہنشاہی دہلی میں بہی اعزاز خاص اضافہ القاب سلامی وغیرہ سے بخشا گیا تہا آپ انجمن تعلقداران اودہ کے میر مجلس تہے اور امورات زمینداری اور حالات ملکی میں حکام سرکاری کو آپ سے عمدہ اور مفید مشورہ ملا کرتا تہا آپکو شکار کا از حد شوق تہا ہمیشہ اپنے علاقہ کے جنگلات میں جو سرحد نیپال سے ملحق ہیں شکار کو جایا کرتے تہے اور اپنے مہمان انگریزوں کو بہی ساتہہ لیجاکر شکار کہلایا کرتے تہے آپ کی بحیطانشانہ بازی اور قدر اندازی کی تعریف بڑے بڑے شکار دوست اور گل چلے انگریزوں نے کی ہے اخیر صدمہ جو آپ کو پہونچا اور جس سے تندرستی میں خلل آکر باعث مرض موت ہوا وہ شکار ہی کا طفیل تہا آپ قوم سے راجپوت تہے آپ کا خاندان جنوار کے نام سے مشہور ہے پہلے علاقہ چاپانیر ضلع گجرات میں آپکے بزرگوں کی ریاست تہی وہان سے راجہ برباشاہی جو مہاراجہ اینگہد یو کے سب سے چہوٹے بیٹے تہے نقل مکان کرکے دلی میں چلی آئے تہے تاج الدین غوری نے سمت ۱۳۲۲ میں اونکو انجر علاقہ اودہ میں ایک قطعہ ارض جو جنگل اور مفسدون سے بہرا ہوا تہا آباد کرنے کے لئے عطا فرمایا جہان اونہون نے بعد قلع و قمع جنگل اور باغیون کے بکوئنہ نام ایک شہر آباد کیا اور ایک پائگذار ریاست کی بنیاد ڈالی اوس وقت سے لیکر اب تک اتنے رئیس اونکی خاندان میں ہوئے ہیں (۱) راجہ بریاباے سمت ۱۳۳۵ (۲) راجہ اچلدیو سمت ۱۳۶۳ (۳) راجہ دہیر سای سمت ۱۳۸۷ (۴) راجہ رام سای سمت ۱۳۹۴ (۵) راجہ بشن سہای سمت ۱۳۴۵ (۶) راجہ گنگا سنگہ سمت ۱۴۶۱ (۷) راجہ مادہو سنگہ سمت ۱۴۹۶ (۸) راجہ کلیان سنگہ۔ (۹) راجہ بلرام داس بہادر راجہ کلیان سنگہ بانی بلرام پور (۱۰) راجہ پران چند ولد راجہ بلرام سای سمت ۱۵۰۰ (۱۱) راجہ تیج سہای سمت ۱۶۲۰ (۱۲) راجہ ہربنس سنگہ سمت ۱۶۷۵ (۱۳) راجہ چہتر سنگہ سمت ۱۷۰۴ بکرم (۱۴) راجہ نراین سنگہ سمت ۱۷۵۳ (۱۵) راجہ پرتہی پال سنگہ سمت ۱۷۹۲ (۱۶) راجہ نول سنگہ سمت ۱۸۲۸ راجہ پرتہی پال سنگہ (۱۷) راجہ ارجن سنگہ سمت ۱۸۵۷ (۱۸) راجہ جی نراین سنگہ سمت ۱۸۸۵ (۱۹) مہاراجہ دگبجی سنگہ سمت ۱۹۱۳

برادر راجہ جی نراین سنگہ — مسند نشینی کے وقت مہاراجہ کے عمر اٹھارہ برس کے تھی
دوسرے برس یعنے سمت ۱۸۹۵ مین انہون نے سنا کہ اوترولہ کا تعلقدار راجہ محمد خان بلرام پور کے اوپر لشکر کشی کی فکر مین ہے یہہ پہلی ہی
اوسکی اوپر جا چڑہے اور اوترولہ فتح کر کے چند جلد قرآن شریف و کتب مقدسہ اہل اسلام بطور لوٹ کے لے آئے سمت ۱۸۹۶
مین لشکر شاہی ناظم نے باوجود ادای مالگذاری مہاراجہ سے ناحق لڑائی ٹہانی اور شکست کہائی سمت ۱۸۹۷ مین راجہ
درشن سنگہ شاہ اودہ کیطرف سے ناظم ہوئی اونکو مہاراجہ سے عداوت تہی چنانچہ کچہ عرصہ بعد مہاراجہ تو شادی کرنے
کو ہانسے کیطرف گئے اور راجہ درشن سنگہ نے اونکی نائب گجادر سنگہ سے کہ جسکو وہ ناظم کی اطاعت اور فرمان پذیری
کا حکم دیگئے تہے خواہ مخواہ بلرام پور خالی کرا لیا مہاراج یہہ خبر سنکر ہانسے سے نیپال کو چلے گئے کمانڈریم بہادر جنرل
کنور رانا جی برادر حقیقی مہاراجہ جنگ بہادر نے بہت خاطر کی اور بسبب نا موافقت آب و ہوا نیپال کے مہاراجہ کو سرحد
بلرام پور پر موضع اوتر مہا بن رہنے کی اجازت دی اور بحالی علاقہ مین سعی کرنے کا وعدہ کیا راجہ درشن سنگہ
نے جو مہاراجہ کا سرحد پر آنا سنا تو اونکو جا گہیرا اگر مہاراجہ نے اوسوقت ایسی بہادری خود داری مین دکہلائی کہ
راجہ کو ناکام بہاگنا پڑا نیپال کے رزیڈنٹ نے یہہ ماجرا شاہ اودہ کو لکہہ بہیجا شاہ نے راجہ درشن سنگہ کو معزول
کر کے قید کر دیا اور مہاراجہ پہر اپنے علاقہ پر قابض ہو گئے سمت ۱۹۰۵ مین تلسی پور کے راجہ دگراج سنگہ کو اوسکی بیٹے
دگ نراین سنگہ نے نکال دیا وہ لکہنؤ مین حاضر ہوا واجد علی شاہ بادشاہ اودہ اور صاحب رزیڈنٹ کا حکم مہاراجہ کو
اوسکی مدد کا پہونچا اور انہون نے اپنی فوج لیجا کر دگ نراین سنگہ کو نکالا اور دگراج سنگہ کو بیٹہا کر اپنا حق مقررہ
سابقہ معہ ایک گانو کے اوس سے لے لیا ۱۲۶۳ فصلی مین امداد علی خان راجہ اوترولہ نے راجہ دیبی بخش سنگہ تعلقدار
گونڈہ کے بہکانے سے علاقہ بلرام پور مین فساد کر کے مہاراجہ سے شکست کہائی اسی سنہ کی ماگہہ مہینے مین ملک
اودہ خالصہ سرکار ہوا مسٹر چارلس جان وینگفلڈ صاحب بہرائچ کے کمشنر ہوکر آئی مہاراجہ نے اونکی خدمت مین حاضر
ہوکر علاقہ بلرام پور کی قبولیت دو اصل کی صاحب نے اونکی حسن خدمت سے خوش ہوکر ایک توپ ہمراہ کر دی جو دن مین
تین وقت سر ہوا کرے ۱۲۶۴ فصلی کی جیٹہہ مین غدر ہوا مہاراجہ حسب الطلب پانسو آدمی لیکر صاحب کمشنر بہادر پاس پہنچے
بعدہ صاحب ممدوح فوج لانے کے لیے کلکتہ کو گئے اور مہاراجہ قلعہ مٹوہان مین رہی بدمعاش مفسدون نے کئی دفعہ اوس قلعہ
کو گہیرا لیکن مہاراجہ کا کچہ نکر سکے ۱۲۶۵ مین غدر دور ہوا ۱۲۶۶ مین سرکاری فوج گونڈہ مین آئی مہاراجہ افسرون سے
جا ملگئے علاقہ تلسی پور جو بسبب بغاوت راجہ دگ نراین سنگہ و عدم حاضری رانی راجہ کو باوجود اجرای اشتہار معافی
ضبط تہا معہ علاقہ بانکی سرکار سے انعام مین ملا اور ۱۸۵۹ع کے دربار گورنری مین بمقام لکہنؤ مہاراجہ کو اول نمبر کی کرسی
پنشست ملی سات ہزار کا خلعت اور مہاراجہ بہادر کا خطاب معہ سند نانکی و تلسی پور کے اور عہدہ اختیارات دیوانی
کلکٹری فوجداری کے عطا ہوا اسوقت سے مہاراجہ کی نیکنامی تمام ہندوستان مین پہیلی اور جو کارنمایان

ترے فروغ حسن نے ای رشک آفتاب
ای صبا ہی کسی عارض کا نہیں ہے سودا
بات دشمن نے کوی اچہا دہا کہی نہیں
قصۂ واموق فرہاد تو راجہ نے سنا
اللہ غنی حسن پہ کسدرجہ ہی غرور
راجہ بہلا ہے ذرہ جنابکا کیا قصور
آگئے اوس شوخ کی گلا کا نام
کبہی خوش ہوتی ہیں عاشق بیکسی کبہی یہ ناخوش
بات کرنیکا غرور حسن کچہ مانع نہ تہا
ایک مصرعہ سنایا دوسرے مصرعے لطف
ہوں وہ گریبان پاریا گر کہینچے ہیں شبیہ
ای مصور خودنمائی سی غرض ہی تا مجھے
ہوا نہ قامت جانان سا ایک ہے موزون
کیا نہ صد لیس انکو لگا عشق ای حیا
حسن ہے عشق ہو جسکو وہ انسان کیا
نہ کہینچا ای مصور دوسرا حسن جانی
آپ آئینہ سے نہ پیاس بجہے
عشق میں بیشتر ہوا ہی ای صنم
عاشقو پر جو ادا جور جفا منظور
اگر تیرا رخ رنگین عرق افشان حسین دکہائے
کیا اللہ تین ملینگے جو وقت وصل کے شب
ہم جوا وسکی گہر گئے جانی شب تاریک مین
رنج تم دلکو میری دیتی ہو یہ تو سمجہو
اونکو معلوم ہو کہ اوس جام شراب
نام مشہور ہوا رشک مسیحا جہ

نکہری کا نور چاند سے دہ چند کر دیا
باغ مین ہوئے ہین گل چاک گریبان پیدا
حقے کا مگر میر تفضل ہو گیا
تمکو ای حضرت دل عشق مین کیا دیکہا
وہ ابہی آیا نہ زمین پر نہین کہتا
دل اپنا اپنی ہاتہ ہی خود ہی کہو دیا
جو ہوا یار کے حضور ہوا
کچہ نرالا ہی چلن سب سے طرحدار کا
ہان ہان سنگ اوسکا مانع گفتار تہا
جب کبہی حال فراق یار کچہ موزون ہوا
کاغذ ابری بنی کاغذ پہ ہی تصویر کا
ہو ورق بہی پشت آئینہ پہ تصویر کا
ہزاران لاکہون کرورون ہوی تحریر پیدا
کسی صانع کی ہی یہ جو دور در پیدا
منکر قدرت حق صاحب ایمان کیا
نہین ہتا ہی بس بنیۂ عالم کا وہ
نام ہے سن لو اہل جوہر کا
ایک ہی بیت کا فرد دیندار کا
ناز معشوق کری جسے تم کر پیدا
خوش آئی پہر جو بن شاہد گل کہ جو انیکا
ہین حجاب ہونگا وہ بے نقاب ہوگا
شعلہ داغی آگے شمع مشغل ہو گیا
ہم نے کس ناز و نعم سے آیا لا ہو گا
ہمنے کسون جو کوئی بہی ساقی جام شراب
نہیں دین فکر علاج دل بیمار کب

لطف باد رہے کبہی ہوتی ہیں عجب پیدا
مکتب عشق مین مجنونکو بہی آگے
عشق کے فن مین ہے جو بحث تو دو بار تمیز
جم کسطرح سے دیکہے گا کیفیت عدم
اہل دول دولت کم پایہ کو ہی فوق
دکہاتی ہی ہین خورشید و مہ پہ تار کے
مجہی بہی گہر کی بند ابہی وحشت نہین آتے
وقت کو ہاتہ سے کہوتے ہین جو ہین غافل
دشت گردی مین کیا کرتا تہا سیر پری
خاک کے ذرون سے ہوتا ہی یہ ثابت اے فلک
مہر نہ تحریر ہے یار انگہد سوا ہو ہی
ہی بہت دشوار مضمون ذہن باندہنا
لگا کے نخل محبت کو ہی پائیگا پہل
اپنی نظر ہی اگر ان انکو لگی ہے
محلکا مانگنے ہو جیسے گریبانی دل کا
پیر جوانی طفل مین محو جمال دوست
ملکے مہندی کیا جہان کا خون
اللہ آتشین رخ اونکو دکہانا اوگل
سامنا انکا جسے ہی ہو سکتا نہیں
بہار آئی چمن سے ہاتہ ہو گئے ساقی مین
جیسے کہو گئے ہمسے ویسی ہو گئی ہیں
دیکہکے لیلی کو مجنون نے خوش ہو کے کہا
فصل گل ہے نہ ہو کیونکر طلب جام شراب
محتسب تو بہی ہمین سا تہ اسکے کیا کام
جی چاہتا ہی یہ کہ ہو دب کہڑی مین

جامہ زیبی کے یہان ہوتی ہین شایان پیدا
ہمنے دیکہا تو لیس یک طفل دبستان دیکہا
معتقد قیس کے فرہاد کو قایل دیکہا
جام اپنا لیگیا ہے دور مین ارکیا
رتبہ کو آب بحر کے زمزم نے کہو دیا
یکس محبوب کو منظور ہی بیتابی دل کا
کہو نگا مین جو پہر کچہ طبع نازک کو گران ہو گا
حق تو یہ بات ہی کیا کہنا ہی ہشیار دلکا
قیس طفلی سے سعادتمند برخوردار تہا
سینکڑون جو خورشید روز زمین مین فون ہوا
سیہر شل ہی یارہ کا گئے نام ہی ستمگر کا
حیف پہو راجہ عشن اب توقع نہین تقدیر کا
مثال سرو یہ ہوتا ہی بے ثمر پیدا
آئینہ میں نہ دیکہو منہ بار بار اپنا
خط جبین جبین کے علم ہوا اب خط باطل کا
عالم فریب حسن ہے اوس نو جوان کا
ای تو اوسسے ہاتہ آیا کیا
ہنوگی خون بلبل گلکو بچار ہو گا
تہرے آتش مزاجی مین بتیلا خاک کا
اگر آجاوے ساقی مزا ہی زندگانی کا
لب پہ جب رہیگا دم جو جان جواب ہو گا
دو گہڑی دم ہی تم نے جنگلین منگل ہو گیا
چلدے ساقی تو لگا لب سے لب جام شراب
مثل بے زہد و بہت کچہ ہی حق جام شراب
دو چار شخص قابل گفتار ہیں آج

دل جو ہی دھوم اک شعلہ رخسار مین | بیٹہی ہے خاک صیتبن میں آہ آثار مین | یہ صفا ہوگی نہین سلک در شہوار مین | شیدہ دکہلا دی یار کی فراق یار مین

آنکہہ نے موتی پرو دے اشکو کے تار مین

ابر نیسان ہے یہاں تن گلگون ہر بار مین | فرق کیونکر ہو کہیں معوا و موتی کے ہار مین | یہ نیا رشتہ بنا سلک در شہوار مین | ہین جو ابر توشیہ بان بجر فراق یار مین

انکہہ نے موتی پرو دے تار جسم زار مین

خمسہ غزل میر وزیر علی صبا

کون بند مین چند اے پاک کے | کہدے جا کے پاس اس سفاک کے | شعر کے دیکہہ لینی اس غمناک کے | ہو رہے ہین ظلم ہفت افلاک کے

امتحان مین ایک مشت خاک کے

بیٹہے تا چند جہہ گریبان چاک کے | راستے طے کر کے ہفت افلاک کے | کیا بیان ہون وہی صفت نازک کے | جابجا جلوے ہین حسن پاک کے

لوٹ کے پکے ہین پتلے خاک کے

جلوہ ادا نور ہے رخسار کا | رخ کا ہمسر مطلع انوار کا | ہو مقابل منہ ہے کیا گلزار کا | پہوٹ نکلا رنگ جسم یار کا

پہول بوٹی بنگئے پوشاک کے

پوچہہ لو راجہ سے ساری اے صبا | جو کہ ہے حالت ہماری اے صبا | ٹہ گئی ہی آہ و زاری اے صبا | ہین لگا ابر بہاری اے صبا

ڈوبے اپنے دیدہ نمناک کے

راجہ تخلص راجہ راج کشن خلف راجہ بن کشن رئیس کلکتہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طپش —

گر شب کو نہ تم پاس میرے آؤ گے صاحب | تو مجکو سحر تک نہ یہان پاؤ گے صاحب

راجہ تخلص ایک شخص کا ہے جسکا حال معلوم نہین ہوا —

مہر و کہے شب کو آپکے یہان دہوم ہے | بہتر ہزار صبح سے یہ اپنی شام ہے

راحت تخلص بہگونت راے ولد بندیال باشندہ کاکوری ضلع لکھنؤ شاگرد امانت مثنوی زہرہ بہرام اور نلدمن انکی تصنیفات سے ہین —

جام چشمہ ہو دریا ہو تو اسکو روکے | زور چشم تر سے بہتا سمندر دریا

راحت تخلص پنڈت کشن لال باشندہ مہتر تحصیل ار ضلع فرخ آباد —

دل کو سامان ہے اسیر سلیمانی کا | خوش گذرنے لگی اب جامہ عریانی سے

راحت تخلص رام دیال کایتہ سری باستب شاگرد جوہر راے جواہر سنگہ لکھنوی فارسی اکثر کہتے ہین اور اردو کم مگر کوئی شعر اونکا نہین ملا —

راضی تخلص دیوان جانکی بہاری لال قوم ناگر برہمن باشندہ شہر آگرہ جو ایک نامی گرامی شخص ہین انہون نے علم عربی فارسی انگریزی اور سنسکرت مین مہارت حاصل ہونے کے بعد عرصہ تک سرکار انگریزی

قواعد کی اور پہر ریاست بہرت پور مین نایب وکیل ہوئی اور اب وکیل حاضر باش محکمہ زریڈنٹی راجپوتانہ ایک عرصہ سے ہین اور اسعرصہ مین ایکدفعہ دیوان ریاست کچہ واقع کاٹہیاواڑ اور ایکدفعہ مہاراجہ صاحب سجن سنگہ جی والی میواڑ کے اتالیق ہو چکے ہین محکمہ رزیڈنٹی مین اونکا بہت بڑا اثر بسبب قدامت اور لیاقت کی ہے اور اکثر انگریزون نے اونسے ہندی اور فارسی پڑہی ہی وہ شعر بہی کہتے ہین چنانچہ گلستان کا نظم ترجمہ اردو زبان مین بنام نگارستان کیا ہے اور اسیطرح انوار سہیلی کو بہی نظم مین لکہا ہے آپو پر میری بہی ملاقات اونسے ہوئی تہی آدمی بہت بزرگ منش اور باعلم ہین اور شادی اتبک باوجود گذر جانی سن شباب کے نہین کے ہے اور اپنے مذہب کے بہت پابند ہین مگر افسوس ہے کہ اسوقت اونکا کوئی شعر ہمارے پاس اس تذکرہ مین درج کرنیکو نہین ہے

راحم تخلص بندرابن صاحب دیوان گذرے ہین مگر اونکی سکونت مین اختلاف ہے کہ کوئی تو اونکو دہلی کا باشندہ بتاتے ہین اور کوئی متہرا کا سمجہتے ہین اور اسیطرح اونکی شاگردی مین بہی فرق ہے کہ کوئی تو سودا کا شاگرد کہتے ہین اور کوئی مرزا مظہر کا مگر اسمین شک نہین کہ عمدہ شاعر تہے اور اونکی کلام سے سو برس پہلے ہونا اون کا ظاہر ہے

ہے میرے بد شہرا ہوں سے گریز مینگیا نہ میرے عشق مین بلبل کو نہ پی دا ای کیا	ہے وہ عمل کہ ہووے سب حجاب انکا چاک ہے گل کا گلستان مین گریبان دیکہا سنتے تہے ہم جہان مین اہل کرم کی بات	یہان تک قبول خاطر کیجیے سر جفا کا کہے کیا اسد دل بلبل گلون سے آنکہو دیدہ مین تو کم از آستین نہین	تا سب کہین کہ راقم رحمت ہیر وفا کو اوڑا دیتے تہے مین اوسکی بات ہنسکر

رام پرشاد منشی رام پرشاد قوم کایتہ ساکن لکہنو مدار المہام نواب محسن الدولہ بہادر رئیس اعظم لکہنو کے آدمی بہت طباع ذہی شعور اور سلیقہ شعار تہے اور ہمیشہ اونکی حسن انتظام امام بارہ حسین آباد کی تعریف اخبار مین دیکہی جاتی تہی تہوڑا عرصہ ہوا کہ دنیا سے عالم آخرت مین چل بسے اور اپنی خوبیون کا ذکر دنیا مین چہوڑ گئے گاہ گاہ فکر سخن بہی کرتے تہے چنانچہ یہہ شعر اونکی نتیجہ طبع روشن سے ہین —

ہاے حسن جہان ہرا ہے نہ جانے کہان چلے غور کرکے خوب دیکہا تو ہیچ اپنا نہیز	بار عصیان مفت ہمتو اپنے سر پر دہر چلے خواب غفلت مین عیش ہم عمر ضائع کر چلے	اگر کہ تہا ہے وہی لکہا ہی تقدیر مین رام پرشاد اونکو جنت مین ملا جام [illegible]	ہر بشر کو چاہیے کچھ کام اچھے کر چلے تشنہ لب جو یہان ہین یہہ ساقی کوثر چلے

رام چندر پروفیسر علم ریاضی یہہ صاحب قوم کی کایتہ تہے اپنے بہائیون کے بحالت کمال مفلسی خورد سالی مین وارد دہلی ہوئی اونہین دنون مین انگریزون نے انگریزی کا مدرسہ جاری کیا تہا جو رفتہ رفتہ دہلی کالج کہلایا یہہ مسٹر ٹیلر صاحب کلان کلکٹر بیرنٹ مہتمم مدرسہ کے خدمت مین حاضر ہوئی اونہون نے کچھ وظیفہ انکا مقرر کر دیا اونہون نے تحصیل علم شروع کی خصوص علم ریاضی مین زیادہ محنت کی اور فارسی مدرسہ مین مدرس بہی اسی علم کے مقرر ہوئے اور جبر و مقابلہ و علم مثلث وغیرہ کئے کتابین ریاضی کی اردو مین ترجمہ کرکے چہپوائے

جنکے ذریعہ سے عربی فارسی و سنسکرت کے طلبا کو ریاضی پڑہنا نصیب ہوا بعد اسکے انہون نے ایک کتاب انگریزی زبان مین درباب مسائل علم ریاضی ایسے تصنیف فرمائی کہ جسکو لندن کے فاضلون نے بہی تسلیم کیا اور اسکا صلہ جسقدر ملکہ معظمہ کے پیشگاہ سے اکرسر دربار اونکو دہلی مین ملا۔ پہر آپنے تذکرۃ الکاملین اور عجائبات روزگار وغیرہ کئی کتابین لکہین جنسے بہی اونکی معلومات اور تاریخی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے مگر غدر سے پہلے ۱۸۵۱ء مین مذہب آبائی کو چہوڑکر عیسائی ہوگئے اور بعد غدر جب دہلی کالج کا ڈہنگ جما تو ریاضی کے پروفیسر یعنے مدرس اعلے مقرر ہوئے بعد عیسائی ہونے کے اونہون نے کئے کتابین مسلمانی مذہب کے تردید مین مثل اعجاز قرآن وغیرہ تصنیف کین آخر عمر مین مہاراجہ پٹیالہ کے اتالیق ہوئے اور پہر راج مذکور کے سررشتہ تعلیم کی ڈائرکٹری کا عہدہ جسکی تنخواہ دو ہزار روپیہ تہی اونکو ملا اور آخر اسی حیص و بیص مین قریب ۱۸۸۰ء کے اونکا انتقال ہوگیا یہ اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی معلم اور فاضل علم ریاضی کے تہے نظم سے شوق بالکل نہین تہا چند شعر تذکرۃ الکاملین کے دیباچہ مین لکہے ہین جنمین سے یہ منتخب ہوئے۔

بلندی وہ خسروان ہی وہی | تہی بخش شاہنشہان ہے وہی
گدا کو وہ چاہی تو دی خسروی | ضعیفونکو کردی وہ دم مین قوی

رای تخلص شیو سہای قوم بہاٹ باشندہ لکہنو دلبر رای شیو سنگہ شوق جو فارسی اور اردو مین مہارت رکہتے تہے اور عاشقانہ زیست کرتے تہے اونکی شعر لطافت اور ظرافت سے خالی نہین ہوتے چنانچہ یہ ایک شعر اونکا ہے

دیکہئے شوخی کہ بزم غیر مین کہنے لگا | رای جا بیٹہئے بندہ کا گہر ہے یہی تو

رابط تخلص منشی دیبی پرشاد خلف منشی موہن لال شوقی قوم کایتہ بہٹناگر شاگرد مہدی علی ذکی متوطن مرادآباد جواب عدالت دیوانی ضلع مرادآباد مین پیشکار ہین کلام اونکا بہی مثل انکے بہائی منشی کنہیا لال ضبط کے سنجیدہ اور بالطافت ہے یہ چند شعر اونہون نے منشی اندرمن صاحب کی وساطت سے درج تذکرہ کے لئے بہیجے تہے سو یہان لکہے جاتے ہین۔

اجل ہے تو نہین آتا ہو سخت جانکا | الم کتنے دکہاتی ہین نامہربانکا
دکہاتے ہے نیرنگی کسیکی غنچے سے رنگت | لباس سادہ پر ہوگا ہی جنت زعفرانکا
نہین دل دیکی شکل ہے چہپاتے کسطرح کوئی | کہ جو جا جا کے ہے اونکی طرز دلستانی کا
نہ پوچہو ای رابط حال دل غضب مین جان آئی ہے | برا ہو عشق کا یارب بہلا ہو نوجوانکا
جو مصرع ایک ہے عشوہ تو غمزہ ایک مصرع ہے | تمہاری شان محبوبی عجب دلچسپ مطلع ہے
جہان ہے وہ قصیدہ جو مضامین مجہ یاری کا | ازل مطلع ہے جسکا اور ابد جسکا کہ مقطع ہے
ستارے ہین کبہی پر نور کبہی ابر نو پرزن | فلک ہے پاک رخ پر اوسکی جالیکا پر مرصع ہے

یہ بہی ہین لذتین تو ہی نقش کیا نہ رہ گئے | اگر یاد آئیگا پیری مین عالم نوجوانیکا
نہین وہ تیر نگین ہر عضو کو زردی تکتے ہین | ہوا ہے عشق اونکو آپ اپنی نوجوانیکا
اوٹہا کر آنکہ جو دیکہی ہی جنت مین بہی نکلیگا | رہا دفتر کا جو ایسا ہی کسیکی کہانی کا

ایضاً

مقرر آپکی تقریر کیا نظم مرصع ہے | جو چہرا ہے تمہارا شعر نو ہر اونکا وہ مصرع ہے
تفاوت ہجر مین اونکا جو ہم باطل مین | کہا جاہ فلک ہے اور کہا ماہ مقطع ہے
مشابہ ہی مگر اسمین کہان ہے یہ دلاویزی | ثریا کیا ہے جو کہہ آپکا جہومر مرصع ہے

ادا و عشوہ و ناز و غمزہ ہین چار رکن اسکے قد موزون جانان ہے عجب برجستہ مصرع ہے
اوسکی ہین یہ بیت نقش و نگار ابروی لطف کھول انکہین مشہور ہے وہ ممدوح زبان عالم مرقع ہے

رباعی

یہہ قول ظہور بیشتر کرتا ہے اسرار بدرعایان بسر کرتا ہے
سمجھو تو سخن ہی کیا بسرے کچھ کم شاعر کی لیاقت سی خبر کرتا ہے

ایضاً

ہر طرح سی آپ تو ستاتین کیا خوب ہم شکوہ زبان پر نہ لائین کیا خوب
دین گالیان آپ ہم ہنسی مین ٹالین اور آپ ہنسی مین منہہ چہاین کیا خوب

شعر

دربدر پہرتے ہین اب چرخ کے ہاتون سے تباہ - گہر سے رکہتے تہے نہ باہر جو کسی کام مین پانو -

ربط تخلص راے بالا پرشاد سکنہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض -

بیمار چشم ہون لب جان بخش کے سوا عیسے کی مجکو چاہ نہ گر ہے نہین غرض

رحمت تخلص پنڈت گنگا پرشاد کشمیری ولد موتی لال باشندہ لکہنو شاگرد سید آغا حسن امانت -

ہم رند کسطرح نہ دعا دین اٹہاکے ہاتہہ ملتا ہون غم سے مین کف افسوس آہ ہر
دیتا ہے جام پینی کو ساقی بڑہاکے ہاتہہ چلتے ہین ساتہہ غیر کے جب وہ ملاکے ہاتہہ
انکہون سے اپنے پنجہ خورشید گر گیا رحمت جو شیشے سے یا نہ پہیلا کسطرح
جس دن سے آگئے نظر اوس مہ لقا کے ہاتہہ دیکہون گلے مین اپنے جو اوس مہ لقا کے ہاتہہ

رخصت تخلص لالہ موہن لال شاگرد دیوان دیا کرشن صاحب ریحان -

چشم بد دور پر دل لگائی ہے اسکے پر دل لگائی ہین زبانین اپنے
طائر حسن و جوانی کے ہین شہپر گیسو کسطرف لیکے چلے سانپ کا لنگر گیسو
میری وارستہ مزاجی سی نہین اوقف ہے اب تری سامنے کس شکل کو لیکر ہوگا
جال ہین بلا ہین دیکہون جسکے کیونکر گو سخت حیرت ہی کہان پاؤگا نہ گو

رسا لالہ اینا پرشاد داستان گو ولد جندی پرشاد قوم کایتہ خواہرزادہ راجہ جہاؤ لال بہادر باشندہ لکہنو شعر گوئی مین شاگرد نواب مرزا تقی خان ہوس اور داستان گوئی مین شاگرد میر قاسم علے کے ہین اور یہ شعر اونکا ہے -

جان نکلی جیبی جسم سی جب اٹہہ گئے اور بیلا کے کوئی ہجر مین کب اٹہہ گئے

رسا تخلص منشی گوکل پرشاد کایتہ کہرے سکنہ کانپور اول مطبع منشی نولکشور مین مترجم کتب تہے چنانچہ ترجمہ مجمع البحرین اور تواریخ سیر المتاخرین اور عجائب المخلوقات اور سکندر نامہ کا انسے یادگار ہے اور بعدہ ایک زمانہ مین آپ اخبار کایتہ سماچار لکہنو کے مہتمم تہے اور اب اپنی وطن کانپور مین ہین اور اپنے زمینداری کے انتظام مین مصروف - اونہون نے بندہ کو اپنا تو کوئی کلام عنایت نہین فرمایا مگر دوسرے ہندو شاعرون کے احوال اور کلام کے عطا فرمانے سے البتہ اس تذکرہ کی تالیف مین بہت کچھ مدد دی ہے

رسوا تخلص آنند رام سنگہ مجہلے صاحبزادے راے بہاری لعل کے اور چہوٹے بہائی راے بختاور سنگہ کے تہے عربی اور ترکی مین اونکی تصنیفات بہت کچھ ہے بیشتر قصہ کے کتابین دو تو زبانو مین لکہی ہین اور ترکی کے قواعد اور محاورات بہی بہت کچھ قلمبند کئے ہین فارسی مین بہی اونکی نظم و نثر موجود ہے اردو اشعار کم کہتے تہے انکے تین صاحبزادے اب لکہنو مین ہین بڑے تو منشی کشوری لال

سوز تخلص سرشتہ دار انجمن اودہ ہین اور منجھلے منشی ہمن لال مترجم محکمہ لفٹنٹ گورنری اور چھوٹے منشی چندن لال مالک مطبع اودہ پریس اور جامع الاحکام مین رسوا کا یہ شعر حضرت جونپور لکہا ہے —

قلق کب شیطان نے ہے خلقت کے ستانیکے لئے
سو سو یا ہوا ہے لڑکون کے ڈرانیکے لئے

رسوا تخلص آفتاب رائے نام ایک جوہری بچہ اسم باسمی محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین کوچہ گرد اور بیابان نورد تہا اور ایکدم بغیر شغل شراب کے نہین رہتا تہا جب مرنے لگا تو اپنے حضار بالین سے وصیت کی کہ میری نعش کو شراب سے دہو ڈالنا کہتے ہین اونہون نے بہی ایسا ہی کیا مگر اوسکے کپڑون اور بدن سے ہرگز شراب کی بو نہین آتی تہے —

کوئی چاہتے نہین ہین یہ کہ اونکو ہے کہ ہم نہین
رسوا بہی اس زمانہ مین مجنون سے کم نہین
وصل مین نجود ہے اور ہجر مین بیتاب ہو
اس دل دیوانہ کو رسوا کسطرح سمجہائیے

رسوا تخلص پنڈت گنگا پرشاد دہلوی —

یا الٰہی جلوہ گر ہے پس دیوار کون
آفتاب حشر ہے روزن سے ایک دیوار کا
ہے مجہے ہنگامہ محشر پہ کیا کیا اعتراض
ای ہی کوچہ سی پیر کیون قدم اوٹہا نہ تہا
جب تلک دیکہا نہ تہا عالم تیرے رفتار کا
پڑ گیا مجہپہ بہی کیا سایہ تیرے دیوار کا

رشید تخلص پنڈت کنور بہادر بن گنیش پرشاد فرخ آبادی شاگرد امداد حسین سفیر —

سنتے ہین آج وہ تیغ بکف آتا ہے
کون دیکہے گا قیمت مین شہادت ہوگی

رقم تخلص صاحب رائے رنجبد حکیم سکہا نند قوم کایتہ فن طبابت مین وحید العصر تہے اور صناعت شعر مین شاہ نصیر دہلوی سے مستفید تہے چنانچہ یہ شعر اونکا ہے —

وہ خود شوق ہی ذبح کے لئے ہان کہان
نہین تمیز کہ ہو سبب کہان کہان کے لئے

رند تخلص گنگا پرشاد کشمیری لکہنوی شاگرد وجرات —

دل جگا مین چاکمین اور دلمین ہے تیری غبار
مانتے ہو گر برا شوق کہنے سی جان
وہی فغان ہی دم ہی آہ ہی نالہ
جان مجہسے اسقدر کسی مکدر کر دیا
ہم تمہین مشہور اپنا چاہتے تہے لاکہ کر
خدا کے فضل سے اپنا جو حال ہی سو ہی
روتا ہون جیکے جیکے اب آہ باد جدم
دیکہین جو کبہو تو رنگ جائے
نکلا نہ کبہی جگر سے وہ بیرحم در تلک
وہ دیکہنا کیسکا نظر میں جو آیا اگر
کیا کہئے اب ایسے بدگمان کو
جو کہنتی اوسکے مرگئے سر مار کے

رند تخلص کہیم نراین کہتری نبیرہ لالہ لچہمی نراین طب مین اچہا دخل رکہتے تہے مہاراجہ ٹکیت رائے لکہنوی کے رفیقون مین تہے اور آخر عمر مین کلکتہ جاکر رہنے لگے تہے اونکا مکان ہوگلی مین تہا اکثر شعر فارسی کہتے تہے اردو کم یہ دو شعر اونکی ہین مولوی حفیظ الدین شہید اونکے شاگردون مین سے تہے —

نالہ طنبور و چنگ اہی اہل غفلت ہم
گوش زد ہوتی ہے ہر دم یہ نصیحت ساز سے
ہے سزا اوسکی کہ رسوا وہ بازار ہو
راز دل ہے پردہ جو کہدے پلنگ غماز سے

رنگین تخلص موہن لال قوم کایتہ سکنتہ دہلی اور حال معلوم نہوا یہ شعر اونکا ہے —

رنگین نہین ہے قطرہ شبنم یہ باغ مین
باد صبا سے ہی بہرا آیا ایاغ گل

رنگین تخلص رنگین لال کایتہ سکسینہ برادرزادہ منشی خیالی رام صاحب خیالی و شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر بڑے رنگین خیال اور فصیح زبان شاعر ہین فسانہ سنگاسن بتیسی وغیرہ کہے کئی رسالے انکی نظم کئے ہوئے مطبع اودہ اخبار مین چہپی ہین —

رونق تخلص لالہ رام سہای خار سے گو ولد حکیم منا لعل راجہ جہاؤ لعل کے عزیزون مین تہے باشندہ لکہنو اور شاگرد شیخ ناسخ اونکا ذکر خیر تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین بہی لکہا گیا ہے اور یہ اردو شعر یہان لکہے جاتے ہین —

غصہ مین تیرے ہوتی ہے آتی ہنسی لگی
پانی عرق شرم سی ہوکر نہ بہی کیون

ہے چین جبین شمع جلانی میری لگی
دیکہے جو حجاب اشک فشانی میری لگی

صندک ہون نہ شانہ کیطرح زلف کے غم مین
اب کچھ ہی نہین کہتا ہی غم یاد کا قصہ

قاصد یہ آدہے کہیو زبانی میری لگی
رونق تیرے وہ مشہور کہانی میری لگی

رونق رای گنگا پرشاد بہادر ڈپٹی کلکٹر ولد بہوانی پرشاد باشندہ بریلی —

آغاز مین نہ فکر کی انجام کیلئے
چہوڑا خدا کو الفت اصنام کیلئے

ریحان تخلص منشی دیا کرشن لکہنوی کایتہ سری باستو راجہ الفت سلے بہادر بخشی الممالک شاہ اودہ کے دیوان توشکخانہ تہے اول شاگرد رام دیال سخن کے ہوئے تہے پہر لالہ موجی رام صاحب موجی استاد پر گو کی شاگردی مین شعر گوئی کی تکمیل کے بعد وفات اونکی بیشتر صحبت رای جواہر سنگہ جوہر سے رہی حضرت جوہر نے اونکی دیوان کا تاریخی نام باغ ریحان رکہا تہا جو حالمین چہپا ہے ریحان کی زبان بہت صاف اور بول چال نہایت شستہ ہی تقنع نام کو نہین تمام کلام آمد سے بہرا پڑا ہے اونکی غزلین زبان شیرین ہونے کی سبب سے لکہنو کی کسبیان بہت گاتی ہین اور وہ لوگون کو بہت دلپسند ہین اور مشہور ہین مگر افسوس ہے کہ حضرت ریحان باغ جہان مین چل بسے گلشن ہستی مین اب صرف اونکی شیرین بیانی اور نازک خیالی کی خوشبو باقی ہے یہہ چند اشعار اوس باغبان سخن کے نرگستان خیال سے ہین —

عدو ون مین بیٹہ بیٹہ کے صدمہ بڑہا دیا
تو نے جلا جلا کے کلیجہ پکا دیا

ای زلف یار دل ہی ہی تیری ساتہ قید
مجکو اسیر نے دام بلا مین پہنسا دیا

کیون ای زبان کتنے ستم یار نے کئے
پہر نام لیکے تو نے میرا دل دکہا دیا

احسان غیر سے ہمین منظور نہین قبول
آیا غریب سر تو ہما کو اوڑا دیا

اچہی گلون سے اوس رخ رنگین نے جیت لے
سبزہ کو خط سبز نے تیری بڑہا دیا

کہل جائیگا کبھی میری تر دامنی کا لطف
سن لیجیو چراغ جہنم بجہا دیا

ناحق سوال ہے کس و ناکس کے سامنے
روزی ہی [illegible] دیگا جسنے دہن ای دیا

فرہاد تیرے ہمت عالی کو آفرین
جی کہو کے عاشقی کا تماشا دکہا دیا

ریلیش تخلص بابو بنسی دہر خیرآبادی - اور حال معلوم نہین —

راز تخلص لالہ دہنپت رائے خلف لالہ شنکر لال برادر زادہ راجہ کندن لال بہادر باشندہ بریلی مقیم لکہنؤ شاگرد خواجہ وزیر اردو مین صاحب تصانیف بہت ذی لیاقت ذی مروت اور باہمت آدمی تہے —

کیونکہ تمہارے رو دی صفا تک اے دل داغون پہ داغ صدمون پہ صدمے اوٹہا چکے صبح عذار و گیسوی شب گون دکہانے	اسد جو ہی صفا کہ سیستا ہے تو یا قبل دیکہیں ابہی تو اور کیا کیا اوٹہائے دل صدمے یہ رات دن کے کہان تک اوٹہائے دل	بیری طرح کسی پہ نہ آیا جو آئی دل بین گئیان کس من جہ پرین آپ سر	سینہ پہ کہہ کے ہاتہ کہو تا ہی ہای دل کیا خوش ہوئی ہن گر کسی پہ تمہارا ای دل

راز تخلص منشی ہنیڈو لال خلف لالہ مینڈے لال باشندہ لکہنؤ صاحب دیوان ہندی و فارسی شاگرد طوطی رام عاصی اپنے عہد مین بڑے سخنور گذرے ہین اور بہت لوگون نے اونکی استادی سے فایدہ اوٹہایا ہے انکے اشعار فصاحت بہت پر بہی بڑہائی جاتے ہے —

خاک مجنون کو میری کیا ہے حسد طلا	ہتھے ناز اوس پہ بہی کیے اکسیر ہو نہین جدم دہوان اوٹہا دل پہ عشق بتاب کا	لیلے رنگ جان مین کس کہو آے شاید گل ہو گیا فلک پہ چراغ آفتاب کا	دوڑے پہ ہنین پردہ محمل سے لگی ہے

زاہد تخلص برہمہ چاری پرم آنند جی سکنہ دہلی راقم اثم کے پیر طریقت ہین آپکا باوجود کمال فقیری کے علم سخن مین بہی بہت اچہا دخل ہے مخمس اور مسدس مشکل قیدون مین تصنیف فرماتے ہین جیسے مصرعہ کے اول ہی حرف ہوا اور آخر مین بہی وہی اور بعض اوقات دو دو حرفون کی قید ہوتی ہے اونکو کلکتہ کے جگت سیٹہہ نے ایکدفعہ اسی شکل گرہ مصرعہ کے گرہ لگانے مین بائیس روپیہ نذر کئے تہے - مچہلیان دشت مین پیدا ہون ہرن پانی مین - یہ مصرع مہاراج کا یہہ ہی - آہ دریا پہ کرون دشت مین آنسو ڈالون - ۱۸۸۸ء مین ٹونک مین تشریف فرما تہے میرے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب کے یہان اون دنون ہر ہفتہ مشاعرہ ہوا کرتا تہا آپ بہی تشریف لاتے تہے وہان ایک مسخرہ مسلمان بہی کہ جسکا تخلص یار لوگون نے قفس رکہدیا تہا آیا کرتا تہا اور اکثر واہی تباہی اشعار اہل مشاعرہ کو سنایا کرتا تہا اور وہ لوگ اوسکو بنایا کرتے تہے ایکدن مشاعرہ مین اوسنے چند واہیات شعر پڑہے اونمین ایک مہمل مصرعہ یہ بہی تہا کہ - میری پیشاب سے بہتی ہی گنگا یہ آپکے مزاج پر بہت ناگوار گزرا اور اوسیوقت اوٹہکر تشریف لیجانے لگے میر مجلس اور دیگر حضار نے کہ جو سب رئیس زادہ اور عمائد اوس ریاست کے تہے بہت منت اور سماجت کے اور شخص مذکور کے بیٹہنے کا عذر کیا مگر آپکے دلمین یہ نفرت اوس بے تہذیبی سی ہوگئی تہی وہ دور نہوی اور پہر کبہی اوس جلسہ مین باوصف فرط شوق سخن کے تشریف نہ لیگئے مین اوسوقت وہان موجود نہ تہا دوسرے دن جو مجکو یہ حال معلوم ہوا تو مین نے بجواب مصرعہ مذکور کے ایک شعر موزون کیا - مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے اسلیے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کر دیا گیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گزرے

مہاراج کا فارسی کلام تو اول جلد مین درج ہوا ہے اور اردو اشعار یہ ہین

تلاشی کیون نہ لی اے صبا اے ابرِ عنابِ گل
بزمِ ساقی مین جب سبوا آیا
چشمِ بلبل سے یون ہی آنسو

گیا ہے وصل تیرے گلزار سے جو رنگ گل کا
شفق آلودہ رنگ جو آیا
گل لپکا رہے کہ آب جو آیا

لبتی ہی مجکو صاف اوڑا لائے دشت مین
ہوش آیا نہین مجھے اب تک

جو دلمین بہرے تہے بگولے غبار کے
کیونکہ یک مست کو مین چہوا آیا

زخمی تخلص راج بہادر قوم کایتہ سری باستب سکنہ کاکوری علاقہ اودہ۔ اُنکی باپ دادے عہد سلطنت اسلام مین قصبہ مذکور کے قانون گو تہے اور اب یہ صاحب کانپور مین رہتے ہین اور اُردو فارسی مین اچہے شعر کہتے ہین ایک غزل بعینہ اونہون نے تذکرہ مین درج ہونے کے لئے بہیجی تہی اوس مین سے یہ چند شعر منتخب ہوئے —

کیا ہوا نفس پر غالب ہوا انسان ضعیف
حاسدِ کج فہم تیغ رشک سے بسمل ہوئے

کچھہ ہوا سے زود حل سکتا نہین ہے کاہ
مدح خوان جب سے ہوا زخمی سوال اللہ کا

درگاہ بیت مین اوسکے عقل انسان تہے
[illegible]

ناعرفنا قول ہے ایدل رسول اللہ کا

ساقی تخلص منشی شنکر لال بن منشی ہاتہی چند قوم کایتہ بہٹناگر متوطن سکندرآباد ضلع بلندشہر ساکن حال ضلع سہارنپور پیشکار عدالت فوجداری شاگرد رشید منشی بالمکند صاحب تخلص بےصبر جنکے نامی شعرائے ہنود سے ہین اور کلام بہی اونکا سستہ و صاف ہے یہ اشعار اپنے خود اونہون نے عنایت فرمائے تہے —

صید تیغ جان ابنا دل مضطر ہمت
ابر کا عالم ہی تجلی محتسب کے گہر برسے

تیر بیٹہا اوسکا پہلو مین ہمارے ہمت
اب تو جم کر بیٹہہ جا ساقی خم و سبو ہمت

جا ہی خون رنگ گل کلین ہین تیرا وقت
تو وہ لیلی ہی کہ ہی مجنون تیرا اسا جہان

ہاتہہ جلجانہ کیون قصاب دل کا تشنہ ہمت
ہین ہزارون دل اوسی ساقی طفل ہے

سالک تخلص سالگرام بن دلیپ راے بن بیردی رام کہتری جہنجنے سرہندی سن شعور سے تارکشی کے دستکاری مین مصروف رہے جوانی مین علم کا شوق کرکے کچہ سواد بہم پہونچایا میر پنجہ کش سے خوشنویسی سیکہی مگر ضعف طالع سے سوا تارکشی اور سہا نکری کے کوئی بڑا عہدہ نہین ملا آخر اب نابینا اور ضعیف ہوکر خانہ نشین ہین اور منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کے خبرگیری پر گذارہ کی صورت ہے اونکو عالم جوانی مین ایک کہتری بچہ شمبر داس نامی سے تعشق تہا وہ مر گیا تبا ونہون نے یہ شعر کہے تہے —

میری عرض ہے تمسے والا جناب
التمبر ہو فردوس سے کامیاب

ہین بندہ ہون تیرا جو سالک غریب
مزا دین کا مجکو بردی نصیب

سائل تخلص منشی منوہان پرشاد ملازم سرکار مہاراجہ بلرام پور راجہ تخلص شاگرد آقا حسن میران اُنکی ہی ایک تاریخ رسالہ گلشن فیض مین درج ہے —

سبز تخلص منشی لکہپت راے ساکن مجہیریہ ضلع اودہ قوم کایتہ سکینہ لکہنوی —

آج قسمت میری چمکی شکر ہی خلاق کا
گفتگو کرتی ہین بریان سے اپنا ہم

ای پری قاصد نے اصداد کا رہ خیال
ہے مزاج یار نازک طفل نادان کی طرح

سیجا تخلص عرف سنالال ہو مدد اہ درگا پرشاد ناظم میان گنج وصفی پور وغیرہ حضرت عماید لکہنو سے ہین اور اونہون نے تاریخ تالیف

رامائن منشی شنکر دیال صاحب کے بہت اچھی لکھی ہے۔ اوسمیں اونکی چند اور کتابون کا بھی ذکر آگیا ہے لہذا یہ چند شعر اوسکے لکھے جاتے ہین۔

سخن کی اوسکو ہی جی سے الفت بیان و معنی سے دلکو فرحت
کنایہ سے ہی عیان تخلص کمال ہر رنگ شاعری ہے

صفائی آب سخن کا جوہر عیان ہے بیتر ہیے زبان سے
کیا ہے اوس بیدہ مین کام کیسا بڑی طبیعت کی برتری ہے

لکھا تھا جو بالمیک جی نے اوسے کا چھاپا اوتارا اوسنے
لکھا ہنومان نا ناٹک ایسا کہ جس سے لنکا مین تہرتہری ہے

اوڑھی یہ کیونکر برنگ اون حواس جب ہر ایک بشر کا
جمایا رنگ گوشائین سارا عجب یہ اربعہ عناصری ہے

سحاب تخلص کنور گوپال سنگہ خلف الصدق راجہ سالگرام قوم مہاجن شاگرد غلام مولیٰ قلق انکے باپ اور اونکی بہائی دیوی سنگہ معزز اہلکار شاہ دہلی کے تہے اور وہین سے راجگی کا خطاب ملا تہا قلعہ معلی کے جو بارہ توڑیان مشہور تہین اونکو اخر وقت مین قلعہ مین گہسنے کی مناہی تہی اونمین یہ بہی تہے مگر دہلی کے معزز رئیسین مین شمار ہوتے تہے ان کنور صاحب نے فارسی تو اپنے مکان پر مثل امیرزادون کے پڑہی پہر ادلڈ کالج دہلی مین داخل ہو کر کچھہ انگریزی دیکہی غدر کے تباہی کے بعد وکالت کا امتحان دیا چنانچہ اب آپ متوسط درجہ کے وکیلون مین ہین عمر قریب پچاس کے ہوگی انکی شادی دہلی کے نامی ساہوکار گرد الہ لالہ رامجیداس کی بیٹی سے ہوئی تہی یہ اشعار آپ کے نتیجہ فکر سے ہین۔

شمع رو کے سر بزم یہ کہتی ہے کہ ہاے
خاک کرتی ہی یہ گرمی بازار مجہے

ابہی دل رفتہ مگر جان پہ کچہ آن بنی
چارہ گر اب نظر آتی ہین غزادار مجہے

سحر تخلص اجودہیا پرشاد پسر رام دیال دیوان اعتماد الدولہ میر فضل علی خان باشندہ لکہنو شاگرد مقبول الدولہ مرزا مہدی قبول۔

تصور کمر یار مین ہین اشک روان
لباط فتنہ بچہا مین جو تیری مردم چشم

اسیر دیدہ جانان ہین سب کے طایر دل
نظر جو آئین گے حورین بہشت مین لیں مرگ

کہٹک ہے کیون جو نہ پڑجائی بال آنکہونمین
تبائین نشاط گردون کو حال آنکہونمین

نہین یہ نشہ کے ڈوری ہین جال آنکہونمین
پہری گا آپ کا حسن و جمال آنکہونمین

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد رئیس بدایون مصنف رسالہ قیافہ۔

نہ تو دل اپنا ملا ہمکو نہ دلبر اپنا
سینہ اپنے ہے تہا ہمکو نہ تہا ایہ بیت بہے ما

نہ تو دلبری یہ قابو ہی نہ دلبر اپنا
ہی کمر بال ہی پر رنگ یہ بال کی

در ذکر صلح

ہانکو بیساختہ تو نے ہی کہا
کیا ہوا خبر ہی کچہ حال تو کہئے دل کا

اس سحر کا نتیجہ نہین مجہیر کہلتا
رحم کیون آج میری حال پر ہمکو آیا

آج کیون لطف عتاب ہے یہ مزاج عالی
مجہسے کیون صلح کا طالب ہے مزاج عالی

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بداؤن انکا ایک دیوان مسمی بضوابط عشق کہ دوسرا نام اوسکا تحریر عشق بہی ہے نظر سے گزرا اوس سے اونکی کلام کی شوخی اور بول چال کی خوبی ظاہر ہے یہہ چند بند دیوان مذکور کے ہین

لوگ سب دلبر طناز کسی کہتے ہین
عاشق خستہ و جانباز کسی کہتے ہین
چاہنے سے کسی محبوب کے کیا ہوتا ہے
ناز کیا چیز ہے انداز کسی کہتے ہین
کیون تڑپتے ہین اگر کوئی جدا ہوتا ہے
سوز کہتے ہین کسے ساز کسی کہتے ہین

لوگ یہہ باتین سمجہ کے یہہ ہی کہتے تہے
غیرت ہے کہ ابہی آپ بچے ہین اس سے
پہر رہینگے نہ کبہی آپ کی ایسی حالت
جب کسی زلف مسلسل مین گرفتار ہوے
آئیگا دل تو بدل جائیگی تمہاری صورت
ہیئۃ البول تب آئیگا تمہارا آگے

در تعریف معشوق

گل ہے رخسار تو گل برگ سے لب ہے حاشا
تہا دہن غنچہ صراحی ہی تو گردن تہا
چمن حسن کا تہا نخل جو وہ دلبر مست
دوش ہمدوش قیامت ہے تو بازو ہی بلا
شاخ گل سے نکل آے تہی کلائی سرد
تا یہہ تہا نام خدا نور کے سانچہ مین ڈہلا

ہاتہہ کے وصف سبی ہین کیون کر درست کیے
کوئی تشبیہ درست نہین ہاتہہ کے
قابل بوسہ ہے ہاتون کی ہتیلی اوسکے
حسن و خوبی مین ہے انگشت نما ہر انگلی

سخن تخلص رام دیال ولد پریم سکہہ لکہنوی شاگرد ناسخ فارسی اردو مین مشاق تہے الا قصاید فارسی مین کامل نثر او علوم منطق چنانچہ قصاید خاقانی اور انوری کے جواب مین قصاید لاثانی لکہے انکے باپ گہڑی سازی کا پیشہ کرتے تہے مگر انہون نے بذات خود داد سخن دی اور افسوس کہ جوانی مین راہی عالم جاودانی ہوئے - اشعار اردو انکی یہ ہین -

خدا کیواسطے بس اے صنم گلہ دل کا
مریض عشق صنم ہون شفا نہوگی مجہے
الہی آئی ہے یاس اب تو جان جہان
نہان ہے میری نظر سے وہ غیرت یوسف
کہ تیری آنکہون نے لوٹا تہا قافلہ دل کا
دکہا دیا نہ کبہی چراغ آبلہ دل کا
بہت خراب ہے معاملہ دل کا
تباہ کیون نہ ہوئے ہائے قافلہ دل کا
مری مزار پہ آئیگی قتل ہونے سے
آہی کچہو خبر اس غریب بیکس کے
وہان جان ہے مجہے ہجر یار مین شیشہ
نگاہ یار سمجہا ہے اے سخن دشوار
کریگی یار کی تلوار فیصلہ دل کا
پڑا ہے لشکر غم سے مقابلہ دل کا
سمجہا ہے گر مین کیون اوسکو آبلہ دل کا
پڑا ہے دشمن جان سے مقابلہ دل کا

رکہی اگر وہ ناز سے اندر چمن کے پانون
فرقتین ہوگئی ہین میری کہ بس تہکے پانون
بعد از فنا بہی مین نہ بچا رنج ہجر سے
اوس سرو قد نے رکہے جو باہر چمن کے پانون
سب پہول چومین آنکہی اوس گلبدن کے پانون
آنکہون کو تیری دیکہکے ہوئی ہین جو گردشی
پہیلاؤن کیا مین جیتے جی سے اندر کفن کے پانون
اپنا کمال شوق دکہا دے جو ایک بار
اب ضعف سے قدم بہی اوٹہانا محال ہے
دہنسے ہین مین دیکہیے ظالم ہرن کے پانون
بلبل کیطرح ہوگئے نالان تمام گل
شیرین لگائے آنکہون سے پہر کوہکن کے پانون

بلبل باغ گل ہمہ تن گوش ہو سخن
رکہون جو نغمہ سنجی کو اندر چمن کے پانون

سخنور تخلص دیوانی سنگہ خلف رای جسینگہ دہلوی قوم کایتہ بادشاہ دہلی کے سردفتر تہے

دیئے ال وصل کے شب سے شب فرقت میری دم نکلجائے تو مٹ جائی ندامت میری	دیکھے جب تنگ بہت چرخ نے حالت میری سایہ جسم بہی تاریکی مین چھپ جاتا ہی	فرقت یار مین جینا بہی پشیمانی ہے کون کرتا ہے مصیبت مین شراکت میری

روتے ہو خاک اوڑاتے ہو لحد پر بیٹھے	پہلے ہنستے تہے بہت دیکھکے ذلت میری

سماجت تخلص لالہ سجت بہادر خلف منشی بخشی و ہر ہمت متوطن قدیم شہر لکہنو

عشق گیسو مین بلا مصحف رخ کا تو کہلتے بند ہے بکہرتے ہین سبو ری ہی بر ادام	لائے اسلام ہی عاشق کو بہ کافر گیسو کیا ہمین تنگ یہ لیتے ہین معنبر گیسو	حور بن کہتے ہین یہ سر بار بسر گیسو کو ہم سلیمان ہو صاحب کی انگوٹھی پائی	سنبل باغ جنان سے بہی بہتر گیسو آپ کہلائی پری جب سے بنی پر گیسو
	ہو گیا مجکو بہی سودا مگر ان بالون کا	دلمین الجھن ہے سماجت تو زبان پر گیسو	

شاد تخلص منشی منولال قوم کایتہ ساکن روشنپورہ حال مقیم ہٹیایکہ دہان مطب کے ذریعہ سے خوش گذران ہین انکی والد مرحوم منشی دوقی رام بہی طبیب حاذق ہے شعر کی اصلاح حکیم مومن خان رسال مومن تخلص سے لی یہ شعر اونکا جو منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے بہیجا تہا اونکی نازک خیالی اور شیرین مقالی پر دال ہے۔

کمر تسم پر کسی کالیون پہ منہ کہولا	اور سہرا آپ نہان کمر ہنین رکہے

شاد تخلص منشی کنہیالال ولد ہیت رام کایتہ سکسینہ باشندہ اجمیر جو عدالت مین مختار کاری کرتے تہے اور کچھ مذاق معرفت اور تصوف کا بہی رکہتے تہے آدمی بہت بامزہ اور رنگین مزاج ہی کبہی کبہی شعر بہی موزون کر لیا کرتے تہے دو ایک میرے والد صاحب کو بہی غزل دکہائی تہی سنہ ۱۹۰۲ع مین اونکا انتقال ہو گیا شادی نہین کی تہی او ر آزادانہ زیست کرتے تہے یہ دو شعر اونکے جو اسوقت یاد تہے بسبیل یادگار درج تذکرہ ہذا کئے گئے اور ایک رسالہ بہی علم تصوف میں اونہون نے بنایا تہا۔

شعر کہنا شاعرونکا کام ہے	یہ تو عاشق مفت مین بدنام ہے	دیکہے بہت تماشے دنیا کے خیر و شر مین	پائی ہے راہ آخر خورشید قمر مین

شاد تخلص منشی رام پرشاد شاگرد مولوی محمد مقیم سہارنپوری۔

ہو ہنین شہید ناز جو یک گلعذار کا	بلبل طواف کرتی ہے جس کے مزار کا	ہم قسمتونکو غیر کی دوست سے کیا مفاد	اولٹا پڑا ہے بحر مین کاسہ حباب کا

تیری اس بیوفائی پر تو ہم سو جان سے مرتے ہین	اگر ای بیوفا تو باوفا ہوتا کیا ہوتا

شاد تخلص منشی شیو پرشاد شاگرد میر حسین تسکین مرد فہیم و صاحب ذہن سلیم تراکیب سخن دلچسپ ہر جستگی معانی ناصح بدل زن ہے

جاکے قاصد بہی وہان غیرون مین شامل ہو گیا	اور ایک کانٹا نکل آیا میری تقدیر کا

شاد تخلص سکندر آباد کے برہمنون سے کوئی حضرت تہے

اوس تنگ چہینٹ کا پہرا ہن تن پہ نکیں	چہپا کے پہول اگتے مین دانے بہار مین

شاد تخلص منشی رام پرشاد بریلوی شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان۔

ابرو کی جب صفت مین یہ فہم رسا لڑا — مصرعہ ہمارا بیت ہلالی سے جا لڑا

شاد تخلص رای دیبی پرشاد باشندہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض۔

شیر پر دیتی ہے شیرین فاتحہ — آج برسی ہے میان فرہاد کی

شاد تخلص منشی الیلی پرشاد خلف الرشید منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر لکھنوی منشی دفتر مہاراجہ بلرامپور یہ حضرت بہی شعر و سخن مین اپنے والد کے قدم بقدم مین۔

ہو تیرا احسان اڑا اوڑکر ہر یک گل سے گون
ماہ تابان کیطرح مہر درخشان کیطرح

ناتوانی کر دی گر ریگ بیابان کیطرح
غضب ہے قد وش کے جدائی ہوی ہے

دو نور رخسار انکی ہاتھ مین چمکتے رات دن
لکھا غم کی سینہ پہ جدائی ہوئی ہے

بد نکیئے اوسکو بہی جو بد ہے یا گمراہ ہے — ذرہ جب تحریک مین محتاج اذن اللہ ہے

شاداب تخلص منشی رنگین لال متوطن نواب گنج کانپور بہت عرصہ تک مطبع اودہ اخبار مین خوشنویس ہے اور اب ضلع کانپور کمین انگریزی ملازم ہین۔

ہین تو ہولن نامہ تقدیر سے بڑہکر گیسو
سیکھے آئینہ سے آئین سکندر گیسو
سینش مژگان کیا ہے تو تیر شعاع آفتاب
روز چمکاتا ہے شمشیر شعاع آفتاب

کچہ بدل دینگے ہمارا نہ مقدر گیسو
سا اپنا چہرہ پر نور سے کچہ سہل نہین
ہے خطا باندہون اگر تیر شعاع آفتاب
دو گز زمین سے لکھہ جرائیگا کیا فلک

رخ روشن سے بنی صاحب کشور گیسو
پہلے دکہلائے تو ایسے بہ انوز گیسو
دل دہل جائے نہ کیون تیر فلک کے جور سے
کیہم ہم ہی ہے مرینگے کسی دن بخیل سے

شادان تخلص منشی لبہا دن لعل قوم کایتہ کہرے میرمنشی نواب امیرخان بہادر والی ریاست ٹونک انکا مفصل حال جلد اول مین رقم پذیر خامہ تحقیق ہو چکا ہے یہ بہت ذہین اور ذکی شخص تہے کتاب امیرنامہ جسمین سوانح عمری نواب موصوف درج ہے۔ انکی تصنیفات سے ہے اور ایک فارسی مثنوی بہی اونہون نے نواب ممدوح کے امیرون کے حالات مین لکہی ۱۲۵۱ہجری مین نواب وزیر محمد خان بہادر کے حکم سے یہ کلکتہ مین بہی نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گئے تہے اور وہان انکی بہت کچہ تعظیم اور توقیر بوجہ علمی لیاقت و ہوشیاری کے ہوی تہی فارسی شعر تو کہتے ہی تہے مگر اردو بہی کبہی کبہی نظم کر لیتے تہے اور ہندی کے شاعری مین بہی قاصر نہ تہے ایکدن نواب امیرخان ہندرباغ کی سیر کر رہے تہے منشی جی بہی ساتہ تہے نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکہو گلاب کیا پہول رہا ہے عرض کیا کہ حضور کے قدمون کی برکت ہے اور فکر کرکے یہہ رباعی فی البدیہ موزون کی جب نواب صاحب ٹہلتے ہوے انکی طرف آئے تو کہا سنئے۔

گل کا اپنے خوبی عجب دکہائی ہے — بہار جامہ گلگون پہن کے آئی ہے
جو پوچہو سچ تو یہی ہے برکت قدوم — ورنہ گل نے یہ خوبی کہان سے پائی ہے

اور ایک مثنوی بہی کہی کہ ان کی سنت مین لکہے تہے یہہ دو شعر اوسمین سے ہین۔

ذکر کہاٹون کا کیجیے گر ارقام | نقطے کاغذ کو کاٹتے ہین تمام
کہٹملون سے دوات ہی لبریز | رنگ سیاہی کا ہے شنگرف آمیز

شادان تخلص لالہ باؤلال کا یتہ ہے۔

یون داغ دل مین اس پری سینے کے آس پاس | جیسی جڑی ہون جیسے نگینے کے اس پاس

شادان تخلص حاتم عصر مہاراجہ راجے چندولال بہادر سکنہ رائے بریلی توابع لکہنو نائب رئیس حیدرآباد دکن شاگرد شیخ حفیظ الدین و شاہ نصیر دہلی۔ اپنے عہد مین نہایت فیاض اور سخی ہوگزرے ہین اور اونکی ذات سے ایک عالم کو فیض پہونچا ہے دور دور کے لوگ اونکی سخاوت کا شہرہ سنکر حیدرآباد جاتے تہے اور کامیاب مدعا ہوکر واپس آتے تہے ہمنے سنا ہے کہ مہاراجہ موصوف کا دست کرم پاخانہ مین بہی نزرپاشی سے عاری نہین ہوتا تہا اور اسیوجہ سے اونکی پاخانہ مین دونو طرف روزن بنے تہے کہ جنمین سے وہ ہاتہہ باہر نکالکر سائلون کا سوال پورا کرتے تہے اور اپنین فیض بخشیون سے آجتک حیدرآباد کا نام اونکی نام پر مشہور ہے کہ بہت لوگ چندولال کا حیدرآباد کہتے ہین اونکے دربار مین ہندوستان کے بڑے بڑے نامی گرامی شاعر موجود رہتے تہے اور اونکی قدردانی اور فیض رسانی کے عالم مین دہوم تہے غرض یہ مہاراجہ بہت بڑے دیوان با اختیار ریاست حیدرآباد دکن کے ہوئے ہین اور اونکی مختاری اس پایہ تک مین سرکار انگریزی بہادر کی کفالت سے تہے کہ نظام بلا استصواب سرکار کے اونکو عہدہ سے معزول نہین کرسکتا تہا اب اونکی پوتے مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت مدار المہام ریاست مذکور مین دیوان و پیشکار ہین۔ یہ مہاراج جیسے جاہ و منصب مین صاحب دیوان تہے ویسی ہی شعر و سخن مین بہی صاحب دیوان گذرے ہین چنانچہ یہ شعر اونکا ہے۔

ملا کے گیسوئے دلبر سے سلسلہ دلکا | عجب بکھیڑے مین ڈالا معاملہ دلکا
معشوق کے آنے کی شتابی خبر آوے | اللہ کرے دلکی یہ امید بر آوے

شادان تخلص خوشوقت رائے ساکن چاندپور شاگرد حاتم بعض تذکرہ مین شاداب بہی لکہا ہے۔

جب تلک مژگان کا تیغ ابرو سے تہا | تیر کے ہوتے کوئی کھینچے ہے تلوار کو

شادی لعل برادرزادہ برانی لال کا یتہ سری واستب لکہنوی نوجوان عمدہ خاندان اور شاعر بلند خیال تہے مگر افسوس کہ حالِ جوانی مین قضا کی۔

شاعر تخلص سوہن لال مرحوم کایتہ سکسینہ ساکن دہلی ولد منشی سلطان سنگہ علم فارسی سنسکرت انگریزی طبابت علم موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریون مین شہرت رکہتے ہین ایک ساز جو سارنگی بجانے کے قانون مین ہے اونکے مخترعات سے ہے اور اونہون نے ایک کتاب نہایت ضخیم اردو فارسی اور ہندی لغات مین خزینہ ہندی بنائی ہے یہ تین شعر جو اونکی بہائی منشی کیول رام صاحب ہوشیار نے بہیجے تہے زیب تذکرہ کئے گئے ہین۔

تمکو شکوہ کچہ نہین ہے یار او اغیار کا سب دوا بیمار کی پرہیز ہے بیمار کا	ہے لکہا قسمت مین ہی تو لغزش دلدار کا گر قتل تجہہ کو ظالم منظور ہے ہمارا	نبض مجہہ بیمار کی زنہار مت چہو اے طبیب تو دل ہی زندگی سے رنجور ہے ہمارا

شاگرد تخلص منشی طوطارام ملازم محکمہ سراج کوٹہ

اپنے کوچہ سی اٹہوائے میت میرے لیجا ہو گور و کفن جو میرے قسمت کے	رہ گئی گور غریبان مین تکیہ ہی جل ہاے کس ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میری

شایان تخلص پنڈت پریم نراین خلف پنڈت رام نراین منصف ہو باشندہ دہلی

قائل نہین ہین وہ میرے کے سامنے	طوفان نوح اگلے زمانہ کی بات ہے

شایان تخلص منشی طوطارام لکہنوی قوم کایتہ سری باستب خلف الرشید منشی اتمارام بڑے درجہ کے شاعر تہے اور مدت تک متوسل مطبع آودہ اخبار رہے نظم مین اونکو بہت اچہا ملکہ تہا ہمیشہ نئے نئے مضمون باندہتے تہے اور مندرجہ ذیل کتب اونکی تصنیف ہین۔ مہابہارت منظوم۔ قصہ امیر حمزہ منظوم معروف بہ طلسم شایان۔ الف لیلہ منظوم۔ تاریخ ستارہ ہند۔ انکے دادا مسکند رائے اور پردادا سنارام بڑے نامی شخص تہے اونکا خطاب کالی ڈہال تہا اونکی والد راجہ رائے تلسی رام کو نواب آصف الدولہ بہادر نے رائے کا خطاب مع مہر نگین زمرد کے عطا فرمایا تہا جسپر وہ خطاب کہدا ہوا تہا اور یہ صاحب نواب سعادت علی خان بہادر کے عہد مین عہدہ بخشی گری فوج پر ممتاز رہے تہے حضرت شایان کا انتقال ابہی چند سال پیشتر ہوا ہے اونکا ایک دیوان ہی چہپا ہے جسکا مطلع یہ ہے

آج کہونے پر پرواز ہے عنقا کی قلم لنگر عرش معلی ہی نہ پایا ہی قلم کلک قلم حسن کے مضمون رقم تیرے اوپر	جب سیر لوح پڑہی دیدہ بینائی قلم قصہ عشق ہی سب نے قلم تہا دیر	واقف اوسہو کہ چشم تماشائی قلم

مہابہارت منظوم سے جو ۱۲۸۶ھ مین طبع ہوئی ہے

فن شاعری مین سرفراز ہون	تخلص ہی شایان کی ممتاز ہون	پدر اتمارام عالی وقار	ہر ایک گوہر علم او نیر شمار
وہ شارح بے شبہ تہے بے مثال	کہ حاصل تہا منشی گری مین کمال	زبان عرب سے بہی آگاہ خوب	سمجہتے تہے ترکی کی وہ راہ خوب
شہنشاہ تہا چندر ہاس اوسکا نام	اسی نظم سے ہی وہ رنگین کلام	نہایت عجب دلچسپ ہی داستان	کیا اوسکو ترکی زبان مین بیان
بنائی کتاب جامع اللغات	بچہونی کوئی دسین مطلب کے بات	وہ کی طبع رنگین نے اشارہ تم	گرا ہاتہ سے منشیون کے قلم
وہی گوہر نظم کو آب و تاب	جو مین سلک گوہر خیالات سی آب	تنائی مین پایا کہا مین ہے جو تہیا	کہ ہی نانیکا بہید کل سب بیان
کتب چند وہی وہ موزون کیے	کہ پیدا نئے سحر و افسون کیے	محقق تہے سید انشاء لاکلام	تصوف کی باتین زبان تمام
وہ تشریف جنت کو اب لیگئے	دل شاد کو رنج و غم دیگئے	ملا فضل کا سال ہجری مین ہیچ	ہزار و دو صد اور ہفتاد و پنج
پتا جد اعلے کا لکہے قلم	کہ مسکن سے تہا رائے آخر ہیم	زمانے مین ہی جنکے بہہ نور عین	چہپا او ہنین عیش آرام چین

کرون اطلاع اونکی ہی نام سے کہ تلسی کو میوہ بیند تہا رام سے
جہان آصف الدولہ عالیجناب شجاعت کا چمکا ہوا آفتاب

یہ نواب اوزیر سرفراز تہے وہ سرکار عالی مین ممتاز تہے
نگین منقش عنایت کیا خطاب اونکو رای کا اعلی دیا

ہوی جب یہ نواب جنت نشین ہوا لکہنو غم سے اندوہ گین
سعادت علیخان عدالت شعار ہوی مسند آرا بعز و وقار

یہ ہی رای بخشی بنے فوج کے ستارے چمکتے رہی اوج کے
جو نواب لائے بنارس سے فیل ردانی مین عزت دہ رو دنیل

عنایت کیا پہر دیا یہ وقار ہوی فیل پر اونکے آگے سوار
مین اوس بحر کا دُر شہوار ہون ملی آبرو جو سزاوار ہون

بیان جنگ کرن وارجن

قلم اب کرہی داستان اختتام قریب آئی ہی دور سرخونکی شام
سحر عمر کی اسگہڑی شام ہے کرن آفتاب لب بام ہے

ارا یہ کرن کا تہا جو زر نگار ہوا آہی ہی چالاک تر راہوار
جو برگشتہ قسمت کا تارا ہوا فلک کا یکایک اشارہ ہوا

زمین نے وہ پہیہ کو پکڑا بزور پڑا پنجہ شیر مین پائے مور
کرن دلمین تہا سخت حیران کار لگا کہینچنے چرخ کو ایک بار

کمان جو ارجن نے رکہا خدنگ لب گوش تک اوسنے کہینچا خدنگ
کرن نے کہا ای شجاعت پناہ کہان ہی بہلا راستی کے یہ راہ

دیا تیز رن نے کرن کو جواب نہ تہا اوس گہڑی راستی کا حساب
جو فرزند تہا انکی خورد سال کیا جیہ جوانون نے ملکر حلال

مگر راستی ہے ہمارا شعار امان تجہکو دی ای کرن نابکار
کرن نے جو اوسوقت پائی امان نہ کام آئی کچہہ اوسکو تاب و توان

کیا ساتہہ بیکے ہر چند زور ہوا سخت ناچار مانند مور
عنایت کیا تہا جو سیر ہانے تیر نہ تہا اور ترکش مین اوسکا نظیر

جو ارجن نے چہوڑا اوسی وقت جنگ ہوا اینٹ کے پار روی خدنگ
ملا کرن نے ہاتہ اوس زخم پر اوسیوقت اچہا ہوا اسر بسر

گرا تہا ارابہ پہ جب تیر زن جہکا کہینچنے کو اوسے پہر کرن
جو ارجن نے پایا وہ فرصت کا وقت کہا اب نہین ہے مروت کا وقت

کرن پہ لگایا اوسیدم خدنگ ہوا سرد وہ گرم میدان جنگ
وہ بالشت تہا پہن پیکان کا کیا تیر نے سر کو تن سے جدا

اشعار شایان

ہستی مٹی تو پردہ مین یکرنگ ہو گیا
کرتا اگر نشانہ وہ ابرو کمان مجہے

گو عشق نے کمر کے کیا بے نشان مجہے
کچ عقل دی خدا نے بت سادہ لوح کو

ہوتے جہان مین جو ہر تیر مژہ عیان
دیتا ہے بوسہ غیر کو اور گالیان مجہے

وصف کمر سے یار کے شایان گریز ہے
افشا نہو چہپاتا ہے راز نہان مجہے

ساقی نامہ الف لیلا منظوم شایان سے

زمانہ ساتیلی ہے بر سر جنگ نہ رکہہ تو دیدہ سوراسی دل تنگ
دوبارہ دی مئی شیرین کا ایک جام ہون اب مین شش جہت مین تلخ ایام

صبوحی دی دل مشتاق مین چور چہلکے پڑتی ہی ساقی چشم مخمور
پلا دے ہون دلکی بیکلی جائے عنایت مجہپر ای ساقی جلی جائے

نہی شمشیر خط جام ساقی نہ رہا محتسب نے تسمہ باقی
پلا ساقی اوسی مے اوردکا ایک جام کرے ہی اسدم مسیحائی کا جو کام

جو نکلا خور ریاض صبح لیکر — رقم تھے نسخہ پر نور اوسپر
ہوا مشرق سی پیدا شعلہ طور — شب مشکین ہوئی چل پہر کا فور

طبیعت کو دی ہین پہولنے خار — یہ دارو راحت انگی نہ زنہار
ہین کیون منت کش پیر مغان ہون — سہ آب تلخ کو کیون زہر سمجھون

نگہبانی رہی اس سے سر بزم — نہ اسکو منہ لگانیکا کری عزم
یہ دختر رز ہی معشوق گل اندام — یہ ہرجائی ہوئی عالم مین بدنام

ہزارون دل سی ہون جسکی خریدار — نہ کہومے دامون اوسکو لون زنہار
بہار ایک ہفتہ ہی مہمان ساقی — رہے برسون بہر دکان ساقی

مسیحا بن پلا دو چار ساغر — مزاج اپنا ہی چوتہے آسمان پر
تمنا ہے یہی آب شش و پنج — پلا سہ آتشہ تا دور ہو رنج

کہان تک انتظار آب گلگون — لطمی کا روا ہے ساقیا خون
عروس فصل گل ہی جوبن پر — مئی گلگون سی بہر دی جلد ساغر

گلابی نشہ جو آنکھون مین آئے — تو کیفیت یہ دختر رز دکہائے
بہار فصل گل جان چمن ہے — بندھا رنگ عروسان چمن ہے

شگفتہ بلبلین ہین شاخ گلپر — گل افشانی سی ہی گلشن معطر
بڑہی جوبن یہ ہی فصل بہارکے — اری ساقی ترا ہو فیض جاری

پہر آئے شام شمعون نے دیا ہنس — کہ تہے یہر وکش صبح بنارس
ادہار کہہ ساقیا اب شیشہ و جام — نہین ہی آب آتش رنگ سی کام

طبیعت دختر رز سی جلی ہے — فراق یار مین اب بیکلی ہے
رہی کچھ دن در میخانہ مسدود — حرم مین دل کریگا یاد معبود

پلادے تازہ ای ساقی کوی جام — کہ ہی آب طرب سے دل کو آرام
موافق ساقیا ہو دور افلاک — کہ آب تاک کی ہے اس سی تاک

پلا ساقی مجھے زر زیر ساغر — لٹا دون مین خزانہ میکدہ پر
خرابہ مین خزانہ جو ملا ہے — وہ صرف میکدہ ہو تو بہلا ہے

جہان ہے اوس شہ سے خوب آگاہ — کہ صرف جاہ ہوتی ہی کل جاہ
جرہی ہتی کو تو لال شہر کو آج — کیا ہو جو میخانہ کو تاراج

نہیں ہے ساقیا یہ آب گلفام — اوگلتا ہے لہو شیشہ نہ بہر جام
لطمی کی شکستہ بال و پر مین — لبالب جام اشک چشم تر مین

نہیں طوفان سے کم ہے کشتی می — تبہ بیڑہ یہان پر نوح کا ہے

شایق تخلص لالہ فتح چند ولد لالہ بستی رام قوم کایتہ سری باستب باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد امام بخش ناسخ حضرت جوہر لکہتے ہین کہ اردو کے شاعری مین ناسخ کا کوئی شاگرد انسے بڑہکر کم تہا اور ناسخ کے بعد طابق النعل ناسخ تہے خوش فکری مین انکو تمام متاخرین پر فوق تہا بزرگوئی جدت مضامین تازہ خیالی اور فصاحت بلاغت اپنی ختم تہے اور بہ عالی اور عمدہ مضمونون کے تلاش مین استاد بے نظیر ہو گئے تہے ۔

نہ سینہ مین ہی نہ پہلو مین نہ کنار مین روح
نہ زور دلپہ ہمارا نہ اختیار مین روح
الہی تیغ خط یار حلق پر پہر جاسے
بہت نہال ہوی باغ روزگار مین روح
ہمارے سر ہے اے صیاد بیر کے بالش پر مین
سجا ہی یار مین بیٹہے میری غمخوار پہلو مین

ہماری آنکھون مین ہی تیری انتظار مین روح
بگولا بنکے اوڑیگا غبار مرقد کا
وہ مرگ زیست ہی نکلے اگر بہار مین روح
لقب جو روح ترا ہی یہ اوسکی صحبت ہے
کہ تکیہ بستر رکہتا ہے وہ دلدار پہلو
ہمارا دن دہو دم سے انہی ناتوانی مین ترے نشست

دل اپنی قبضہ سی باہر ہی افغان یار مین روح
لگی رہی اگر اوس طفل نے سوار مین روح
دماغ دلکو نہ پہونچی گل مراد کے بو
نہ اختیار مین تو ہے نہ اختیار مین روح
میرا پہلو فراق یار مین ہی خانہ ماتم
بٹہائی یار کا گر سایہ دیوار پہلو مین

اوس پریزاد کی جادو ہین مقرر آنکھین
ہین اوس انسان سے حیوانکی بہتر آنکھین
خوف یہ ہے کہین چبھہ جائے نہ خار مژگان
دیکھتا کیا دیدہ ریزی ہی میری تصویر مین

سیکڑون جی سے گئی اوس سے ملا کر آنکھین
یہ سمجھے دیکھہ کر آنکھونمین اوترا ہے لہو
کیا بچھاون مین تہ پائے سمن بر آنکھین
پادشاہون کے معائب بھی ہنر ہین جہلا ہین

عیب مردم کے جسے دیکھنے کی عادت ہو
سرخ ہوتی ہین تری صورت خنجر آنکھین
صرف کرتا ہون سواد چشم کو تصویر مین
لنگ ہتی ہے اوسے خلق جو تیمور بھی ہو

مہندی ملکر کون نکلا چاندنی میکو
سرخ ہوئیگئی ہین چادر مہتاب مین

شایق تخلص بھاگیرتھہ لال شاگرد جناب آشفتہ وارد ضلع علیگڈہ ۔

اے صبا وصل کا میرے نہ او سے پیام
بدگمان مجھسے ہے کیا جانے وہ کیا سمجھے
نالہ گرم میرا آئے اگر جو شون پر
خاور حشر کو ایک ذرہ ادنے سمجھے

شایق تخلص شام لال ساکن متہرا اور حال معلوم نہین شعر اونکا ہین

میرا مطلب آتا اور تمہارا نام ہو جاتا
اگر بوسہ لب شیرین کا دیدیتے تو کیا ہوتا
جگر اور دل میرے سوز نہانی سے جلگئے دونو
کہو باقی ہے کیا جو اوسکے غم مین جلا ہوتا

شور تخلص پنڈت موہن کشن لکہنوی ۔

جو طلب تم سے کیا ہم نے وہ بات تکرار
دل کو دل اور یہ کلیجے کو کلیجا سمجھا

شیر تخلص منشی جوالا پرشاد شاگرد مولوی یوسف علی وجیہہ

رخ و گیسو کا اوسکے تذکرہ صبح و مسا ہوتا
ید بیضا یہ ہوتا اور وہ موسیٰ کی عصا ہوتا

شعلہ تخلص منشی تیواری لال شاگرد منشی بالمکند بے صبر سکندرآبادی ۔

ہے عشق مین ابرو کے جو کا ہیدہ تن اپنا
غنچون سے کہو صاف تو کرلین دہن اپنا
کیا کہتے ہین سن سن کے میرے شعر کو شعلہ

سایہ تری تلوار کا ہوگا کفن اپنا
سر کہو لے ہوے کرتی ہین پریان میرا ماتم
اعدا کے لئے تیغ ہے گویا سخن اپنا

اوس منہ کی کرین بات ذرا منہ کو تو دہو لین
اندر کا اکہاڑا ہے یہ بیت الحزن اپنا
خیر آپ جو چاہو کہو لو سمجھین گے ہم ایکدن

پڑتا ہے آدمی کو کام آخر آدمی سے

شعلہ تخلص امرناتھہ کشمیری الاصل و لکہنو نژاد کہ طبع موزون و ذہن رسا رکہتے ہین ۔

جان دی شعلہ نے حسن سنر سے پرہیز کر
کیا سمجھکر چرخ نے ہمکو ملایا خاک مین
غم اسیرون کی بھی کچھہ ہے اندمال زخم کا

حق مین اس بیمار کے پرہیز کرنا سم ہوا
جلوۂ گلزار ابراہیم آتا ہے نظر
باغبان پہول ایکدو رکہدے قفس کے جابجا

ہے نہ سیماب جہوش طلا ندرکے ہم
اے بہار حسن تیرے روئے آتشناک مین

مشفق تخلص منشی لالتا پرشاد خلف بیچے لال قوم کایتھ ساکنہ شہر لکہنو محلہ بہوانیگنج علوم فارسی و انگریزی سے آگاہ شاعر صاحب دستگاہ خوش فکر تیز طبیعت ہین کلام انکا نہایت دلچسپ فصاحت و بلاغت سے مملو اور اشعار اکثر استعارات و تشبیہات گوناگون و تناسبات لفظی و معنوی و حسن بندش سے مرصع ہوتے ہین طبیعت ہمیشہ نئے مضمون کے

پیدا کرنے مین جو سعی رہتی ہے علی ہذالقیاس تاریخ گوئی مین بہی لاثانی ہین کہ چار مصرعہ مین سولہ سولہ مادے نکالتے ہین فن شعر گوئی مین منشی کنور جیصاحب مدہوش و منشی شکر دیال صاحب فرحت کے شاگرد رشید ہین و نیز اکثر مقدمات شاعری و لکات زبان آوری کے تحقیق مین آغا علی شمس صاحب سے فیضیاب چنانچہ مثنوی موسومہ بہار شفق کے دیباچہ مین کہ جو نظم ترجمہ چار درویش کا

بندہ ناچیز و بے حقیقت ہے
فیض مدہوش و شمس و فرحت ہے

یہہ چند اشعار آپ کی تصنیف سے ہین یعنی شفق مسبوق الذکر۔

طایر رنگ حنا کا بٹ دانہ سہرا
مہندی چہوٹی طایر رنگ حنا ہاتہ آگیا
سہرا ہی ہنین سر پہ مین باندہون دستار
آنکہہ اوٹہا کر بہی کو جب کہا پایا جواب

ہٹی بندہ سے تو بل ہو غایب کف صیاد سے
لال حنا یا اوڑ ہی طوطی ید صیاد سے
ایک سعی جو دو تو ہی گنبد گردان سر پر
طاقت اوٹہنے کی ہتین آئی ابہی بیمار مین

ہو وہ آئینہ جو کہ تجہے دیکہکر ہمکو شبیہ
ہمین جو ربط ہی شمع مزار سی پیدا
کہولڈالی بند محرم کی پسینہ کے سبب
چاندنی سی تو تن عمر روان مار گیا

دیکہو کہین تصویر اپنی کہنچکی بہزاد سے
ہو اکہی نہ کسی رشتہ دار سے پیدا
گر پڑا ننگا جہان پانی مراد لواین
جان دیگی الفت عکس رخسار مین

شکوہ تسے گر ہی مرے اوکہڑتی ہین غیب و صیل
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے
دل وحشی فدا ہی چشم مہر آلودہ جانان ہے
تن خاکی بہار جوش پر اشکو نکا طوفان ہے
کسبقصور ہنین کعبہ سی کم ہے چہرہ جانان
کہ بوسہ سنگ اسود کا بہی اک فرض مسلمان ہے
چاٹ جاتی ہے زبان تیغ نہ سی دلکا دماغ
واسطے اوٹہنیکے ہین پر مرغ کو در کار پر
تل یہ مہر رخ کا پہ تو خط یہ سایہ زلف کا

ہی حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی سے
رخ کعبہ ہے مہدیکا خروج اوسمین سبزہ ہے
غزال اپنا اسیر پنجہ شیر نیستان ہے
ہنین ہے روے روشن پتلی زلفوں کی حلقہ مین
اگر دان چاہ زمزم ہے تو یان چاہ زنخدان ہے
پاسے مردم کب رکی تیغ نگاہ یار پر
آئی ضحاک کا دہوکا ہی زلف یار پر
چار عنصر یون سنبہالی ہے دل مردہ مرا
دہوپ اگر مزدور پرسے چہانون سی معمار پر

پرچاش ہے غیر جو د چال کی مانند
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے
روان ہے آنکہہ کی کشتی مین پتلی نوح کی صورت
ہو ثابت کہ برج سنبلہ مین مہر تابان ہے
صنم کی کعبہ رخ پر جو تل ہی چوم لی زاہد
کیون ہو کامل جو تباجی ہر گہڑی تلوار پر
خط ہنین نکلا اوڑ ہی کب طوطی حسن شباب
جسطرح بوجہہ ایک کا بعد فنا ہو چار پر
یوسف دل گر پڑا چاہ زنخدان مین ترے

کیون نہ رو دن اوسکی خاطر پیر کنعانی کی طرح

شفق تخلص دولت رام گل فروش باشندہ دہلی سفید ریش محض ناخواندہ شاگرد ذوق ہین ہندی کی ٹہمری اور ٹپہ وغیرہ بہی کہتے ہین جنمین پہلے رنگ تخلص کرتے ہین نصیبا رنڈی جو گانے والی مشہور تہی حضرت اوسپر فریفتہ تہے اوسکی فرمایش سے اکثر چیزین بنایا کرتے تھے اب غدر کے بعد جب رنڈی مذکور نے کسی یار سے نکاح پڑہوالیا تو ان عزیز نے بہی ٹہمری ٹپہ کہنا چہوڑ دیا۔

پس مرگ میرے مزار پہ جو دیا کسی نے جلا دیا
وہ جو تیرا عاشق زار تہا تہ خاک اوسکو دبا دیا

اوسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجہا دیا
پس آئے مردن بہی گردش ہے زبس اپنے مقدر مین

مجہے دفن کر چکو جس گہڑی تو یہ کہنا اوکا ہے
بگولی کیطرح رہتی ہی میری خاک چکر مین

شفق تخلص تلسی رام شاگرد منشی کیول رام ہشیار

تری رخسار مین جو ہی طراوت | گل گلزار مین اتنی کہان ہے
کہون کیونکر قمر عارض کو تیرے | تفاوت از زمین تا آسمان ہے
میری سینہ کی سوزش کلیان ہے | فلک لہو لگا میری اک لون ہے

شفق منشی رام نراین ساکن شہر کول شاگرد بابو بسی دہر مخلص تخلص

گردش تقدیر ہی تو پہیرے گہری راہ
تہی وصل مین التفا تکی بات
کسد رحیہ لب صنم ہین شیرین
رخ پہیر کی ہم سی ہم سخن ہین

پہر گیا کیون ہا ہے اپنی عہد سی یار ظالم
بہو لین گی کہین راتکی بات
پہیکی ہی یہان شبا تکی بات
لاتی وہ زبان پہ بانکی بات

لائے اوس شوخ ستمگر کو میرے گہر پکڑ کر
خلوتمین چلو تو کچہ کہین ہم
ہین لی جب اوستی بوسہ مانگا
کیا سمجہین گے معنی دہن ہم

طفل اشک اپنی جو مچلی طفل یار و انکی طرح
ہی وصلکہ وصل یا تکی بات
بولی نہ کہو ذکات کی بات
کیجے نہ یہان لقا کی بات

شاکر تخلص رادہا کشن مراد آبادی

دیکہہ تو ای چشم سیل اشک طغیانی مین ہے | گہر سنبہال اپنا کہ دیوار مژہ پانی مین ہے

شاکر تخلص بنیم رای پیشکار رای پرورمن کشن رئیس مراد آباد ایک قطعہ تاریخ انکا دیوان وقار مطبوعہ ۱۲۹۱ ہجری کے ساتھہ درج ہے

شگرفی تخلص رام سیوک قوم برہمن کان کبج سکنہ ضلع ہوناولک و دہ جواب قصبہ بدنیرہ تعلقہ دریاپور ضلع ایلچپور ملک برار مین بعد انجام دینے کارہائے سررشتہ داری و تحصیلداری واکسٹرا اسسٹنٹی کے خانہ نشین ہین اونہون نے ابتدا مین کیتہی و دیوناگری اور اگروالی سیکہہ کر فارسی کا علم دس پندرہ برس مین تحصیل کیا پہر انگریزی مرہٹی اور سنسکرت مین بہی استعداد بہم پہونچائی مرہٹی اور ناگری کے علاوہ دو کتابین اردو مین بہی اونکی تصنیفات سے ہین ایک تاریخ دکن اور دوسری سنین مختلفہ جو ایک انگریزی کتاب تواریخ ادنیس سو سال کا ترجمہ ہے علاوہ اسکے شعر بہی فارسی اور اردو مین کہتے ہین چنانچہ کچہہ کچہہ نمونہ دو نو زبانو نکی کلام کا اونہون نے مجکو بہیجا تہا جسمین سے یہ شعر منتخب ہے

شگوفی دیکہی کیا کیا بہار نکلے | ترا نی طرح سے شعلہ چنار سے نکلے
فکر جب مصحف رخسار کا ہم کرتے ہین | دمیدم سورہ اخلاص کو دم کرتے ہین

شگفتہ تخلص - بدہ سنگہہ قوم سے لہار ہین انہون نی سخن کا مشورہ بہوری خان سے لیا ہے

پروانہ وار جلکر گو خاک ہوگئے ہم | پر شمع رو نہ چوکا اپنی شرار تو سنے

شگفتہ تخلص جنرانی لال کایتہ سکسینہ ساکن محلہ نو لیتہ لکہنؤ خلف رای تو تا رام صاحب فکر سا ہین -

شمسی تخلص لالہ سورج پرشاد ولد چتی لال باشندہ فرخ آباد شاگرد مجذوب آدمی بہت ذی لیاقت معلوم ہوتے ہین شمسی تخلص اپنے نام کے ہم معنی اختیار کیا ہی اونکی طباعی پر دال ہے بہرحال یہ شعر اونکا ہے

والله منکر ان قیامت کو اعظیم | قائل اگر کیا تو تمہاری ہی چال نے
مجکو کیا تہا لب نو نہال نے | یہ ہل ریت کے دیتے مجہی کیا جمال نے

شمیم تخلص منشی رام سروپ ایک جوان لایق و فایق راقم تذکرہ کے دوستون سے تہے اور افسوس کہ عین جوانی مین

دنیا سے چل بسے یہ قوم سے بھٹ ناگر کایتہ اور اجمیر کے رہنے والے تھے انکی بزرگ جہیر کی سرکار مین نوکر اور علم فارسی و سنسکرت اور جفر و رمل وغیرہ مین نامور تھے مگر انکی دادا رائے دولت رام ابتداء عملداری سرکار انگریزی مین بمقام اجمیر اکر ملازم ہوئے اور اخیر مین عرصہ تک نیکنامی کے ساتھ صدر امین اعلی رہے اونکا انتقال قریب ۱۸۶۰ع کے ہوا ہے اونکے اولاد نہتی اس سبب سے اونہون نے اپنے بھتیجے برج لال کو متبنی کیا تھا وہ بہی چند سال بعد وفات رائصاحب ممدوح کے فوت ہوئے اونکے فرزند رشید منشی رام سروپ وارث ریاست اپنی دادا کی ہوئے انکی ولادت سمت ۱۹۰۹ مین دیوالی کے دن بمقام اجمیر ہوئی تہی انہون نی فارسی اپنے مکان پر اور انگریزی سرکاری کالج مین پڑہی اور پہر کچھہ کچھہ عرصہ تک مدرس تہوتا تہہ دوارہ محکمہ کنٹرولر اور محکمہ جدبست بلافی مین ملازم رہکر سررشتہ تعلیم ریاست جودہ پور مین سکینڈ ماسٹر ہوئے اور پہر چندروز نورمل اسکول کی ہیڈ ماسٹری بہی کی بعدہ چہوڑکر گہر چلے آئے اور پہر کچہہ عرصہ بعد میواڑ مین جا کر اپنی خسر لالہ عزت رای میرمنشی اجنٹی اودے پور کی تعارف سے ڈونگرپور بانسواڑہ کی صاحب سپرنٹنڈنٹ کی میرمنشی ہوگئی اور آخر ہین ۱۸۸۱ع مین ایک چہوٹا بچہ اور کم عمر بیوہ چہوڑکر مرض موت سے جان بحق ہوئے اس واقعہ کا افسوس تیک ہی یہ مرنے سے چند سال قبل شعر و شاعری کی طرف بہی مایل ہوئی تہی اور ہنگام قیام جودہ پور ایک واسوخت لکہا تہا وہ چہپ گیا ہے اوسکی تاریخ مین نی بہی اونکی کہنے سے لکہی تہی اور چند تاریخی نام بہی نکالے تہے از انجملہ فیض شمیمی کہ جس سے ۱۲۹۰ ہجری نکلتے ہین اونکو پسند آیا اور وہی اب اوسکا نام ہے اور چند شعر جو اوسکی شکریہ مین لکہی تہے وہ خاتمہ واسوخت پر درج ہین بندہ نے سوائے واسوخت کے اور کوئی کلام اونکا نہین دیکہا اور یہہ چند بند اوسی واسوخت سے منتخب ہین۔

بجلی بتاب ہے یہان بیتاب ہے خیال	بال بہری نہین ہوتا ہے اواز لفکا حال
دم الجہتا ہے مرا کہنا سہ ہو بال	موتیکا قی سی یہ ہے بات نکالی نہ نکال

سر مو فرق نہین کہتا یہ سچ سارا ہے
پیچ اس مو ذیکا وہ قہر ہی جو مار رکہے
اس سیہ مارکا عالم مین ہے اندہیر بپا
ایک گوشہ مین تو چلائے بصد آہ و فغان
غیرون نے چرچیہ گو تجکو چڑہایا ای ماہ
عین نظارہ مین مردم سی کری عشوہ گری
یہ وہ بادام ہین دل لیتے ہین جنبہ صدہا
ناک رگڑا کری ہوجای تو دم مین پیدا

آتش رخ کا یہ اے ماہ دہوان چہایا ہے
سانپ سونگہی اوسی جو زلف کو اوسکی سمجہے
موذی ہی قہر ہی اژدرہی قضا ہی یہ بلا
تیری سینہ مین لی سی چہبین تیر مژگان
تیغ ابرو تراپل سار نکالے واللہ
کاٹہہ کی پتلی بنی حور اگر ہو نظرے
پوست کہواتی ہین بمغز و نکا ہر صبح و مسا
کج ادائی نہ چلی تیری ذرا ہی بخدا

بلبلے کیا سانپ ہی جسپر کوی منترہ چلے
یہ وہ ناگن ہی کہ اسکا کوی کاٹا نہ بچے
سہم کر جان تری جای جو وہ دیکھی کہمان
ناوک رشک سے بسمل ہو ترا طائر جان
چشم بد دور غضب کہہ ہی سرخی سی بہری
سیاہی خوش جو تجکو ہو دکہین جو وہ شکریہی
آلی اوس ہنی کی خود بیتی ہی تیری بچا
دل مین اندوہ کی تو کین سے چہبین ہے پیدا

ناک کی رشک سے درات تو غمناک رہی	خوش جیالو سین فرا ہی نہ تیری ناک ہی

شمیم تخلص منشی جادو رائے باشندہ بہوپال اور حال اونکا معلوم نہین۔

شنکر تخلص دیا شنکر دہلوی حیدر آباد مین انتقال کیا+

ان طبیبوں سے کچہہ ہوا نہ علاج ۔ عشق کا درد لادوا دیکہا

دیکہہ گریبان مجہی وہ ہنستا ہے ۔ خندہ گل ہی ابر کا رونا

آخر سے خالی اگر ہے فغان بلبل کا ۔ ہوا ہے چاک گریبان کس لئی گل کا

شور تخلص بابو مدن موہن لال بن چہدامی لال مقیم فتحگڈہ اہلکار قدیم سرکار نواب جعفری بیگم رئیس شمس آباد ضلع فرخ آباد

راتدن غم مین پہر اکر مین دیکہا ۔ ویرانے ۔ ہم کو آبادیسی مطلب ہے

ہم کہاتی تری سنتی تہین ہین روز ۔ کام شیرینکی یہ لیلیکی ہی افسانی سے

شور تخلص لالہ مدن لال قوم کایتہ سکسینہ ساکن سکیٹ ضلع ایٹہ ملازم محکمہ کمسیریٹ شاگرد گلاب سنگہہ مشتاق کی بڑہی دوست ہین طبیعت اچہی رکہتی ہین لکہنو والونکی شاعری کو زیادہ پسند کرتی ہین اور شعر بہی اوہہین کی طرز پہ کہتے ہین مگر صرف ایک ہی شعر اونکا مشتاق صاحب کی بہیجا تہا۔

پہر بہار آئی ہے مجہے سودیگا پہر جوش جنون ۔ بہاری بہاری بیڑیان طیار ہی حداد رکہہ

شوق تخلص بہوگی لال نام اور حال معلوم نہین۔

گلے مین ہوگیا زنار سر تا رکفن میرا ۔ کہین مرقد پہ آنکلا بت پیمان شکن میرا

مبارک جیب مجہی اشوق ہو دیوانہ پن میرا ۔ کہین وہ شوق بہی آجائی گر کوئی مین چاک

شوق تخلص سوہن لال جو علم موسیقی اور ستار نوازی مین بہی اوستاد ہین۔

گردش چشم دکہاتا نہ کل اندام کہین ۔ ورنہ ٹوٹیگی صراحی کہین جام کہین

عقدہ دل نہ کہلا ناخن تدبیر کی ساتہ ۔ آخر اس کام پڑا پنجہ تقدیر کی ساتہ

شوق تخلص رای دولت رای ولد رای شیو سنگہہ باشندہ لکہنو محلہ اشرف آباد شاگرد منشی منڈو لال راز

یاد دندان مین ہین جانب اختر آنکہین ۔ تہا زلیس پیش نظر اور سحر تہکا خیال

کیا کہون شب ہوئی مین اپنے دم انکہین ۔ ہم لڑاتی ہی خورشید سے جو آنکہین

شوق دیدار سے از بسکہ ہین مضطر آنکہین ۔ نہین معلوم ہی کہ طالب دیدار کو آہ

ہین کبہی گہر طرف اور کبہی باہر آنکہین ۔ خواب کیا چیز ہی لگجاتی ہین گر بند آنکہین

دیکہہ لی شوق ذرا گلشن عالم کی بہار ۔ بند ہوجاینگی ایک روز مقرر آنکہین

شوق تخلص اننت پرشاد ولد رای شنکر سہای ساکن کیجور ضلع لاہور مقیم دہلی شاگرد مرزا قربان علی بیگ سالک انگریزی و فارسی اور کچہہ سنسکرت بہی دیکہی ہے اور قوم کی کہتری ہین۔

ہو غیر کو جو آفت صد خانمان ہو تم ۔ بان تو سدا سے بیکس و بیخانمان ہین ہم

شوق تخلص لالہ جیون رام ولد تن سکہرای ساکن ٹونک خوشباش جی پور قوم کایتہ

ہر بت کو ہین خدا کی دعوی جہان مین ۔ سجدہ مین یان جہکائی کوئی سر کہان کہان ـ

سینہ تو کیا کہ ہین جگر و دل بھی چاک چاک	کاری ہوا ہی یار کا خنجر کہان کہان

شیدا تخلص منشی گوپال کشن سہارنپوری شاگرد مرزا کلب حسین نادر فرخ آبادی۔

نظارہ سی منع کر چشم کو اپنے	کم ہوتی ہی پرہیز سی بیمار کی طاقت	جستجو سی جہان مین کیا نہ ملا	مثل عنقا پر آشنا نہ ملا
دیکھی دریا دلی تری ساقی	ہمکو قطرہ شراب کا نہ ملا	ہی دہن کی تو بات سی اثبات	پر کمر کا تری پتا نہ ملا

تین کا نیکی سوا آیا نہ کوئی اوسکا داو	اپنی لو بارہ پڑے تو غیر ششدر ہو گیا

شیدا تخلص منشی کشن گوپال۔

یہ شب تار اور بلا کا سامنا اندھیر ہے	یار تم چھوڑا کرو گیسو نہ رخسار رات کو	وصل مین اوس بت کی یون کٹتی ہی فصل بہار
دنکو تھا دورہ چمن کا دور ساغر رات کو	کوچۂ گیسو مین گھیرا نہ کیونکر دل مرا	طفل نادان یار ڈر جاتا ہی اکثر رات کو

ہجر جانان مین ہوئی چادر کفن کی چاندنی	ماہ تابان بنگیا مرقد کا پتھر رات کو

صادق تخلص پنڈت ابنیے پرشاد متوطن بریلی۔

کیون نہ برسات مین ہو سبز دوپٹہ کی بہار	رنگ بہتر نہین دنیا مین کوئی دہانی سی

صادق تخلص دوارکا پرشاد خلف لالہ کنور بہادر وکیل عدالت فرخ آباد۔

چشم کوکب کہلی ہے کیون یار	آسمان کسکی راہ تکتا ہے

صبا تخلص کانجی مل ایک موزون طبع جوان تھے جو فیروز آباد مین پیدا ہوئے اور لکھنؤ مین پرورش پائی علم شعر کو مصحفی سے درست کیا اور مختصر دیوان جمع کر کے عنفوان شباب مین مر گئے۔

ابھی تسکین ہوئی ہی ایک فدا و زیادہ ریسے	لگا دل مضطرب ہونی کہ پہر درد جگر اوٹھا	افسوس وہ آرام عدم مین بھی نہ پایا
جسکے لیے دنیا سے سفر ہمنے کیا تھا	چلے دامن اوٹھا کر یہ کہو وشوخ قاتل کی	کہ یہ مدفن نظر آتا ہی رنگین خون بسمل سے
اپنے پاؤن کی صدا مجکو سنا کر پھر گئے	کل جو آئے تھے وہ سننے کو مرا احوال دل	مجھے آتا ہے تجھپر رحم اوس قاتل کی کوچہ مین
لیے جاتا ہی نامہ آج تو اپنی نامہ بر کسکا	صبا ہمنے تو ہرگز کچھ نہ دیکھا جذب الفت مین	غلط یہ بات کہتی ہین کہ دل کو راہ ہی دلسے

صبا تخلص مرزا ایشہ شنکر ناتھ بہادر خلف مرزا ایسر رام ناتھ بہادر پیشکار سررشتہ نظارت شاہ دہلی شاگرد سعادت یارخان رنگین ایک مرزا منش امیر تھے اور انکے یہان محفل مشاعرہ کی بھی منعقد ہوا کرتی تھی۔

کیا پوچھتے ہو جور و ستم چرخ یار کا	دیکھو نہ حال میری دل بیقرار کا	دل جب اوسکی نگہہ مست کا نخچیر ہوا	سرخوش کیفیت بادہ انگور ہوا

ہو نہین صدقی ترے یہانسے نکلے	رو رو کے بیاد ہین نہ آ سکے

ضمیر تخلص اجودھیا پرشاد قوم کایتھ خلف جیرائی لال باشندہ سکندرہ شاگرد حافظ ضیغم سررشتہ کمسریٹ کلکتہ سے متعلق ہین شعر بہت جلد کہتے ہین اور صاحب دیوان ہین۔

مارتا ہے مار سر کہاتا ہی سنبل پیچ و تاب
پس کے مین سرمہ نہون جو تجہی منظور ہو
دل مرا فانوس شمع عارض جانانہ ہے

مشک چین نی چین پائی ہی یہ گیسو ہے دوست
گر ہوا نہ نکہت پیراہن یوسف نہ آتے
طایر فکر و تصور صورت پروانہ ہے
ویا چاند کی ڈبیا پر کبھی تصویر سونی کی

گرد کدورت کہین دل سی تیری دور ہو
کب نہال آرزو ہی پر کنعان سبز ہو
کسا ہی اوسکی چہاتی پر سینہ بند زرتاری

صبر تخلص سیتارام شاگرد شیخ امیر اللہ تسلیم دیوان سرکار نواب مرزا محمد تقی خان بہادر افسر تخلص مولد و مسکن لکہنو شعر اچہا کہتے ہین —

دست رنگین سی جو سلجہاتی ہین اگر گیسو
مین نی سلجہائی بہت یار کے شب بہر گیسو
بوسے آئینہ رخسار کی لیتی ہی مدام
ضد یہ گر کاکل پیچان ہی تو ہٹ پر گیسو

خون عشاق کا کرتے ہین سراسر گیسو
کی تری لف کی تقلید بہت سنبل نے
واہ رکہتی ہین عجب بخت سکندر گیسو
کیون بناؤن مین تری بگڑی ہوے بالونکو

کم نہ اونچہن ہوی اوسکی نہ اوسی نیندی
پر بنائی نہ بنے بال برابر گیسو ؛
ایک ل کی لیے دو تو لی کمر باندہی ہے
نہ مزاج دل نازک نہ مقدر گیسو

صبر تخلص گنگا پرشاد دیوی سنگہہ برہمن دہلوی شاگرد یوسفعلیخان عزیز اصل باشندہ کنجپورہ ضلع کرنال کی ہین

وصل جانان اگر ہی ناممکن | حسرت دید تو نکل جاے

صفا تخلص شاعر نامور رای منولال قوم کایتہ سکسینہ ولد رای پورنچند برادر خورد رای صاحب رام داروغہ املاک شاہ اودہ واقع دہلی باشندہ لکہنو صاحب دیوان اور عہدہ اخبار نویسی کا اونکی نام تہا منشی مینڈو لال زار کے شاگرد اور نواب آصف الدولہ بہادر کے نایب مہاراجہ جہاو لال کی داماد تہی عربی اور فارسی مین عالم و فاضل اور اردو و فارسی صاحب دیوان اور اوستادان قدیم سے مرزا سودا و میر درد اور میر تقی کے ہمعصر تہے —

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کیا چلے آگی تری کیک دریکا منہ کیا
لب رنگین کی مقابل ہون ترے یار کبہی
لے تہر آن خضر لی جری کا منہ کیا
جب واقع دیکہتا ہون مین سینہ مین جا دے ل
وہ چشم و زلف آفت جان ہین بلاے دل
ہم تنگ ہین بہت طپش دل کی ہاتہ سے
دل ہے برای الفت و الفت برای دل
سیری منہ مین تو اوسکی نام سی پانی بہر آتا ہے

کوی معشوق ہی اس پردہ زنگاری مین
شکر و تل ہین تری لعل لب و خال سیاہ
لعل و یاقوت عقیق جگری کا منہ کیا
خوبصورت جو بت حور کو سمجہا ہے صفا
بے اختیار منہ سی نکلتا ہی ہای دل
صورت تمہاری دیکہتی ہین دل مین ہم مدام
وہ ناز کہی دلیہ تو آرام پاے دل
دیکہا صفا نہ سحر مین اوسے سوے غم
مزہ ایسا ہی کیا اوس بوسہ چاہ زنخدان

ساتھی تیری جو ہو حور و پری کا منہ کیا
انکی ہم ذایقہ ہو تل شکر یکا منہ کیا
تا بہ غفلت ہی جو ہو حال سی تیر غافل
تو نی دیکہا ہی نہین اوس ثمر یکا منہ کیا
کیونکر نہ اوس سے جان ڈرے دل کو خوف ہو
حاصل ہی شل آئینہ ہمکو صفاے دل ؛
کیونکر نہ ہم تو نکلی تئین چاہین ناصحا
کوی نہین انیس و آشنا ے دل
میری رو تیسی دل اوسکا تو کچہہ پایل قریب ہے

میری حق مین میرا رونا تو یہ باران رحمت ہے — کیا ہنسی آتی ہی مجکو حضرت انسان پر
فعل بد تو الٹی ہون لعنت کرین شیطان پر

صغیر تخلص پنڈت شمبر ناتھ دہلوی بن جوالا ناتھ مولد لدہیانہ مسکن دہلی۔

کہہ اٹہا تو بیقرار ایکا مقرر ہو گیا — خواب مین وہ یہ بجا یا نہ میرے گہر ہو گیا
لوگ کہتے ہین کہ بیداد یہ قرن ہو گیا — کس توقع پر چلین کوے جانان کو صغیر

صمیم تخلص زبدۂ فقرائی حقیقت شناس سادہو تلسی داس اپنے وقت کی بہت کامل شخص تہی مرزا قادر بخش صابر اپنے تذکرہ گلستان سخن میں لکہتے ہین کہ مرد آزاد مزاج لاوبالی وضع تلسی داس صحبت ارباب دنیا سے نفور اور ملازمت فقرائی صافی تہا دسے مسرور تہا طب ہندی مین ماہر اور مجربات بیدک کی وسیلہ سے اکثر امراض مزمنہ کی ازالہ پر قادر تہا خصوصًا فلزات کی کشتونکی استعمال مین مہارت تمام اور علاج جذام و وجع مفاصل وغیرہ کی تدبیر مین قدرت بالاکلام رکہتا تہا زبان فارسی سے بقدر ضرورت آگاہ اور کتب ہنود علی الخصوص فن موسیقی کی پوتہیون سے آشنا ستار بجاتے مین ہوش سر سے اور جان تن سے نکال لیتا تہا مین نے اوس کی نغمۂ دلنواز کو اپنے کانون سے سنا ہے اور اس کیفیت سے حظ دلخواہ اوٹہایا ہے گاہ گاہ ریختہ کیطرف بہی التفات کرتا تہا چنانچہ یہ شعر اوسکا ہے۔

بہولی بہولی تری صورت سے پڑتی ہو بہت — تو تو عیارون کا عیار ستمگر نکلا

ضبط تخلص کنہیا لال خلف موہن لال متوطن مراد آباد قوم کایتہ بہٹناگر متعدد اضلاع متعلقہ ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین عہدہ ہای جلیلہ پر مامور رہے بالآخر سررشتہ داری کلکٹری فرخ آباد سے بہ نیکنامی تمام علیحدہ ہوکر اب خانہ نشین ہین اور پچہتر روپیہ ماہواری پنشن پاتے ہین اونکے والد منشی موہن لال تخمینًا ۳۲ برس تک ملازم سرکار انگریزی رہکر سررشتہ داری فوجداری ضلع بداون سے بوجہ لحوق چند در چند کے مستعفی ہوی اور ۴ ۲ برس خانہ نشین رہکر راہگرای عالم بقا ہوے اور خانہ نشینی کے عہد مین بیطرح نیکنام اور حکام وقت کے نزدیک با احترام رہے یہ کلام حضرت ضبط کا اونکی بہائی ریطرتے چنانچہ مخدومی منشی اندرمن صاحب کے ذریعہ سے تذکرہ مین درج ہونیکیلئے بہیجا تہا اشعار اوسکے بیشک مزہ دار ہوتے ہین۔

وہ کوٹہی پر چڑہے جو چشم بد دور
ہین ایسے ہی تو آپ کی جور و جفا پسند
غیرون سے ارتباط جو تمکو ہوا پسند
لیلے کا کوچہ چہوڑ کی صحرا کیا پسند
انکی ترقیون سی یہ حال کہل گیا
کرتے نہین ہین وصل مگر اقربا پسند
ہون مرد کام مجہ دنیا کی زر سی کیا

اوتارا چاند کو سب کی نظر سے
اوس شک حور کا جسے کوچہ ہوا پسند
کر لینگے ہم بہی اور کوی دلربا پسند
خلوت سی یہ غرض ہی تہو غیر بار باب
اللہ کو غرور بتون کا ہوا پسند
کیا مال و زر ہی جان ہی دیدین ہم اگر
نامرد ہے وہ آئے جسے یہ طلا پسند

کہتے ہو کر نہ غیر کے ناز و ادا پسند
باغ ارم کی اوسکو نہ آئے فضا پسند
ای قیس اقتضای محبت تو یہہ نہ تہا
کیونکر شب وصال ہو دلکو حیا پسند
آنے سے میرے خوش ہی ہیں پہ اپنی ادا سے
نا آشنا پسند تہو آشنا پسند
شادی سے کام ہی نہ سروکار عیش سے

رات گہر اوسکی دیتی مین کہین جلتی تہی جوڑ
خیر اتنا تو کرو اسکو جلاد و تو نہین
تا رہا ہی نگہہ اہل نظر کی بتی
خط عاشق کی جو گئی آنچ تو ملکر بتی
یہ تماشا تہا کہ وہ شوخ جلا بیٹہا تہا
شمع کی مجکو ضرورت نہین واللہ تہی
آپ ہی آپ لے دہر کو وہ مین کی بتی
میری روشن ہی ایک مصرع بیجا کر بتی

عابد تخلص منشی دیبی دیال وکیل کایستہ سکسینہ کہتری رئیس قنوج ایک نامی گرامی خاندان کی چشم و چراغ ہین اونکے
بزرگ اکبر بادشاہ کی عہد سے بڑے بڑے درجے اور عہدہ پاتے رہے ہین اور اوسی عہد سے شمس آباد ضلع فرخ آباد مین
سکونت ہوی رای بہاگمل اسم بامسمی یعنی بڑے صاحب اقبال ہوی اونہون نی اپنی عمدہ خدمتون کے صلہ مین
شاہجہان بادشاہ کے حضور سے راجگی کا خطاب اور علاقہ جاگیر حاصل کیا سنہ ۱۰۹۱ ہجری سے قنوج وطن ہوا اونکے
اس خاندان کی ایک شاخ جلے لکہنو مین نقل مکان کیا اور شاخ اول قنوج مین رہی اوسمین رای آہرسدہ رام
اسم بامسمی یعنی بہت مشہور شخص ہوے اونکو بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے خدمت مراتب نویسی اور منصب بقدر ذات
عطا فرمایا تہا بعد وفات اونکی اونکے صاحبزادے رای نہال رای نواب صفدر جنگ صفدر علیخان بہادر کی ہمراہ
اودہ مین آئے اور کل سوارون کے داغ تصحیح کا عہدہ اونکو ملا جو دو تین پشت تک برابر بحال رہا اونکی پوتون مین سے
ایک مجلس رای تہے جنہون نے اپنی حسن لیاقت اور کارگذاری سے نواب سعادت علیخان بہادر کی مزاج مین سوخ اور دخل
تمام حاصل کرکے بخشی گری کا عہدہ پایا اور موضع بہجوا ضلع اناو اور قنوج مین دو لاکہہ روپیہ سے زیادہ صرف کرکے باغ
سرای اور مندر اپنے یادگار چہوڑے اونکی صاحبزادے رای بیتر چند تہے وہ اپنے باپ سے بڑہکر لایق ہوی اور لکہنو کی بادشاہ
محمد علیشاہ نے اونکی خیرخواہیون سے خوش ہوکر قیام الدولہ بہادر بخشی الملک راجہ بیتر چند مستحکم جنگ خطاب اور بخشی گری
کے علاوہ جرنیلی کا عہدہ اور امور سلطنت مین بہت سا دخل اور اختیار اونکو بخشا اور بارہا بہاری بہاری خلعت
اور سرو پا عطا فرمایا ہے یہ صاحب بہت مخیر اور فیاض تہے اور برادر پروری مین اپنے وقت کی حاتم چنانچہ بہت سے
کایستہ صاحب اونکی بدولت سرکار مین نوکر ہوی اور علاوہ اہل قوم کے دوسری قومونکی لایق اشخاص بہی اونکی دستگیری
و مربی گری سے محروم رہے اونہون نے لکہنو سے پانچ کوس اوتر تالاب پختہ اور بہاری گنج اور باغ اور سرای اور
شعبہ بہامری جی مہادیو جی ۱۲۵۰ ہجری مین بمقام گنگا گنج پرگنہ قنوج متصل گنگا جی مندر مہادیو جی اور دیوی جی اور
باغ پختہ وغیرہ بصرف تین لاکہہ تیس ہزار تیار کرائے جو اتبک موجود ہین تالاب بخشی کی نام سے مشہور ہے اونکا انتقال
سمت ۱۹۰۱ مین بمقام کاشی جی ہوا جہان وہ قصداً آخر وقت مین تشریف لیگئے تہے یہ حضرت شاعر تہے اور دایم تخلص
کرتے تہے صاحب دیوان گذرے مگر انکا کلام ہمکو نہین ملا ورنہ تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین درج کیا جاتا عابد اونکی
پوتے ہین اور اونہون نے وقت کا اقتضا دیکہکر منشیہ وکالت اختیار کرلیا ہے شعر بہی کہتے ہین چنانچہ مین نے شیورات
ناتم پارتہی ناناتم بہشم ناناتم پردوس جہاتم سو مواریا ناتم ردر اکش ناناتم کاسنی ناناتم شب برت دری آوشب جانکی
یہ تو اردو نظم ہو تہیان اونکی دیکہی ہین جنسے اونکا عقیدہ شیومت مین ہونا بخوبی ثابت ہے اور لطف یہہ ہے

کہ ہر پوتھی کی جدا جدا بحر ہے اور کلام بھی شستہ اور صاف ہے یہ چند شعر اوسنو انتخاب کئے گئے۔

کاسن کانشی کی کنش ہو دلین — یسین تنولیس سن آب گل یز

ہی عابد بندہ عاصی خطا پاک تو — بس سکی قابل اتنا نگاہ لطف کی

مقطع استوتر تیوجی

نہ لسانی ہی مطلق سکین ہر گز ہی جراتی — یہ ہی التماس بندہ ہر دم با دل صفا

ہیں سر نا گت ہیں سر نا گت ہیں سر نا گت ہیں سر نا گت

اور کل تصنیفات عابد کی تفصیل یہہ ہے ۱ عایا الترکیب رسالہ اضافت منظوم فارسی مین ۲ دوم تنوی نیا فسانہ نظم اردو مین ۳ سوم تنوی فریاد فتلہ اردو مین ۴ چہارم شیو پران بہاکہا نظم معہ ٹیکا ۵ پنجم شیو رت ماہاتم بہاکا۔ ۶ ششم پوتھی جم دوتیا بہاکا و اردو نظم تین قسم کی۔ ۷ ہفتم ترجمہ پوستہا کاشی جی درباب تحقیقات بین قوم کایتہ۔ ۸ ہشتم کتہا ست نارائن بہاکا۔ ۹ نہم شیو رت ماہاتم بہاکہا۔ ۱۰ دہم کتہا انت برت ماہاتم بہاکہا نظم۔ ۱۱ یازدہم کتہا ہرتالکا نظم بہاکہا۔ ۱۲ دوازدہم دیوان عابد۔ اور ۹ پوتہیان ترجمہ اردو جو اوپر لکھی گئین کل۔ ۲۱۔

عاجز تخلص لچھمی نراین برادر منشی دیبی دیال عابد انہون نے اپنی بہائی کی ہر پوتہی پر تاریخ لکھی ہے از انجملہ ایک یہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام آپ کا بہت شستہ اور صاف ہے۔

واہ عابد آپکی طبع روان — مثنوی ہے لکھی ایک دو رین
بہر گلگشت نگاہ ناظرین

واہ عابد آپکی نوک قلم — سچ اگر پوچھو کیا بیشک ستم
رشک جنت ہے یہ جنت کی قسم

اس فصاحت پر مین صدقے یار کے — مخزن معنی کہون یا بحر فیض
جب ہوا عاجز کی دلکو یہ خیال

اس بلاغت پر مین قربان سیدم — وصف میں اوسکی جو لکہوے قلم
اسکی سال ختم ایسی رقم

یون کہا ہاتف نے از روے الم — مثنوی ہے یہ گل باغ ارم

عاجز تخلص رای پورنچند کایتہ سکسینہ مالک مطبع تمنائی لکھنو محلہ پولستہ مصنف رامائن اردو۔

ہی کمر بیشک تری پیدا نہیں اے جان — چشم مردم نے نہ دیکھی روح انسان کی طرح

عاجز تخلص رای پورنچند خلف رای چہتن لال خیرآبادی انہون نے اکثر پوتہیان نظم کین اور کلام انکا پاکیزہ اور رنگین

دل کو بوسہ لب ترکا نہین ملتا اے خضر — آب حیوان سے ہے محروم سکندر اپنا

عاجز تخلص لالہ موہن رام ایمنابادی باشندہ دہلی۔

آکر یا ہی جیسے وہ گلرو بیاغ دل — ایسے ہوا ہی کیا تر و تازہ دماغ دل

عاجز کچھ احتیاج نہین ہی چراغ کے — ہر ہی ہمارا خون جگر سے بہا دل

عاجز تخلص ذراو سنگہہ قوم کہتری نندرام مخلص کے پوتون میں سے شاگرد شیخ نصیر الدین نصرت کی تہی اور اپنی تمام کے برعکس تخلص اختیار کرنا اونکی منکسر مزاجی پر دال ہے۔

شب کے یہ کس منحت کو ہجر امین بہا گئے — اللہ سے گرمی روز قیامت یاد آگئی

عاشقونکو ہی بجا ہم پر آرام نہین — دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام

عاجز تخلص لالہ گردہاری لال قبالہ نویس شاہی باشندہ دہلی قوم کایتہ ایک مرد معمر ہیں ۱۲۶۸ھ کی دربار قیصری مین

اون سے ملاقات ہوی تھی بہت باوضع اور مہذب شخص ہین اور چند کتابین تصنیف کر چکے ہین شعر بہت عرصہ سے کہتے ہین

دل لگا نا کیا کیلی پہ کمانے سہل ہے | تیر کہا نا ہی جگر آبرو خمدار کا | خوش دا سیکدہ دا منکے کشکر آتا ہے | دل بھی آگے ٹھوکرین کہا نیکو سر گیا

عاشق تخلص سمپت لعل ساکن فیض آباد شاگرد بابو بنسی دہر رئیس خیر آبادی یہ شعر اونکا رسالہ پیام یار نمبر ۲ مطبوعہ ۱۸ء سے چھپا ہے

اک نظر اور بھی اوس شوخ کا منہ دکھلاؤ | مجھسے کہتی ہی دم مرگ یہ حسرت میری

عاشق تخلص پنڈت شام نراین بن پنڈت رام نراین قوم کشمیری متوطن دہلی ۔

جو بات بات پہ روٹھی علاج کیا اوسکا | کہانتک اوسکے قدم پر ہم سر دہرین ہم منا دینگے

عاشق تخلص منشی عجایب رائے ۔

جس کی عیزدن سے لڑ بہی نگاہ | ہمکو اوسکی کٹارنے مارا

عاشق تخلص پنڈت دیا رام سابق صدر الصدر بنارس خلف پنڈت روپ چند متوطن دہلے ۔

عاشق اگرچہ یار نہین تجھسے بولتا | بول اوس سے جسطرح سے بنے چھیڑ چھاڑ کر

عاشق تخلص سدا سکھہ ابجہانی اور حال معلوم نہین ۔

شام سے تا صبح عاشق بس تقویل میرا ہ | تجکو بالین پر نہ دیکہا کہولی سو سو بار چشم

عاشق تخلص راجہ منشی بانکی بہاری مقیم فرخ آباد شاگرد مولوی غیاث الدین رام پوری ۔

لگی ہے جب سی کہ تاک ہی دختر زر پہ | مدام میکدہ کا ہم خیال رکھتے ہین

عاشق تخلص منشی بہولا ناتہہ پنڈت ولد راجہ گوپی ناتہہ دیوان سرکار محمد الدولہ ۔

اس شکسے کہ کہو نہ نہ کر کسی نگہ گرم | عیزون کی تجلی سے نہ سیرجان نا گرم | عاشق شمیمین کیون کوچہ دلدار کو جو | فیض نادان سر اس نظر آیا ہیکو ۔

عاشق تخلص رام سکھہ قوم کہتری پہلی غلام حسین تجلی کے شاگرد تھے اور بعدہ شاہ نصیر کے تلمیذ ہوتے ۔

حسرت زدہ مین دیکھون ہو نہ لو رخ سکو ہم | تصویر جیسے دیکھے ہے تصویر کی طرف

عاشق بہادر تخلص گرم سد صاحب سرستی سیالکوٹی ایک شعر اونکا گلدستہ شعرا میرٹھ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۶ء سے درج ہوا

لگا تا ہے تو کیون جراح مرہم میرے زخمون پر | ابھی یہ داغ کوئی شیدائی یادگاری ہین

عاشق تخلص تونگر سنگہہ جو اوستاد سید اکرام علی توانا سکنہ فیضو سوا کی تہے مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا

عاشق تخلص پنڈت کنہیا لال گوہلوی انکی والد پنڈت ہیا کرداس مدرس اول مدرسہ شاستری شہر ندکو مین

تھے اور یہ خود بھی اکثر عہدہ ہائے سرکاری کا سر انجام کرکے اب ملازم سرکار راجہ باد ہو سنگہہ بہادر رئیس گڈھ اسیتھی ضلع سلطانپور کے ہین اور اب تک حسب ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین ۔ دیوان عاشق ۔ باغ عاشق مثنوی گل و صنوبر چہ کرد بحر العروض مالکہہ نو کوسے بحر العروض مطول ۔ ترجمہ کتب عہد نامجات ۔ سر گذشت ریخ بغاوت ہند ۔ ایکے سے چند کتابین

اونکی بہیجی ہوی میری دیکہنے مین بہی آئی ہین اور بیشک عمدہ ہین یہ صاحب بہت با مروت اور صاحب استعداد معلوم ہوتے ہین اور بندہ سے خط و کتابت ہے یہ چند اشعار اونکے دیوان سے منتخب ہوے —

نیا نا سنگ مقناطیس سے ڈہونڈہ ہے ڈہونڈہنیکا
ہمارے سنگدلکا دل اگر ہو موم تو جانین
کون کہتا ہے کہ ہی جاتا دنیا مشکل
رشک مسیح کو میرے لاؤ تو لا ہو نشتاب
عشق مین چاک گریبان نہ فقط ہے صحیح
ابہی بیٹہا ہون سنا تو مجہی یہ مقصو
رنگین طرح آئی یہان جو کہا یا تو ملگئے
وقت کی تیرہ شب مین عالم ہی ماہ کا

بنا ہے دل میرے دلدار سنگین دلکا آہنکا
کیا داؤد تمنی کیا ہوا اگر موم آہنکا
عشق مین ہمتی تو مشکل کو بہی آسان دیکہا
خیال ہے ہی دستو جاو تو جانے ہی ب
کہلتا نہین ہے عجب چاک گریبان شب
کرشمہ نالہ ہی یہان با کوئی نکالا کالج
جلتے تہے رنگ سرخ و سفید و سیاہ سبز
جیسا ہو جہلملاتا کوئی ورکا چراغ

گرفتار دو روزہ لت ہو تو ہمین اکبا ہے ہے
فلک آہ سلی تہی ہمیشہ جیٹہہ بیٹہتا ہے
نفی سے اثبات ہو وے پیدا جو ہو کر لکلام وہ
تہی شب وصل یہان یار جی چراغان بیٹہے
واہ رے چرخ ستمگر جو ہوا وعدہ صبح
نہ کیونکر توڑین بت حجرہ دل عاشق
تجہے نقیب ہے تشبیہہ چشم محبوبان
حلیہ سکندر رومی یہ بت چین اپنا

طریق بالکا آتا ہو مجہی طرز شیون کا
زمین چشم گریان سے سمان تہا ہی ساتہا
ہمارا اس کو یقین سمجہا ہے مطلب ہمیرکا
بیان کہا سکو تہی بحر مین ہوتا ہے شب
دامن صبح کو ٹانکا گریبان شب
کا فرو دین مین خیال نہ حد کا دواج
عجب نصیب ہین تیرے ہی وہ ور کسر
آئینہ سی ہو انداز اداسی و قت

عاشق تخلص مہاراجہ کلیان سنگہہ خلف مہاراجہ شتاب رای ناظم صوبہ عظیم آباد قوم کایتہ سکسینہ اپنے زمانہ کی مشہور و نامی رئیسون سی تہے اور اونکی والد ماجد مہاراجہ مہتاب رای بڑے لایق فایق حاتم عصر اور رستم ثانی تہے اونکی سوانح عمری بہت کچہہ تواریخ بنگالہ بہار اور ہندوستان مین درج ہین از انجملہ کسیقدر یہان بہی بنظر یادگاری تاریخ سیر المتاخرین سی اونکا ذکر بطور اختصار کی لکہا جاتا ہے اور وہ یہہ ہی کہ اول یہ حضرت دہلی مین امیر الامرا صمصام الدولہ کے کسی غلام کی یہان محرر تہی پہر رفتہ رفتہ اپنی رشد اور کاردانی سے امیر الامرا کے بیٹے صمصام الدولہ کے مدار المہام ہوے اور جب شاہجہان آباد کی امیرون کا حال ابتر ہوا تو حسن سعی سے بادشاہی دیوانی صوبہ عظیم آباد اور قلعداری رہتاس کی سند لیکر عظیم آباد مین آگئے وہان نواب ناظم بنگال کیطرف سے مہاراجہ رام نراین صاحب صوبہ تہے اونہون نے اونکو دخل ہہنیچ یا تب یہ کلکتہ جا کر کرنیل کلایو صاحب سے ملے اور اونکو تحف و ہدایا سے خوش کر کے اپنی کام پر قایم ہوگئے اور پہر سلیقہ اور حسن رسائی تے مہاراجہ رام نراین کو بہی خوش کرلیا اور اپنی بات بہی بنالی کچہہ عرصہ بعد جناب شاہ عالم بادشاہ نے بہار کی اوپر لشکر کشی کی اور مہاراجہ رام نراین کو عظیم آباد مین گہیر اوسوقت مہاراجہ مہتاب رای کہ اوسوقت خطاب راو سے معزز تہے لشکر شاہی مین شامل تہے مگر محمد جعفر خان نواب ناظم مرشد آباد کے بیٹے میرن نے انگریزی فوج لاکر بادشاہ کو شکست دی اور بادشاہ نے جب پہاڑون کی راستہ سے مرشد آباد کی اوپر حملہ کرنا چاہا تو محمد جعفر خان میرن کی وہان سے بہی اوسکو ناکام لوٹایا تب بادشاہ نی پہر عظیم آباد پٹنہ کو آ گہیرا اور مہتاب رای کو پچہلی شکست کی نہایت شرم اور غیرت تہی وہ اس دفعہ نہایت سرگرمی سے لڑائی مین مصروف تہی اور اپنے خاصہ تفنگچیونکو آگے بہیج بہیجکر جنگ کرتے تہے لیکن کپتان نکس نے پردوان سے کئی کمپنیان تلنگہ اور گورہ کی لاکر پہر بادشاہ کی لشکر کو ہٹا دیا اور بادشاہ نے راجہ سندر سنگہہ اور پہرت سنگہہ کی ملک مین قیام کیا اب خادم حسین خان نام ایک شخص نے بارہ ہزار فوج سے

عظیم آباد کے اوپر چڑہائی کی کپتان نکس پہر عظیم آباد کے بچانیکو آیا چونکہ دمنا پراے انگریزونکی دوستی اور اپنی بہادری کا بہت
کچہہ دم مارا کرتے تہے اور دو سو سوار اور پیادہ دلاور اور چالاک اونکی ہمراہ تہے اسلیئے کپتان نے اونکو رفاقت کی تکلیف دی
راؤ نے بکمال کشادہ پیشانی منظور کیا اور فرمایا کہ مین تیار ہون جب آپ سوار ہونگے ساتہہ چلونگا وہان کی آدمیون نے
راو موصوف سے ہرچند کہا کہ آپ دیوانے ہوگئے ہین جو اس انگریز کے ساتہہ بارہ ہزار سوار سے لڑنے کو جاتے ہو اور یہہ
خود دو تین سو سوار سے زیادہ اپنے پاس نہین رکہتا مگر کچہہ نہین سنا اور کپتان مذکور کے ساتہہ لڑائی پر گئے کپتان نے اپنی
حسن تدبیر اور سپہ گری سے خان اور اوسکی اتنی بہت کچہہ فوج سے وہ مقابلہ کیا کہ غالب آیا اوس معرکہ پر وہ شجاعت
اور بہادری راو شتاب رای اور اونکی آدمیون سے ظہور مین آئی کہ خود کپتان فتح کے بعد جب اپنے دوستون اور افسرونسے
ملتا تہا دیر تک صاف ثابت قدمی علو ہمتی اور شجاعت ذاتی راو موصوف کی بیان کرتا تہا فی الجملہ اس لڑائی سے
راو موصوف کی لیاقت اور حقوق خدمت کا نقش انگریزونکی دلمین ایسا جم گیا کہ ہر مقدمہ مین اونکا بہت سا لحاظ اور
ملاحظہ رکہتے ہے بعدہ میجر کرنیک نے حملہ کرکے بادشاہ کو شکست دی اور پہر راو شتاب رای کو واسطے قرارداد صلح اور
ملاقات کی بادشاہ کی پاس بہیجا مگر بادشاہ نے اپنے کوتہ اندیش خیرخواہونکی صلاح سے صلح قبول نکی اور راو کو
صاف جواب دیا تب راو نے لوٹتے وقت عرض کی کہ حضرت اس مصالحہ کو خود چاہین گے اور اوسوقت ایسا
موقع اور مفاد حاصل نہوگا کیونکہ ابتو خود صاحبان انگریز صلح کی طالب ہین جسطرح سے کہ بادشاہ کی مرضی ہوگی
عہد و پیمانکی شرطین مقرر ہوجاوینگی اور جب خود بادشاہ کی طرف سے صلح کا پیغام کیا جائیگا تو اوسوقت ظاہر ہے کہ کیا فائدہ
ہوگا اور کیا کام نکلیگا آخر ایسا ہی ہوا کہ چندروز بعد ہی بادشاہ نے راو شتاب رای کو بلایا اور صلح کی خواہش ظاہر کی اونہون نے
جاکر انگریزونکو اطلاع دی میجر کرنیک جاکر خود بادشاہ کو عظیم آباد مین لایا اور قاسم خان نواب ناظم بنگال سے ملاقات کراکر
۲۴ لاکہہ روپیہ سالانہ بابت خراج تینون صوبہ کی اوسکی اوپر مقرر کی اس اثنا مین احمد شاہ ابدالی مرہٹونکا استیصال کرکے
ہندوستان کی سلطنت شاہعالم بادشاہ کے نام مقرر کر گیا اور وہ حسب الطلب نواب شجاع الدولہ ناظم اودہ کے عظیم آباد
سے ہندوستان کو روانہ ہوگئے اور راو مہتاب رای بدستور اپنے کام پر عظیم آباد مین رہے بعدہ نواب قاسم علی خان نے کونسل کلکتہ
سے اجازت لیکر مہاراجہ رام نراین کو محاسبہ کے بہانہ سے گرفتار کیا اور راو شتاب رای کی اوپر بہی محصلان شدید تعین
کرکے بہ بہانہ شراکت مہاراجہ موصوف کی کاوش کرنا چاہا مگر راو صاحب لڑنے اور مرنے پر مستعد ہوبیٹہے اور کہلا بہیجا کہ
بشرط سخت گیری کے مجکو اپنی جان دیدینے سے دریغ نہین ہے آخر صاحبان انگریز بہادر نے بلحاظ حقوق رفاقت اور
حسن لیاقت راو صاحب کی اونکو قاسم خانکی شر سے بچاکر اوسکی سرحد سے اوتار دیا اور وہ اودہ مین بذریعہ بینی بہادر
نایب شجاع الدولہ کے پاس جارہے کچہہ عرصہ بعد ہی ۱۱۷۶ ہجری مین قاسم خان انگریزون سے شکست کہاکر بمدد
کمک بادشاہ اور شجاع الدولہ کے پاس بنارس مین آیا شجاع الدولہ نے راو صاحب کو بہی اوسکی پاس سوال جواب

کیلیے بہیجا بعد درستی معاملہ کی بادشاہ وزیر اور قاسم خان اور راجہ بلونت سنگہہ والی بنارس بالاتفاق بندیلونکو سر کرکے
انگریزون سی لڑنیکو گئے اور بکسر مین انگریزی قواعددان فوج کی برقندازی سی شکست کہا کر واپس آئے اوسوقت بادشاہ تو
انگریزون سے ملگیا اور وزیر پہر دو دفعہ مرہٹون وغیرہ کی مدد سے انگریزونکی مقابل ہو کر لڑا اور ہر بار لڑائی ہار کر واپس گیا اس اثنا
مین راو شتاب رای انگریزونکی پاس تہی بینی بہادر کی تحریک سے واسطے مصالحت طرفین کے سعی کرتے تہے نواب وزیر روہیلونکی ملک
مین فوج جمع کرتا تہا اور راجہ کو لکہا تہا کہ یہان تو مین سامان جنگ کرتا ہون اور وہان آپ انگریزون سی سازش کرین تاکہ
دونو صوبون (یعنے اودہ والہ آباد) مین بدستور اپنا عمل رہے اسپر راجہ نے راو شتاب رای کو لکہکر اپنی خواہش حکام انگریز
سے ملنے کی ظاہر کی اور راو صاحب نے میجر کرنیگ کی منظوری لیکر بعزت تمام راجہ کو بلایا اور میجر سی ملاقات کرائی اور بشرط
حاضر رہنے کی اونکو اختیار حل وعقد صوبہ اودہ کا دلادیا مگر کچہہ عرصہ بعد جب راجہ نے سنا کہ نواب وزیر فوج لیکر انگریزونسی لڑنے
آتا ہے تو جسطرح ہوسکا لکہنو پہونچکر اوس سے جاملے اسپر راو شتاب رای نے میجر کرنیگ سے کہا کہ راجہ چلا گیا اور مین اوسکا ضامن تہا
اگر اس مقدمہ مین صاحبان کونسل آپ سے جواب طلب کرین تو مین حاضر ہون جوابدہی کرونگا اور آپ کی اوپر کچہہ الزام نہ آنے دونگا
صاحب راو کی صفائی سے بہت خوش ہوے راو نے اس سے کچہہ پہلے بنارس کے راجہ بلونت سنگہہ کو بہی انگریزونسی ملاکر اوسکی
دلالت سے چنار کا قلعہ انگریزونکو فتح کرادیا تہا اور چونکہ اب راجہ بینی بہادر کے چلے جانیسے انگریزونکو شجاع الدولہ کی ملک کا بندوبست
کرنا ضرور ہوگیا تہا اسلئے انگریزون نے راو شتاب رای کو بہی اوسکا اختیار دیکر بہیجا اور راو صاحب نے راجہ بلونت سنگہہ کی اعانت
سے دونون صوبونمین جابجا عامل اور حاکم مقرر کرکے بخوبی اپنا عمل کرلیا گو کہ وہان پچاس برس سے شجاع الدولہ اور اوسکے
باپ کی جمی ہوی عملداری تہی مورخ لکہتا ہے کہ یہ ادنی کارگزاری اونکی تہی بعدہ نواح کوڑہ مین پہر انگریز اور وزیر کا
مقابلہ ہوا اور پہر شکست وزیر اور اوسکی مددگار مرہٹون کو نصیب ہوی اس معرکہ مین یکدفعہ راو شتاب رای تہوڑے آدمیون سے
مرہٹون مین گہر گئے تہے قریب تہا کہ مارے جائین اوسوقت اونہون نے بڑی بہادری کی اور اپنے ہاتہہ سے خوب تلوار چلاکر اور
اوسمین اپنی آبرو رکہہ لی آخر انگریزی فوج اونکی مدد کو پہونچی مورخ لکہتا ہے حق آنست کہ راو شتاب رای واکثر صفات حمیدہ
داشت و در ہمعصران ممتاز بود اب یہ پہلے وزیر کی معاون ہوی اور احمد خان بنگش والی فرخ آباد کو انگریزونکی ساتہہ
صلح کر لینے کی صلاح دیکر انگریزون سی ملا اور راو شتاب رای طرفین کے سفیر ہوی اگرچہ وہ دونو کو ہی راضی رکہنا چاہتے تہے
لیکن شجاع الدولہ کی عزت کا خیال اونکو زیادہ تر تہا کیونکہ پہلی راجہ بینی بہادر کی ساتہہ اونکی سرکار مین ملازم رہ چکی تہی
اور اسوجہ سی دوست اور دشمن نے اونکو تحسین و آفرین کی آخر سن صلح ہو کر یہ بات قرار پائی کہ شجاع الدولہ پچاس لاکہہ
روپیہ فوج خرچ کے سرکار انگریز کو دی صوبہ اودہ مین اوسکا عمل رہے اور شاہ عالم بادشاہ الہ آباد مین رہین اور راجہ بلونت سنگہہ
انگریز کی حمایت مین وزیر کی اطاعت کرے بعد اس صلح کے ہر ایک اپنی اپنی جگہہ کو گئے مگر راو شتاب رای کی خدمت تینون
فریق یعنی بادشاہ وزیر اور انگریزون نے ہی منظور رکہی اور تینون ہی ہر باب مین اونسی صلاح لیتے تہے اور اونکی وسیلی سی کام کہیلہ

بلکہ وزیر نے بعوض زر قوم جواہر بعوض فوج خرچ انگریزونکی پاس رہن کی اوسمین بھی راو صاحب کی معرفت تھی اور چنار کا قلعہ
بھی اونکی حوالہ ہوا اور شجاع الدولہ نے بھی بسبب مصلحت وقت ایک لاکھہ اور کئی ہزار روپیہ کی جاگیر نواح عظیم گڈھ دہونپور مین اونکو
دی اور انگریزون نے بھی بہت کچھہ عنایت اور تواضع اونکی کی حضوص میجر کرنیک نے جو اوسوقت سپہ سالار انگریزی فوج کی تہے اور
اونکو مثل مہاراجہ رام نراین کے نائب ناظم صوبہ بہار کا کیا کچھہ عرصہ بعد لارڈ کلایو نے کلکتہ سے الہ آباد مین آکر بادشاہ سے تینون
صوبہ بنگالہ بہار اور اوڑلیسہ کی دیوانی کمپنی کیواسطی حاصل کی اور چھبیس لاکھہ روپیہ خراج کا بادشاہ کیلئے اون صوبونکی اوپر مقرر
ہوا اوس عہد و پیمان مین بھی راجہ شتاب رای اور مہاراجہ رام نراین کے بہائی دہیرج نراین شریک تھی لارڈ کا یہ ارادہ تہا کہ راؤ
شتاب رای کو معزول کرکے اونکی جگہہ مرزا کاظم خان کو مقرر کرے لیکن بہ نظر حسن سلیقہ وطلاقت لسان کہنہ رسی اور حقوق
دیرینہ خدمتونکی ایسے حقدار کو محروم کرنا نہ چاہا بلکہ منظور نظر کرکے مرزا کاظم کو جواب دیدیا اوسوقت راجہ دہیرج نراین نے بنظر
اپنی استحقاق کی نیابت صوبہ عظیم آباد کی درخواست پیش کی لارڈ صاحب نے کلکتہ مین جاکر فرمان نیابت صوبہ کا تو
دہیرج نراین کے نام بہیجدیا اور راجہ شتاب رای کو بنظر اونکی لیاقتونکی اپنے پاس بلوالیا وہ بڑے کروفر کے ساتہہ کلکتہ کو
گئے اور وہان ایک سخت بیماری اونکو لاحق ہوی لارڈ صاحب نے ایک ڈاکٹر کو اونکی معالجہ کیلئے مامور فرمایا ڈاکٹر نے وہ
اعجاز عیسوی دکھلائی کہ تہوڑی دنونمین وہ مرض مہلک زایل ہوگیا اور راؤ نے دو ہزار روپیہ ڈاکٹر کو انعام دے
بعد شفا پانیکے خطاب مہاراجگی و بہادری اضافہ منصب پنجہزاری سے مشرف ہوی پانچہزار روپیہ کا ماہانہ ذاتی علاوہ اون جاگیرونکی
جو عظیم آباد مین تہین اور پچیس ہزار روپیہ ماہانہ واسطے اخراجات نظامت کے مقرر ہوا اور راجہ دہیرج نراین وصاحبان کوٹہی
عظیم آباد کے شاملات مین کام کرنے اور تینون صوبونکے ناظم سیف الدولہ کی مہر پاس رکہنے کے منصب پر ترقی ہوی اور جب
مہاراجہ مہتاب رای پیشگاہ نواب گورنر جنرل بہادر سے معزز و محترم ہوکر عظیم آباد مین واپس آئے تو راجہ دہیرج نراین ونکی
شراکت سے دل تنگ ہوے اور مہاراجہ نے بنظر امانت و دانائی واسطے انصرام معاملات و انفصال مقدمات کے ایک ایسے
مقام کی خاص کرنیکی فکر کرکے کہ جو نہ تو اونکا گہر ہو اور نہ راجہ کا بادشاہی قلعہ کو تجویز کیا اور یہ بات قرار دی کہ صاحبان کلان کوٹہی
مقررہ پر وہان آکر کرسی پر اجلاس کرے اور کرسی کے روبرو ایک بڑی لمبی چوڑی مسند بچہائی جاوے جسکے اوپر ایکطرف تو راجہ
بیٹہے اور دوسری طرف مہاراجہ اور دو بڑے تکیے دونوں کے پیچہے رکہتے تہے اور سارے کاغذ دونونکی دستخط سے مزین ہوکر
جاری ہوتے تہے مگر دونومین اتفاق نہ تہا مہاراجہ کارسازی و حسن سلوک مین راجہ سے ممتاز تہے اور راجہ برعکس اسکے
لہذا لارڈ صاحب نے اس نا اتفاقی کو ناپسند کرکے راجہ کو معزول کردیا مہاراجہ اکیلے نایب عظیم آباد رہے۔

ماہ محرم سنہ ہجری مین لارڈ کلایو صاحب نے مع مہاراجہ شتاب رای کے مقام چہپرا مین نزول کرکے شجاع الدولہ سے
ملاقات کی اور راجہ بلونت سنگہہ والی بنارس کی صفائی حسب مرضی شجاع الدولہ سے کرادی مہاراجہ شتاب رای نے
نیابت صوبہ بہار مین وہ اقتدار بہم پہونچایا کہ عظیم آباد کی کوٹہی کا بڑا صاحب کوئی کام بغیر اونکی صلاح کے نہین کرتا تہا اور صاحبان

کونسل کلکتہ بھی اونکی اور اعتماد کلی رکھتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد مہاراجہ شتاب رای نے بادشاہ سے اپنے واسطے خطاب ممتاز الملک مہاراجہ شتاب رای بہادر منصور جنگ کا اور ماہی مراتب منگوایا اور منل رئیسون کی آرام اور احتشام کے ساتھہ رہنے لگے اس عرصہ مین انگریزون نے طریقہ ملکداری اور کاعدات دیوانی وطرز تحصیل وغیرہ مروجہ ملک ہندوستان سے واقفیت حاصل کرکے واسطے انسداد خیانت وتعدی اعمال حکام معینہ کے تینون صوبون کو چھہ ضلعو نمین منقسم کیا اور ہر ضلع مین علحدہ کونسل مقرر کرکے ہندوستانیونکو بڑے بڑے عہدون سے معزول کردیا لیکن مہاراجہ شتاب رای بدستور عظیم آباد مین نائب سے گو تین انگریز اور اونکی کام مین شامل ہوگئی اور جبتک ان چارون کی رای کا اتفاق نہوجاتا تھا کوی حکم صادر نہوتا تھا مگر بعد ایکمدت کی جب نئے انگریز تینو نکی جگہہ آئے تو اونکی اور مہاراجہ کے درمیان صحبت برآر نہوتی اور اونہون نے بہت چاہا کہ مہاراجہ کو علحدہ کردین لیکن مہاراجہ کی پختہ مغزی تو یاری حسن تقریر او خوص وتامل کے ساتھہ کام کرنے اور کسی خیانت مین آلودہ نہونے سے اونکا ارادہ تمام ہوا بلکہ اونہون نے ممنون احسان اور مستفید اخلاق ہوکر صفائی کرلی مگر چار پانچ برس بعد انگریزون نے ہندوستانیونکی شرکت اپنی کاروبار مین مناسب دیکھہ کر مہاراجہ کی معزولی کے لئے ایک حیلہ نکالا اور صاحبکلان کوٹھی عظیم آباد کو لکھہ کر مہاراجہ کو حراست مین کلکتہ بلوایا وہان مہاراجہ نے حسن تقریر اور فہم وفراست سے ایسا سوال وجواب کیا کہ کوی قصور اونکی ذمہ لاحق نہین ہوا اور صاحبان انگریز بخصوص مسٹر ہسٹنگ بہادر گورنر جنرل نے اونکو بعد عذر خواہی دلاسا دیکر بکمال جاہ واحتشام روانہ عظیم آباد فرمایا مہاراجہ بعد مدت بلائے گرفتاری اور قید فرنگ سے نجات پاکر عظیم آباد مین آئے گو صاحبان انگریز بہادر نے اوسوقت اونکو خلاع فاخرہ اور فیل وجواہر عنایت کرکے بہت سی استمالت کی تھی لیکن مہاراجہ گھر پہونچنے کے بعد نہایت گلہ مند اور شاکی تھے اور مورخ لکھا ہے کہ بیشک حق بجانب خود دانست کہ یادبہ چنین حق جز متہا این خفت بواسطہ مہاراجہ دیدآخر اسی غم وغصہ سے مرض اسہال مین مبتلا ہوے اور مدتک علاج اور معالجہ یونانی حکیمون اور انگریزی ڈاکٹرونکا کرتے رہے مگر کچہہ فایدہ ہوا اوسی اثنا مین لارڈ ہیسٹنگ صاحب نے کلکتہ سی عظیم آباد پہونچکر مہاراجہ سے ملاقات کی اور واسطے ملاقات نواب شجاع الدولہ اور مہاراجہ چیت سنگھہ والی بنارس کے ساتھہ چلنے کیلیے فرمایا لیکن مہاراجہ نے بیماری کا عذر کیا اور بعد کوچ نواب گورنر جنرل بہادر کے ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۱۸۷ہجری مین اونکا انتقال ہوگیا۔

مہاراجہ کے اس مختصر سوانح عمری سے واضح رای ناظرین کتابیع گا کہ وہ صرف اپنی حسن لیاقت اور رشد کاروائی ونیز خوبی قسمت سے کس درجہ کو پہونچے تھے اور دفعتًا اس عروج کو پہونچنے والے کی خواہ عادات اکثر نخوت کی حد تک پہونچ جاتے ہین لیکن مورخ لکھتا ہے کہ مہاراجہ ہر چند کہ کمال عروج او اقبال سے مرجع بادشاہ کا وزیر اور اکثر اقربائے عصر کے ہوگئے تھے مگر نخوت اور غرور اونکو کچہہ نہین تہا اور تیر لفون اور شریف

زادون سے نہایت تواضع اور فروتنی کے ساتھہ گذر کرتے تھے اور ہر شخص کا مطلب شروع التماس مین معلوم کرکے جو
پورا کردینے کے لایق ہوتا تھا اور سہولت اور آسانی کے ساتھہ پورا کردیتے تھے ورنہ عذر شیرین کہہ کر سایل کو راضی کردیتے
تھے اور باوجود کثرت کاروبار کے ہر ایک آدمی سے ادہر دو پہر دن اور دو پہر رات تک گفتگو اور سوال و جواب کیا
کرتے تھے اور کوئی عرض حاجت مین چاہے کتنی ہی تکرار کرتا مگر وہ دل تنگ ہوتے تھے اور کبھی کوئی سخت یا فحش کلمہ
کسینے اونکی زبان سے نہین سنا اور باوجود خود رسی اور ہر چیز کی قدر و قیمت جاننے کے مزاج دنیاداری بالکل نہین تھی
ہر جنس کی قیمت جو ہوتی تھی مہاجنون کو دیتے والونکو دیتے تھے اور بخشش مین کبھی دریغ نہین کرتے تھے سلیقہ معاش کا
درست رکھتے تھے ضرورت کی چیزونکو مقامات دور و دست سے کہ جہان جنس عمدہ بکفایت ملتی تھی منگواتے تھے اور
اپنے صرف مین لاتے تھے شادیون وغیرہ کی تقریب مین جب آدمیونکی دعوت کرتے تھے تو اونکی دسترخوان پر رونق
اور وسعت نعمتون کی سی ہوتی تھی اور آپ وہان حاضر ہوکر مہمانونکو اپنی شیرین زبانی کی چاشنی اور لذتون سے
شیرین کلام اور رطب اللسان کرتے تھے اور شرم و حیا یہانتک اونکی مزاج مین تھی کہ کبھی اونکی کسی ملازم مقربنے بھی
اونکو رام جنی کے پاس آتے جاتے نہین دیکھا کہ جسکو وہ نہایت انس اور الفت کی ساتھہ رکھتے تھے بلکہ کوئی اتنا
بھی نہین جانتا تھا کہ کسوقت اندر گئی اور کسوقت باہر آئی اور اپنی بی بی سے جو مان راجہ کلیان سنگھہ اور بھوانی سنگھہ
کی تہین کچھہ سروکار نہین رکھتے تھے اونکے لئے ایک علحدہ مکان اپنے مکان کے کچھہ فاصلہ سے بنوا دیا تھا اور مہینے
مین دو دفعہ کہ جو ایام معینہ سے ہے اونکے پاس جاتے تھے لیکن اوسی طرح کہ کم کسیکو خبر ہوتی تھی اور اکثر آدمی جو اول اونکے
ساتھہ عداوت رکھتے تھے اور پھر جب اونسے رجوع لاتے تھے تو وہ سینہ سپر ہوکر اونکی حمایت مین کوشش کرتے تھے
اور جو کوئی کہ شاہجہان آباد سے آتا خواہ وہ اونکی جان پہچان کا ہوتا یا نہوتا اوس سے بہت تواضع اور فروتنی کرتے
تھے اور اوسکا مقصد روا کردیتے تھے شیخ شرف الدین محمد جو ایک بوڑھا آدمی مکتب کے شہر لکھنؤ سے تھا اور ہندوستان کی دولت کا
تشنہ تھا شکر اپنے فایدہ کیواسطے اسی برس کی عمر مین یہان آیا تھا اور قریب ایکسال کے مرشدآباد مین ہوگلی مین تھا
اور باوجودیکہ ناظم اور نایب دونو مسلمان تھے مگر کسی نے اوسکی خبر نہین لی تب وہ ناچار عظیم آباد مین آیا اور اوس کے
افلاس کا احوال کسی تقریب سے مہاراجہ کی محفل مین مذکور ہوا مہاراجہ اوسکے پاس گئے اور بعد ملاقات وعدہ ضیافت
لیکر واپس آئے اور شام کو ایک تکلف مسند کو جو تیوہار ونکی تقریب مین مہاراجہ کیواسطے بچھائی جاتی تھی بچھائی گئی
اور مہاراج خود چار گوشہ سفید پر بیٹھے نامبردہ معیدنا ز جب ہمراہ مولف سیرالمتاخرین کے آیا تو مہاراج نے تعظیم
کرکے اوسکو بٹھایا شیخ نے اونکی اخلاق سے خوش ہوکر فرمایا کہ جو اخلاق تمکو حق تعالی نے بخشا ہے مین دعا
کرتا ہون کہ تمام مسلمانونکو عطا فرماوے مہاراج نے اونکی اشفاق کا شکر اور مع اپنی نالیاقتی کا عذر کرکے وقت
رخصت شالین کمخاب اور چھینٹونکی تہان وغیرہ پیش کئے اور نقد روپیہ پاس ادب سے روبرو دینا مناسب دیکھکر

ایکہزار روپیہ بہیجی ایک معتبر کے ہاتہہ اوسکے گہر بہیجدیے ۔ ایک دفعہ ایک شخص مہاراج کے جان پہچان والون مین سے جو اب رای
رایان ناگرمل دیوان خالصہ بادشاہ ہندوستان کے مقربون مین داخل تہا گیا جی کے جاترے کو عظیم آباد مین آیا اوسنے رخصت
کیوقت رای رایان سے کہ جو بڑے بڑے امیرون وزیرون سے برابری کا درجہ رکہتا تہا ایک سفارشی خط مہاراجکی پاس کا چاہا ناگرمل نے
کہا کہ وہ ہمکو بہی جانتے ہین اور خالی مردمی سے نہین ہین اور اسبات کو ہماری فرقہ کے لوگ موجب حرج اور نقصان کا جانتے ہین
سو تمہاری نسبت کوئی قصور نکرینگے اور میرا لکہنا شاید اسبارہ مین کچہہ خلل ڈالے کیونکہ جو القاب مین اونکو درجہ کی رعایت
کیجاوی تو میرا نفس قبول نہین کرتا اور جو اونکی بہائی درجہ کی بموجب لکہا جاوے تو اونکا نفس گوارا نکریگا اور رنجیدہ ہوجائینگے
کیونکہ اب اونکا سر آسمان سے باتین کرتا ہے چونکہ مہاراجہ شتاب رای ہر ملک اور ہر شہر کے حکام و اعیان کا حال دریافت کرنی مین
مثل ہوشیار سفرا کی نہایت مبالغہ رکہتے تہے اور جا بجا ہر ایک بڑے آدمی کی رازدار کو معقول درماہہ اور سالیانہ مقرر
کرکے اسبات کی اوپر مامور کر رکہا تہا کہ جو کوئی بات یا خبر کہ لایق تحریر یا اطلاع کے ہوا کرے بلا کم و کاست لکہکر اونکی
وکیلون کی حوالہ کردیا کرین اور اسوجہ سے ہر جگہہ کی خبر صحیح اور درست اونکی پاس پہونچا کرتی تہی ویسے ہی یہ خبر بہی بعینہ اونکو
پہونچگئی تہی اور جب وہ شخص آیا تو بعد ملاقات مہاراجہ نے کہا کہ آپ جیسا شخص تشریف لاوے اور رای رایان صاحب ہمکو
دو کلمہ سے بہی یاد نفرماوین بڑے تعجب کی بات ہی اوسنی جواب دیا کہ مجکو بہی آپکی خدمت مین نیاز حاصل تہا کچہہ حاجت
اوسکی نہتی شتاب رای نی کہا یون نہین ہے چونکہ وہ بہی مرد ہوشیار تہا اسلیے سمجہہ گیا کہ اصل مطلب سے واقف ہین اور بولا کہ مہاراجکو
خود ظاہر ہے کچہہ حاجت استفسار کی نہین ہے مہاراج کے بعض مصاحب مثل راجہ خیالی رام و میر قوام الدین خان جو حاضر تہی اس
معمہ کو نسمجہے اور اوسکے جانیکے بعد مہاراج سے پوچہنی لگی تب مہاراج نے وہ سب حال جو اخبار سی معلوم ہوتا تہا اونسی ذکر کیا اور
کہا کہ اسکا تدارک بہی مین بخوبی کردونگا اس بات کو بہی کوئی نسمجہا کہ کیا کرینگے غرض جبکہ وہ شخص رخصت ہوا مہاراج نے اوسکے
لایق اوسکی تواضع کرکے ناگرمل دیوان کے نام باوجودیکہ اس سے کسی قسم کی غرض اور امید نہین تہی عرضی کمال ادب و فروتنی کے
ساتہہ لکہی اور ہدیہ تحفے دس ہزار روپیہ سی زیادہ کی قیمت کی مثل عطر اگر و اقمشہ لباس سفید مخصوص بنگالہ و ہاتہی دانت
کے پایہ پلنگ فرنگی گہڑیان بلور کی شمعدان و بڑے بڑے آئینہ اور دوسری نوادر اشیا چین اور فرنگ کے اوسی شخص کے
ساتہہ بہیجے ناگرمل مہاراجکی گفتگو سنکر اور وہ سلوک دیکہکر عرق انفعال مین غرق ہوگیا اور بہت سی عذرخواہی لکہی اور اپنی
محفلون مین مہاراجکی ثنا و صفت کرکے کہا کرتا تہا کہ اس عزیز نے فرط ہوشیاری اور تمیز سے باوجود بعد مسافت کی ہمکو
بیغایت خجالتین دین ۔ ایام بلاے قحط و غلا مین جو اواخر ۱۱۸۲ ہجری سے اواسط ۱۱۸۳ ہجری تک سختی
کے ساتہہ پہیلی ہوئی تہی مہاراج شتاب رای نی تمامی جیکہ اور لکہنو تکے واسطے عمل مین لاکر عاجزون اور مصیبت زدون کی بخوبی
غمگساری کی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جس سال مین کہ یہ بلا حادث ہوئی بنارس مین کسیقدر ارزانی غلہ کی تہی مہاراج نے
تیس ۳۰ ہزار روپیہ اسکام کیواسطی مقرر کرکے فرمایا کہ جو کشتیان کہ ملوک ہین اور جو کہ ملاحون کی نوکر ہین وہ ایک ہفتہ مین

ہین و قصبہ بنارس سے غلہ خرید کر لایا کرین چنانچہ جب غلہ عظیم آباد مین پہونچتا تہا تو محتاج آدمیونکو خرید کی نرخ پر بلا حساب اخراجات
کے فروخت کرتے تہی اور جو لوگ خرید نہین سکتی تہی اونکو تین چار جگہہ مثل باغون احاطہ وار وغیرہ کی اندر قیدیونکی طرح محفوظ
رکہکر ہر جگہہ علیحدہ عملہ معہ داروغہ اور پیادون وغیرہ کی مقرر کردیا تہا جو اون لوگونکو پختہ اور خام طعام مظروف گلی و ہیزم
سوختنی و افیم تنباکو اور بہنگ کی تقسیم کیا کرتے تہے اور ہر ایک کو کچہہ کچہہ کوڑیان بہی اس غرض سے دیا کرتے تہے کہ جو ضروری
چیزین خریدنی ہو خرید لیا کرین یہ حال دیکہکر انگریز اور ولندیزی بہی ایک ایک احاطہ مین مسکینونکو ٹہرا کر کہانا کہلایا کرتی تہی
اور اسطرح سے بہت سی مخلوق ہلاکت سی بچگئی اور مرشد آباد مین اسطور کا کوئی کام کسی سی نہین بن آیا اور ہر سال ولایتی
میوی میوہ فروشون کی ذریعہ سے منگوا کر انگریزون اور بنگالہ کی رئیسون کیواسطے بہیجا کرتے تہے اور دو تین بار عظیم آباد کے
مشہور اور بڑی آدمیونکو بہی دیتے تہی اور جب یہ دیکہا کہ اس صورت مین عام لوگ محروم رہجاتی ہین تو کچہہ روپیہ معمول سی سوائے
میوہ فروشونکو مقرر کردیا کہ وہ اسکا بہی میوہ لاکر بازار مین واجب قیمت پر بیچا کرتے تہے اور جو بکنے سے باقی رہجاتا تہا
اوسکو وہ خرید لیتی تہے تاکہ میوہ فروشونکا نقصان اور خرید و فروخت بازار کا باب بند ہو پہر چند اشخاص قوم مرائی
کو جو لاہور اور شاہجہان آباد مین مشہور میوہ فروش اور پہلدار درختونکی لگانے والے تہے روپیہ بہیجکر بلایا اور عظیم آباد
مین ٹہرا کر حکم دیا کہ جہان جو زمین جس میوہ کی لائق دیکہین اوسکو بووین اور اس کشتکاری سے جو میوہ پیدا ہوتا تہا مہاراجہ
صاحب اوسکو عام آدمیونکی واسطے بہیجتے تہے مورخ لکہتا ہے کہ انگور خوب اور نیشکر نہایت ملیا اور بالیدہ اور شاہجہان آباد
کیلے اونکی عہد سے عظیم آباد مین جاری ہوئے اور اب افراط بازارون مین فروخت ہوتے ہین انگور خوش مزہ بہی کبہی روپیہ کا
تین سیر کبہی ڈہائی سیر اور کبہی ڈیڑہ سیر باغون سے ہاتہہ آتا ہے ۔))

مہاراجہ کا انتقال ہوا جب نواب گورنر جنرل بنارس مین تہی وہان سے کوچ کرکے عظیم آباد مین آئے اور اپنی بدنامی رفع
کرنیکواسطے کہ '' تا باشنائی کینہ مظنون مردم نگردد '' مہاراجہ کلیان سنگہہ کو عین شباب مین اوسکے باپ کے
کامونپر مامور فرمایا اور جاگیرات درماہہ بدستور بحال رکہکر اوسپر کچہہ اضافہ مہاراجہ متوفی کی رانی صاحبہ کی لئی بہی ازدیاد کیا
بلکہ پچیس ہزار روپیہ درماہہ نظامت کا اختیار اوسی موقوف کرکے کونسل والونکو دیا مگر مہاراجہ کلیان سنگہہ مثل اپنے باپ کے
ضابطہ جز رس اور معاملہ فہم نہ تہے اور اس سبب سے کونسل والے اونکی اوپر غالب ہوگئی اور وہ کونسل مین کچہہ اختیار نہین
رکہتی تہے چند سال بعد سنہ ۱۱۹۲ھ مین راجہ خیالی رام نے جو اول مصاحب مہاراجہ شتاب رای کی تہے اور بعدہ مستر تنک
صاحب کلان کوٹہی عظیم آباد کی پاس رہتے تہے نواب گورنر جنرل بہادر کی پاس کلکتہ مین پہونچکر صوبہ کی ابتری اور
عاملہ جبدار کی تعدی و رعایا کی پریشانی کا حال اس حسن تقریر او طلاقت لسانی سے بیان کیا کہ نواب گورنر بہادر نے اوسکے
تمام معروضات کو منظور کیا کہ صوبہ بہار کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اونہون نے بنظر حقوق مہاراجہ شتاب رای اور تائید مہاراجہ
کلیان سنگہہ کی مدار المہامی کی سند مہاراجہ موصوف کی نام لکہوی اور سنہ ۱۱۹۵ھ مین کلکتہ پہونچکر مہاراجہ کی اتفاق سے

کام نظامت کا شروع کیا اور کونسل موقوف ہو کر خلق ایک حکم کی جاری ہونی سے آسودہ ہو گئی لیکن مہاراجہ کلیان سنگہہ نے راجہ خیالی رام سے باوجود ظہور ایسی خیر خواہی کے بہی ناخوش ہو کر نواب گورنر جنرل بہادر کو شکایت کی عرضیاں بہیجین مگر نواب اپنے وقت کی ارسطو تہی اور راجہ خیالی رام کی عقل اور سمجہہ دیکہہ چکے تہے اسلئے اوہنون نے مہاراجہ کی تحریر کا خیال نکر کے اونکی نیابت کا اور تمام کامونکی مدار المہامی کا خلعت راجہ خیالی رام کو بہیجدیا اور اونکی ذریعہ سے عرصہ تک صوبہ بہار مین مہاراجہ کی مہاراجگی قایم ہی یہہ مہاراجہ علم و فضل اور کئی زبانونکی مہارت مین بڑی لایق اور صاحب استعداد تہے چنانچہ ہر زبان مین صاحب دیوان ہین اور مثل اپنے باپ کی وہ بہی شوق تعمیر آبادی اور رفاہ عام کا رکہتی تہی چنانچہ قصبہ بکرم جسکو نواب قاسم خان ناظم بنگال نے ویران کرایا تہا مہاراجہ نے اپنی عہد مین پہر آباد کیا اور علم کو بہی اوہنون نے ترقی دی تہی اور یہہ بہی سنا ہے کہ چند کتابین بہی اوہنون نے تصنیف کی ہین لیکن راقم کے دیکہنی مین ایکبہی نہین آیی اور نہ کوئی کلام باوجود تلاش کے بہم پہونچا تاچار یہی ایک شعر جو تذکرہ سراپا سخن سے ملا تہا تبرکاً یہان درج کیا جاتا ہے

مچا یا ہے جگر نی حشر کا سا شور پہلو مین	مگر دیکہا ہے یہ حال دل سحر پہلو مین

عاشق تخلص گہنڈی لال خلف منشی کیول کشن قوم کایتہ ساکنہ شہر حصار ملازم ریاست جی پور ایک ذی استعداد منشی اور شاعر ہین اور زیادہ تہ فارسی کلام کہتے ہین۔

عاصی تخلص گہنشام راے ولد منشی سول چند مصنف شاہنامہ اردو قوم کایتہ ماتہر شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان غدر کے بعد انکا انتقال ہو گیا فی البدیہہ شعر کہتے تہے انکے صاحبزادہ منشی لعل بہی شاعر ہین۔

تری کاکل کی سودائی سدا آباد جو ہو نگے – فوارکا سا حوصلہ اتنا نہ کہتی تنگ	صدا ے خانہ زنجیر سی ویرانہ کہو ہو نگے – چلو بہر ہی پامین گرہ پہر او چہل گئی	ٹک آپ اپنی ابرو ی چشم کو دیکہے – تری شوخی نظر آئی ہین چشم غزالان سے	تیغ دو دم کو دیکہی اور ہمکو دیکہیے – دیا تہا ہاتہہ سے دل تہین پایا پیا بسے

عاصی تخلص لالہ سالک رام ناظر عدالت فوجداری لکہنو۔

ہنا لگی وہ قفیلو ستی اور تین پہر	بسان شمع رہا اشکبار صحبت بہر

عاصی تخلص منشی جمعیت راے نایب سر رشتہ دار عدالت فوجداری فرخ آباد خلف لالہ کیسری داس باشندہ اوگر پور

پا بند سنج رشک کیونکر ہو دل مرا	کہلوا بند غیر سی تمہی نقاب کے

عاصی منشی مہتاب راے ملازم مطبع اودہ اخبار لکہنو۔

اللہ رے تیری تیری کشتہ کی تعظیم – رکہتا ہون دوست جسے سگ کوی یار کو	لیتی فرشتی آ کے کہان لے کہان مجہے – مرغوب جنت سے ہی سو استخوان مجہے	دلمین سراغ نور رخ یار کا ملا – بس دیکہیے یہ عاشق و معشوق مین سے فرق	تدنکی بعد آیا نظر لامکان مجہے – بوسے کے بدلے دیتی ہین وہ گالیان مجہے

عاصی تخلص منشی طوطا رام قوم کایتہ سکسینہ شاہی میر منشیون کی قدیم خاندان سے ہی جو دہلی سے لکہنو مین آیا اور علم و فضل مین مامور رہا یہ صاحب بڑی خوش فکر اور خوش گو زبان فارسی اور اردو کی تہی اور صاحب دیوان

منشی سیڈہو لال زار انہیں کے شاگرد تھے ۔

عاقل تخلص لالہ مکھن لال اہلمد عدالت کلکٹری ضلع الہ آباد

بے نشانی اس چمن میں ہے نشان عندلیب	شہپر عنقا ہی چوب آشیان عندلیب	ہو گلستان جہان میں عاقل شیرین سخن	ہم صفیر و ہم نوا ہمداستان عندلیب

عبرت تخلص دولت رام قوم کایتھ ابن رای ہیرا لال ساکن شاہجہان آباد محلہ کوچہ بلاقی مرد معقول متقی پیشہ شاہ نصیر و شیخ ابراہیم ذوق کے شاگردون مین تہے ۱۲۹۹ ہجری مین انکا انتقال ہوا شاہ نصیر کے نواسہ عبد اللطیف بشیر نے عبرت خبیر تاریخ لکھی ہے ۔

سخت جانی تو نہ ٹوٹی شمشیر کیا قاتل	وقت کشتن پھر گیا منہ یار کی تلوار کا	رو سیاہی گو اوٹھائی ستی ہین بہت	لیک مانند نگین نام تیار و تمن کیا
ہر دم صبا سے ہی طلب ہو زلف یار	لڑتی ہین یان تباتیہ ابتو ہو ہم	کونسا ہے وہ پر رو کہ جسپے تم عبرت	دیکھی مل ایسی پھرتی ہو لوائی

عزیز تخلص بھکھاری لال ایک خوش باش اور خوش معاش شخص خواجہ میر درد کی شاگردون مین سے ۱۱۹۶ ہجری مین الہ آباد مین تھے ۔

بات اب امتحان پر آئی	قصہ کوتاہ جان پر آئی	ملین کیونکر بہلا اوس شوخ سے طفل کرانا	کر سو لیے سو تجھ کو ہی تصور جیا کی
آرام وصل ہجر مین ممکن نہین	یونہی مضطرب سی رشک مادہ تھی	اب تجربہ مین حسرت دیدار لی ہی جی	جب وصل تہا تو کشتہ تیغ لگا تھی
ایسا ہے لعل لب کا تیرے رنگ سرخ	یاقوت جس کی لگی ایک سنگ سرخ	کرتی نہ یار اگر دل کو صفا کینہ سے	عزیز موت بھلی پھر تو ایسی جینے سے
	جو دم کہ او لٹا ہو وہی تیر ہوائی	جو سانس کہ پلٹی ہو وہ برچھی آئی	

عزیز تخلص شیو ناتھ دہلی کے مہاجنون سے تھے ۔

	لیا دل اس کن کہیں پر ادائی سکو تھی	کیا بیگانہ سے آشنا سکو تھی	

عزیز تخلص مہاراج سنگھ قوم کایتھ شاگرد شاہ نصیر انہون نے اپنی اوستاد کی متفرق کلام کو جمع کرکے کتاب کی صورت پر مرتب کیا اور خود بھی شعر اچھا کہتے تھے ۔

اشک تک چشم طوفان کہتی ہین تم	اشک کا ہر قطرہ اپنا روکش جیحون ہوا	اوس بت کا ذکر چھوا کیسے امو نسیم	غنچہ لالہ سحر کہا بیکدو جوا قیون ہوا
ہوا نہ معاف آئینہ و سنگ سے	سلسلہ ہمارا یطرح سے اوسی غبار رہا	ہین ہی کہتے تھی ہم اوس گل کی محبت	قبہ کا و اد یہ سحر کا دیتا یہ ہوا
جام مے گلرنگ سے واقف نہین شاید	غنچہ کیطرح بہتی مین غنچہ جگر اپنا	لیکے نقد دل کیون ایک بوسہ بھی	ای عزیز اوس مفت پر سی کسطرح اپنے
	ضعف سے رگ تن جس کی ہو تار بستر	کیونکہ بستر سی بیمار اوٹھی ویسے	

عزیز تخلص دیبی پرشاد بن لکھن لال باشندہ شاہجہان آباد مقیم فتحگڈھ ۔

	آتا ہی آہی شام چلی ہین آنکھین	ہر داغ دل چراغ ہی شب یادی تاکا	

عزیز تخلص منشی کنور سین خلف منشی مدہی لال کایتھ دہلوی شاگرد ذوق مدرسہ دہلی مین مدرس تہے اور ۱۲۸۱ ء مین

منہ سرخ ہے تمہارا جو ہیں جہتی بدلے ہیں تیور — آئی ہو نظر تم بہی کچہہ آج خفا سے
جان آگئی ہماری ہے آہٹ کی لبوں پر — ارمان یہ کچہہ بگڑ دو آسے نہ دعا سے

عمدہ تخلص لالہ جتا رام کشمیری برادر راجہ دیا رام پنڈت مقیم دہلی شاگرد انعام اللہ خان یقین۔

پہر نا یوت پر چلت ہیں جو لونگی چاہ کے — کہتے ہیں نعش پہ دہ مہر گلاں بدم نہ بچیگا
خراب مجکو نکر جان آ تنہا کہکر — بُرا کرے سے کسو سی کوئی بہلا کہہ

عندلیب تخلص لالہ گوبند سنگہہ دہلوی مصنف قصہ نعمہ عندلیب شاگرد امیر حسین خان بسمل بالفعل کلکتہ میں رہتے ہیں۔

عرش سے فرش تلک اُس سے آفاق ہلک — جسطرف جا کے نظر جلوہ اوسکا پایا

عیاش تخلص جیا لی رام کایتہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر۔

جام ہے ہاتہہ میں اور شیشہ مے بغل — نہیں عیاش کو اب غم خرابی سے ہوش

عیاش تخلص رگہو ناراین مولف چمنستان بہار شاگرد نواب عاشور علیخان بہادر۔

کل میاں صبح سے یاں آئیگا — شام ہو پہر کہیں چلا جائیگا

عیش تخلص جوالا پرشاد ہلد پولیس فرخ آباد بن لالہ کالکا پرشاد۔

کچہہ دور نہیں غیر سے ہم سے چہوڑ آئینہ — بیٹہا ہیں جا لاکہیں کیا رہیں آتا
کسکی قسمت کا خدا جانی ستارہ چمکا — ماہ رو آپ یہاں جنکو مہمان ہے
سلسلہ گیسو کا تو تم نے چہیڑا — ہتکڑی ہاتہہ میں ہے پانوں میں زنجیر ہے

عیش تخلص رای عزت سنگہہ دہلوی قوم کایتہ اول دفتر خالصہ شریفہ بادشاہ دہلی میں منشی اور بعدہ پروانہ نویس کچہری کلکٹری ضلع دہلی میں رہے مرد خوش خلق علوم ضروری سے آگاہ اور فنون سخنوری میں صاحب دستگاہ تہے فارسی میں اصلاح مولوی امام بخش صہبائی سے لی اور اردو کلام شاہ نصیر کو دکہایا مگر غدر کی بعد ایک مسلمان عورت سے دل لگا کر مذہب کہو بیٹہی اور پہر نوکری بہی خاطر خواہ نہ ملی آبکاری کی مخبری کرتے کرتے مرگئے یہہ چند شعر اونکے ہیں۔

جان و دل ہے تم ہی پر چشم پر آزار کا — دیکہکر مستی کو دل چلتا ہی جوں بیمار کا
رہی جبتک کہ بچی تہا نہیں شور محشر کا — اٹہی گی کیا فلک پر لگا یہ بار اونچی ہے
تہو لیست و بلند دہر سے غافل تو ہی منعم — کہیں نیچی کہیں پر اونچا ہموار اونچی ہے

عیش تخلص منشی پیارے لال سہارنپوری شاگرد معتمم۔

دیکہی قیس مجہی یاد ان استاد آیا — جا کہی سنگی میری پوچہہ فریاد آیا
کسیکو جان سے ادہار تہی بیمار بات — کہ جان جاتے ہی مگر ہماری بات
نہ تم اس ہتو لی پہ تو یہ ہو — ہو وہ دن کہ جس دن تم خفا ہو
نہ خزو باہر ہوا ہیں مجہہ عشاق تن — میہہ احسان ہے تمہارے خنجر خونخوار کا
لبہا پہ ہے کہاں جو رہیں کہنی کو — شاگرد میری صبا یہ درد کی باتیں
لیگئی سنبل جو شمیم لف پہراتیں — مجہسی کیوں الجہی ہے تنا وہ صبا تہی تنہا

غافل تخلص رای سنگہہ دہلوی ابتدائی میں پکتا ہی۔

وصف کرتا ہی اون لبونکا جب — غافل اوسوقت لعل اوگلتا ہے

غافل تخلص پنجاب سنگہہ ساکنہ مراد آباد مقیم آگرہ صاحب کیسہ تہے اور آگرہ کی بہت سی آدمیونکو اونسی فیض پہنچا تہا میاں

بعض تذکرہ والے لکھتے ہیں کہ وہ قوم سے مغل تہا اور فدای بیگم نام سودائی اوسکی ہجو کیک لکہی ہے اور اوسنے مراد آباد میں وفات پائی اشعار اوس کے ایسے ہیں۔

گر تیغ نگہ سے تو کرے اور فلک پر	چلجاتی فرشتوں میں چلو وا فلک پر	بعد مرنے کی بیٹھکا ہو تیغ خاک نور	ساتھ پھرتی ہی تری گردش افلاک نور
آوارہ سر گشتہ نہ دیوار نہ در کے	سایہ کی طرح ہم نہ ادہر کے نہ ادہر کے	آنسو نہیں ہیں قدر زمین کے ہو سوے	موتی ہیں آبدار صدف ہیں سر سوے
ابرو کی تیغ سے تری سو ٹکڑے ہوے	تہرا ہی آئینہ منہ پہ سپر کو دہر ہوے	جسم پر آپ ہے اور تسبیح جلتا ہے	کیا قیامت ہے کہ ریت میں گہر جلتا ہے
	یہ سرو نہیں باعث ہے آہ کسو کی	نرگس نہیں یکتا ہے حیرت آہ کسو کی	

فدوی لالہ سیوک رام وکیل عدالت دیوانی شہر عظیم آباد پٹنہ۔

جبکو نہ چین ہو وہی آرام پائے دل	پہر کس امید پر کوئی لگائے دل	اودہر کرہائی دو پٹہ ہی آج آفتاب	ایکدن تو کلشت امید غریبان سبز

فراقی تخلص پریم کشور نبیرہ راجہ جگل کشور باشندہ دہلی کہ احوال اونکا ست جانتے ہیں اور وہ ترک تعلق کر کے اکثر عالم میں

ہو گئیں آنکہیں گلابی روتی روتے	گلابی کی طرح کہی شکل افسوس

فرح تخلص چہیدی داس خلف چوبے رنج لال شاگرد اندرمن فقیر۔

گوشہ گیری نے زمانہ میں گرا نام کیا	باعث شہرت عالم ہوا عنقا کو

فرحت تخلص لین پرشاد قوم کایتہ سکنہ دہلی خلف گوبند پرشاد نبیرہ راجہ کنول نین تہا در شاگرد قطب الدین مشیر بعض شاگرد مومن بتاتے ہیں۔

تازہ تازہ لطف ہی صحرا نوردی میں ہیں	پیر پرشاد ہو کیا تلوؤں میں چہپا خار کا	یارو جبتک مجہے اب خط آئے	اور دو چار خط لکہو سیکہے

فرحت تخلص لالہ نیتا نند وکیل عدالت منصفی الہ آباد۔

پہولا ہی لالہ گلشن سینہ میں آج	افسوس اس بہار میں تنہا چمن میں ہیں

فرحت تخلص پنڈت کیدار ناتہ عرف کاشن پرشاد ولد سیتا رام دکہنی باشندہ لکہنو شاگرد امانت۔

کیون قاصد اب تو دیکہا یہ مرا ہجر	اوس گل کو خط میں پیچ و تاب لکہا ہے	کب وہ تیرے آئینگے اوس شوخ کی قدم	ہم بر سر محبت ہے پوچھیں ہیں بیوفا کہا ہم
	آلودگی مزہ وصال میں نشان تیری	پہونچا دلا کہانی کہان ہر دو بالکی	

فرحت تخلص پنڈت اندر پرشاد شاگرد رشید مولوی مقرب علیخان زار انکا کلام بہت فصیح اور بلیغ ہے۔

آزاد تیری سینہ میں کینہ بہر گئے	جس سینہ میں کینہ وہ سینہ بہر گئے	ہو جاتے ہیں دریا محبت کے وہی پار	ستکے کاہی جو لوگ سہارا نہیں رہے
نکہت ہے مرا کلی سے لطافت ہے گل تعریف	اہل ہی کو وفا یہ گل غنچہ نہیں کہتے	تم بہی ہلاعشق کا لیا تو معالج	اس درد کی درماں کو مسیحا نہیں کہتے
	گو نرگس گل نام کو چہرہ میں پیدا حسرت	گو بخت سوادیدہ بینا نہیں کہتے	

فرحت تخلص لالہ کنور چند سکنہ متہرا شاگرد منشی ہرگوبند خورم تخلص۔

	جو اوسکی ناتہہ سی تیر جفا جہپٹتا ہو	لگا ہوتا لگا ہوتا لگا ہوتا لگا ہوتا

فرحت تخلص منشی شنکر دیال قوم کایتہ سکسینہ سکنہ لکہنو یہہ ہی ہندومین بڑی شاعر شیرین زبان ہین اور کئی
عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کر چکے ہین اونکی نظم مین ایک لطف خاص ہے اوسمین فصاحت اور بلاغت دونو موجود ہین اور صنایع
بدایع تردید ان لفظونکی چستی اور قافیون کی درستی جو اونکی اشعار مین دیکہی جاتی ہے اوسکی تعریف کتنے مین نہین آتی گویا سخن کا
ایک دریا جوش مار رہا ہے اوس سے جو موج اوٹہتی ہے وہ معانی کے شاہوار موتیونکا مینہہ برساجاتی ہے اور پہر لطف یہہ ہے
کہ کلام مختصر اور مطالب سے پر ہے مضمون عالی اور خیال نازک بندش چست ردیف و قافیہ سے درست وفضول وزوائد سے خالی ہے
ان سب خوبیون پر فایق جو ایک خوبی اونکی تصنیفات مین ہے وہ یہہ ہی کہ بہت بڑا حصہ اونکی کلام کا مذہبی حقایق پر مبنی ہی اور
اوسنی اہل عالم کو طرح طرح کے فیض و فایدہ ہی پہونچتے ہین اور اسی سبب سے مندرجہ ذیل کتابین اونکی مقبول طبایع خاص و عام
ہوگئی ہین ۔ ۱ ۔ راماین منظوم ۔ ۲ ۔ پریم ساگر منظوم ۔ ۳ ۔ جانکی نیجے منظوم ۔ ۴ ۔ شیو پران منظوم ۔ ۵ ۔ ادہیت راماین
۶ ۔ گنیش پران گوری منگل ۔ ۸ ۔ سکنہ چالیسی ۔ ۹ ۔ پدم پران ۔ ۱۰ ۔ شیو سہسر نام ۔ اس پوتہی مین یہہ لطف ہی کہ
کہ ہزار نام حفیظ ہین اور صرف نامون سے ہی شعر موزون ہین برائے بیت یا زاید موزونی شعر کی غرض سے ایک لفظ بہی نہین
اگر موزون کرکے پڑہو تو نظم ہے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ نثر ہے جیسا کہ اینده نمونہ سے معلوم ہوگا غرض یہ حضرت بڑی صاحب
تصنیف اور اپنے وقت کے اوستاد ہین انکے باپ دادے قصبہ بہونگام ضلع مین پوری کی قانون گو تہے انکے دادا منشی جہان سنگہ
سے فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی اور اونکی باپ منشی پورن چند مدت العمر لکہنو کے نوابون اور رئیسون کی سرکار مین
عہدہ ہائے جلیلہ پر سرفراز رہے انہون نے لکہنو مین ہوش سنبہالا اور اسوقت تک ۴۲ سال کی عمر ہے لکہنو مین
مقیم ہین اور مطبع امریکن مشن لکہنو مین بعہدہ منصرمی مطبع سنگی عرصہ دراز سے نوکر ہین اردو فارسی انگریزی و ہندی وغیرہ سے
واقفیت ہے شعر و سخن مین دو تین اوستادون سے تلمذ رہا ہندی کلام انکا مثل ٹپہ ٹہمری ہولی دہرپد وغیرہ مشہور رہے
چنانچہ کتاب نغمہ دلکش حصہ اول و دوم مین جو کہ کلام شعرا کا مجموعہ ہے بہت کچہہ چہپا ہے اکثر اونکی چیزونمین یہہ منتخب ہے
کہ ایک سطر فارسی اور ایک اردو اور ایک انگریزی ایک ہیاتا ہے اور باوجود مختلف زبانونکی گانی مین پوری اور صحیح
اوترتی ہین اونکی ہر ایک کتاب کا ایک ایک مطلع ذیل مین لکہا جاتا ہے جو مثل صنعت براعت الاستہلال کے ہے ہر کتاب کا

مطلع راماین —	زبان پر ہر نفس ہے رام کا نام	نمو رامو نمو رامو نمو رام	مطلع ادہیت راماین
ثنا رہنگوتی باب سخن ہے	ریاضِ شاعری بشن آرپن ہے	شیو پران —	ہر ایک مہیج م آدم مہادیو
کہین سم وست بستہ مہادیو	مطلع پریم ساگر —	ہری ہر روش سی شاخ قلم	نی گلل کہلای پہلے دمبدم
مطلع جانکی نیجے —	طریق حمد مین ہو ... ل اک سیر	کر سیتا رام سی ہے جان کی خیر	مطلع گنیش پران —

کون پہچان مرا حال پریشان سمجھے	ہاں جو سمجھی تو تری کاکل پرخم سمجھے	حل کسیں ہو عقدۂ پیچیدہ زلف	اس کو سمجھے کوئی جو کچھ تو فقط ہم سمجھے
دخل کب ہے نہ ناموس میں اغیار کا ہو	راز محرم کا ہمارا دل محرم سمجھے	تیرا زخمی کبھی منت کش جراح نہ ہو	سبزۂ خط کو جو زنگار کا مرہم سمجھے
ہوگئی اک دانہ گندم سے خرابی کیا کیا	ہاے پہلی سے نہ یہ حضرت آدم سمجھے	سنگ اسود کا ہو تل پہ گمان اے فرحت	رخ کو کعبہ ہیں یار کو زمزم سمجھے

فرحت تخلص پنڈت دیبی پرشاد ولد ٹھاکر پرشاد قوم کشمیری باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت ۔

کرے دعا تو شوخی سے مجکو دہتا کیا	عزت سے میری آیت کا وعدہ اہا	ملتا ہو ہوڑہ کی خون کف افسوس اندن	دہلا دیا انکہ آپ نے رنگلین ادا کی ہاتھہ
	مہندی سے جو نقرئی سو ہنگی ہوگئی	اے سیمتن عجب ہیں تری کیمیا کے ہاتھہ	

فروغ تخلص نند کشور لال کایتھ سری باستب ساکن قدیم ریاست بلرام پور خاص مدرس انگریزی وارد مدرسہ بلرام پور شاگرد سید آقا حسن عرف میرن تخلص نامی مصنف کتاب گلشن فیض جسمین سوانح عمری راجہ ہو چکی اردو کی کتاب بہوت بڑ ید سار کے لکھے ہیں اور اوسمین سے یہہ چند شعر بطور نمونہ بضرورت تذکرہ کے لکھے گئے یہ کتاب سنہ ۱۲۹۰ ہجری میں بنی اور چھپی ہے

اگر جلتے تو سے پر قطرہ آب	پڑے فی الفور وہ ہو جائے نایاب	گرامیں گر دہی قطرہ کنول پر	نمایاں آب ہو وہ مثل گوہر
اگر بطن صدف میں جاوے وہ آب	بنے لی شبہ وہ لولوی خوشاب	وہی پانی ہی از روے حقیقت	جلد ہی ہر جگہہ تاثیر صحبت

فریاد تخلص صاحب راے کنہیا لال ولد سندر راے قوم کایتھ لکھنوی شاگرد میر محمدی سوز ۔

تم جیب سے ہوا ہی یار دل کو	کوئی نہیں غمگسار دل کا	جس دن یا وہ ہے مردن دل بیتاب تھے	گوشہ مرقد میں آغوش مادر ہوگیا

فصیح تخلص پنڈت سکھن لال خلف بیچے لال فرخ آبادی شاگرد امداد حسین صفیر تخلص ۔

	یہہ نہ یار عاشق زلف دوتا ہو	دنیا میں ہی بلا سے بچائی خدا مجھے	

فصیح تخلص بچولال سکنہ بلرام پور علاقہ اودہ انکی ایک تقریظ رسالہ گلشن فیض مصنفہ نند کشور لال فروغ میں دیکھی گئی اوسکے سوا اور کچھہ کلام اونکا مسموع نہوا ۔

فضا تخلص منشی گوبند پرشاد لکھنوی گلزار فضا وعروس فضا و بوستان اردو منظوم وشیرین خسرو اردو انکی تصنیف سے ہیں یہہ بھی نامی شعراے لکھنؤ سے ہیں اور انکی کلام سے سخن کی اعیان ہے اور مضامین اکثر نئے اور رنگین باندھتے ہیں

ضعف نے زور کسی طرح کا چلنے نہ دیا	جوش وحشت کا کچھہ ارمان نکلنے نہ دیا	او نہ ہو چاہ ذقن دیکھا ہو کوئی خضر ہوئی	ناز کی نے اونہیں فرق کا مرے چلنے نہ دیا
وعدۂ وصل وہ گلگر نہیں گا بہا لیکن	دہن تنگ نے کچھہ بہ سخن نکلنے نہ دیا	بتر تو کو بھی یہ الفت سے کو میچہ دو گر	پانو رکھکر بھی مرا انسے نکلنے نہ دیا
سنکے اشعار فضا بزم میں کہتے احباب	اسقدر لطف کسیکی بہی غزل نے نہ دیا	تمنا دیکھوں جو م اوس کے گیسو	گرتا ہے شاخ گل میں تو شاخ سے نکلنے نہ دیا
اسی شمع حسن عشق میں سحر سے جلے	اٹھتی نہیں ہیں اس سے کہ ہے شدہ نکلی	زنار زلف یار کا پائیں ہیں تیا	اسلام شیخ پڑھتے ہیں ہر برہمن کی
پیپات نہ سکا نہ اکیا رو دہ ہوا	بنو ہم سے ہی بہت بیان شکل پالی	دہ چشم مست یار اگر دیکھ لی کبھی	نقش قدم شیخ اونہیں نہر کو
کر یوں نہ فضا کو آپ کا تو مدت شکلی تہہ	چھولیگا ایک روز وہ دیوانہ نکلی	تجکو پرہان اوٹھا کہیں بچا پیتم	اودشک بد تیری نظر آئی بزم دیر ہو

سرکشی سے تمہاری جو بیٹھا اپنے گھر	جاکر کی کوٹھی ہو گیا امکان مجھے	ہو گئے جو بیاں میں وہ ہو گئی خفا	پھولوں کا تو ٹوٹنا نہ بھلا باغبان مجھے
غفلت سے جا سکی مجھی اپنے سر سے	اودھتی نہ لگا گھر سے خواب گران مجھے	دیکھیں پھر ہے شل غبار کے وہ دوآہ	اوڑ جائیگا فلک یہ لیکر دھوئیں مجھے
شاید خزان چمن سے گئی آگئی بہار	آتا ہے باغ باغ نظر باغبان مجھے	کیف تنزلیے تری ابرو کا بل گھٹا	کمزور آگ پر نظر آئی کمان مجھے
دیدار حق زر کو کوئی حیلہ چاہیے	کرتی پڑی ہے بیعت پیر مغان مجھے	لب جو یہ دہن سے اشک تر ہوئے	پیاسا وہ ہوں ملا بھی اندھا کنوان مجھے
قطرہ پسینے کا تری چین جبین پر	تارے دکھا رہا ہے خط کہکشان مجھے	سمجھا فلک کو جو قاتلی تبر	دریا خون ہوئی شفق آسمان مجھے
کہے ہے ان سے لعل نہ خال ہے جنت	جلتی ہیں بیتابی سے عبث آسمان مجھے	مانگو لگا بوسہ لکھ سنا ہیں وہ گالیاں	اوسکو دہن خیال دیا زبان مجھے
لون مول تجھکو یک کے اوسی بھی بلا	یوسف گران تھے بازار میں تو گران مجھے	پانو چھپا ہیں رنگ کی شگفتہ ہو دل	کنج قفس سے تنگ ملا آشیان مجھے
	کیا شعر کہے ہو جو ان جگر کہا آتی قدر یہ	ملتا نہیں جہاں میں کوئی قدر آج	

قدیم تخلص لالہ جواہر لال شاگرد نسیم دہلوی ساکن لکھنو محرر اول سررشتہ تعلیم ضلع کھیڑی ۔

چھو تو سکتے ہی نہیں ایسی ستمگر گیسو	دیکھتی کبھی مر جاتے ہیں اژدر گیسو	چوٹ جس لیے پڑی توڑ دیا اوسکا	نام کو بال ہیں پر کیسے ہیں تیغ گیسو
سوئی سوئی کی گرجاتے ہیں گندھ جاتے ہیں	کار الماس کریں صورت نشتر گیسو	بال ہو تم میں جو پڑ جائے کھا سوجائے	بیان بڑھا دیتا ہے پھر رتبہ گوہر گیسو
	بازیگر سانپ نکالی تو تماشا کیا ہے	کھیلتے ہیں میرے سینہ پہ جگر گیسو	

قیصر تخلص گوری شنکر ابن من پھاون لال کایستھ دہلوی شاگرد منشی کنور سین عزیز چھوٹے بھائی پھاریلعل مشتاق کے ہیں ۔

ایک دو دن کی زندگی کے لئے	کیوں کسینی بھلا برائی کی

قیصر تخلص رائے سری کرشن چند مالک مطبع قیصر المطابع لکھنو ۔

یاد ہی مسجد ہے مصحف سا جانکا	تنہا خواہ تکی فصاحت اور بلاغت رہتی جاتی ہے	دیکھئے آتا ہے اکثر ہم شہ ہنسکر مزار پر	خدا کا شکر نہ قد شہادت دیتی جاتی ہے
نکلوں مشکل ہو گھتا بیٹھا بیٹھا پھر انکا	کہ جا گھٹتی جاتی ہے نقاہت بڑھتی جاتی ہے	نہا کر دو کیری چوبد لگاتے جاتے ہو	یہ قیصر کو طبیعت میں نفاست ہٹتی جاتی ہے

کامل تخلص پنڈت بہاکر داس کشمیری وکیل عدالت ۔

پلٹ کر جو دیکھا سر راہ اوسنے	لگا تیر ایک ناز کستی جگر پر

کامل تخلص لالہ منولال خلف ساد ہورام وکیل شاگرد دیوان بالکرشن صاحب یہاں قدیم باشندہ لکھنو ۔

آ گئی کوئی بلا عالم بیدری میں	آتی ہیں پیش نظر خواب میں اکثر گیسو	نکہت گل سے پریشان دل ناشاد اپنا ہے	کھولدے باغ میں لیتد معتبر گیسو
بڑھ کی خورشید سے ہے پرتو عارض اسکا	خشک کرتا ہی عبث ہو میں لگر گیسو	کوئی بگڑے تمہیں کیا واسطہ کیا مطلب ہے	اٹھو تم شوق سے ایجان بنا کر گیسو
کسی لیٹا کی کیا پیار تیا دوسہ	بال دکھے ہیں پریشان ہیں کمو نگر گیسو	بونیاں بائی تو نما میں گے کسیکا کہنا	تیرے گیسو سے دکھا دے کوئی بہتر گیسو

کاسشی تخلص لالہ کاشی پرشاد اہلمد کلیات کلکٹری آپکی ایک غزل لالہ دیو کی نندن صاحب ہنر نے بھیجی تھی اسمیں یہ اشعار

لحد میں جا کبھی کس سے بہلا دل اپنا	نہیں ممکن کہ اوس جا پر ہو کا کبھی ہو گا	خبر جاتا ہی مشکل جانے کا قیام اپنا	الہی کس طرح وقت میں قرت اپنا ہو گا

کشتہ تخلص جگت نراین کشمیری دہلوی مقیم لاہور کچھہ عرصہ اونکے انتقال کو ہوا۔

ہمارے قتل پہ قاتل کمر کسی کیونکر
حضور بادشہ عشق غمزہ و عشوہ
وہ ڈھونڈھتا ہے خود اپنی کمر کو دیکھنے
ہمارے واسطے کر تجروانکسا کرین
ہمارے کس چمن میں ہر صبح گر بلبل
یقین ہے کہ ہاں غم فراق سے ہو
ورق گلو نکی زرگل سے زرنگار کرین
بقول مخفی کہ جو جاہین اونکا کرین

کشن تخلص بابو کشن چند رگہوش نواسہ راجہ نبکشن بہادر باشندہ کلکتہ۔

صدف اپنے گوہر کو بلائے آب سمجھے
یہ دندان ستہارے دہن میں جو دیکھے

کنور تخلص راجہ روپ کشن بہادر ولد راجہ راج کشن بہادر رئیس کلکتہ صاحب دیوان ہین۔

شید ہے عشق مین ترے دل شیخ و شابکا
قالب تہی ہے دیتن پی حبابکا
نہ پوچھو گذری ہے جو مجہہ پہ بیقرار رات
مثال شمع کٹی روتی ساری رات

کنور تخلص کنور جکدر سنگہہ باشندہ اکبرآباد ولد راجہ بہگوان سنگہہ راجہ تخلص۔

زیادہی کرتی ہین ہم جو بتا رہے
خاموش ہین کچھ نہین سکتی ہین جو بتانے
پر ہوتی نہ مطلب ہے نہ کچھ جو ہے خیال سے
شیدی ہین دیوانہ ہین اونکے دل وجانے

کوکب تخلص راے مکند رائے سکنہ حیدرآباد شاگرد فیض۔

داغ سینہ پہ نہین داغ ل سر سینہ پہ ہے
کوکب کو چرخ کب ہی اختر سے غرض

گرداب تخلص رام چرن اور حال معلوم نہین۔

بہا گیا بلبل گلشن کو وہ پیار اعاشر
ہنسکے وہ شوخ یہ کہتا ہے کہ منہ نہ ہو
گل سے یہ ہی کہین تہا اعاشر
کبہی ہو کسے جو چلتو ہون ویار اعاشر
گل رعنا کیطرح سے تو ہین سرخ و سفید
دست رس جب تو جاتا ہم کہل گئے
کبہی جہوتی ہین جو اوس گلکا قصاراعاشر
چہلیا دست تصور سے تمہار اعاشر

بوسہ دیتا نہین کرداب شب وصل میں وہ
گہاٹ پر اپنی کر تاہو کنار اعاشق

گلزار تخلص لالہ جگتا تہہ۔

گلچین تخلص منشی لعل چند قوم کایتہ ماتہر آل نیپالیہ سکنہ جودہپور جو سر رشتہ دار محکمہ سر رشتہ اضلاع غیر ریاست جودہپور رہے اور ابہی دو سال قبل اونہون نے انتقال کیا ہے بہت لایق اور باعلم آدمی اپنے خاندان مین تہے اونکا خاندان اس ریاست مین منشیون کا خاندان مشہور ہے کیونکہ منشی گری کا عہدہ قریب عرصہ دو سو سال سے اون کے خاندان مین چلا آتا ہے اور چالیس پچاس برس پہلے صرف یکہی ہی خاندان مقام ریاست مارواڑ مین فارسی خوان مشہور تہا اس خاندان مین بڑے بڑے لایق آدمی ہوئے ہین چنانچہ منشی جتی لال اور ہیرا لال کو تو مین نے بہی دیکہا ہے افسوس کہ جتی لال کا تو سال گذشتہ مین انتقال ہوگیا وہ بڑے پابند اپنے دہرم کرم کے تہے اور دن رات مین دو تین پہر بیند یادہ عرصہ تک پوجا کیا کرتے تہے اونکا ادب اس راج کے تمام بڑے بڑے آدمی کرتے تہے اور اونکے صلاح کو مانتے تہے اور منشی ہیرا لال بہت دنون تک محکمہ رزیڈنسی راجپوتانہ مین ریاست کیطرف سے وکیل رہے ہین اور اب محکمہ دیوانی سرداران کے حاکم ہین بہت با خلق اور ملنسار آدمی ہین منشی لالچند انکے چچازاد بہائیون مین تہے اکثر میری تصنیفات کو پسند کیا کرتے تہے مگر زندگی

گوہر تخلص پنڈت پرہبی ناتہہ ایک غزل انکی گلدستہ شعر آگرہ میرٹھہ مین دیکھی تھی اوسمین سے یہہ شعر منتخب ہوا

محراب بیت ابروسی کہتا ہون بار بار | کعبہ کہو ہی قبلۂ عالم تمام شب

گوہر تخلص منشی گیندن لال بدایونی یہ تاریخ تصنیف مثنوی قیافہ دیوی پرشاد سحر کی اونکی تصنیف سے ہے

ناقد ہی معنا کہا یہہ گوہر | مرغوب دل ہے سال ہجری

گوہر تخلص منشی ہوتی لال قوم کہتری شاگرد جواہر سنگہہ جوہر تخلص لایق خوش فکر فصیح البیان ہے اونہون نے ایک مسدس کسیکے فارسی شعر پر اولٹ کر اوسی کی رد مین کہا ہے اوسمین سے ایک بند بضرورت تذکرہ لکہا جاتا ہے

مصحف لی تہذیب ہے وہ اہل کین | دشمن دنیا ہے اہل دنیا خصم دین | سب پہ لعنت جو کہی ہے خود لعین | شعر کسکا ہے سناتی ہی کہین
اہل دنیا چہ کہین چہ مہین | لعنت اللہ علیہم اجمعین

گہربار تخلص منشی رام سیوک میر منشی المعام کمشنری ملک ممالک حیدر آباد دکن شعر اردو و فارسی کہتے ہین۔

بہت سے دیکہنے والونکا خون کر چکے | تمہارے کشتہ تیغ دلی کفش کی ہیا

لالہ تخلص لالہ بہوانی پرشاد باشندہ دہلی داد سخن کی مذمت مین کہتے ہین۔

شعر بینی کا سلیقہ نہین جنہین یہی ہنر | طرز یہہ سطرح سی بس جنکو ظہور ہو گیا | اوبہر پتہ چڑہتی ہین شاعر بہی جدید | ہو گیا ثابت کہ خبط انکو مصرعہ گیا
جنگلو مین شہر تکا دعوی ہی قہر خدا | وحشت فطری تہی ہو وابی جنکو ہو گیا | ہو گئے ود سودا ہو تو قصدہ ہے اسکا | مصرعہ مصرعہ لالا اپنا اونکی نشتر ہو گیا
وصل اوس گل پیرہن کا جب میسر ہو گیا | مین عشق تنی سبہی یہ دل کہتا یہ ہو گیا | آجکل اچہی کی کسکو فضا ہی تیز | جنسے دو تک بہی نا بی وہ بہی شاعر ہو گیا
جب سے دہلی لکہنو اجڑی ملک کرچکی | تب سی ہر غول بنا بانی سخنور ہو گیا

لالہ تخلص منشی اننتی پرشاد حیدرآبادی شاگرد فیض یہہ شعر اونکا تذکرہ تاور لالہ کا ز منشی درگا پرشاد صاحب سے لیا گیا

جان ہر تیر ستمگر کی کوہ غم کو دیکہہ | مانی تصویر ہی فرہاد کی

لایق تخلص لالہ رام پرشاد ساکن متہرا

میں ہی جیح ذبح کر دیتا وہ قاتل ہائے ہیچ | معاذ اللہ پہر مین شاکی ہو جو جفا ہوتا

لطیف تخلص لالہ شیو سہائے خلف دیوی پرشاد باشندہ فرخ آباد۔

دیوانہ عشق کا نہین سنتا کسیکی بات | ناصح کی بات خاک اوسی سنو ہو سو

لطیف تخلص دولت سنگہہ قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر شعر گوئی مین قدیم مشاق ہے عرصہ قریب پچاس برس کے ہوا کہ دار فانی سے رحلت کر گئے یہہ شعر اونکا ہے۔

کوئی کہتا تہا قصہ مجنون کا | مین اوسی اپنا ماجرا سمجہا

لوذعی تخلص منشی بہگوان دیال عرف لالہ بہسند قوم کایتہہ سری باستب فارسی اور اردو مین ایک شیوہ زبان

معشوق ہیں یا نکی سارے جفا پرست | ای دل عاشقو انکو کہیں نہ سیار

مجروح تخلص لالہ دوارکا پرشاد وکیل خلف چودہری بختاور لعل متوطن فرخ آباد۔

ملک الموت بہی کیا سمجہا ہے مجروح | جو ہمیں سمجہا ہے اب تک کوئی بیمار سمجہے

مجنون تخلص لالہ شنکر لعل ولد دونادی لال باشندہ فرخ آباد۔

اپنی مجنون سی تو ای غیرت لیلی ملجا | تیری فرقت میں کہاں تک وہ پریشاں

محبوب تخلص منشی محبوب سنگہہ خلف گلاب سنگہہ کہتری دہلوی سلم مخلصی کے اوستاد ہیں اوباوجود سن سال ۴۵ برس کے ہنوز جوان معلوم ہوتے ہیں اب مختار کاری کرتے ہیں اور شعر بہی کبہی کبہی کہتے ہیں چنانچہ یہ شعر اونکا ہے

ایک وہ حیا نکو دلسی اوٹھا دیا | مجنون بنے ہیں ہم تجہی لیلی بنا دیا

محروم تخلص لالہ انگد رائے فرخ آبادی۔

سمجہہ محروم کچہہ ملنی ہوا عہد شباب آخر | کبہی یاد آئیگا یہ سن عالم جو بیتا

مخلص تخلص انند رام دہلوی وکیل عماد الدولہ محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں تہی بیشتر فارسی کہتی تہی اور کبہی کبہی اردو بہی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے۔

آتا ہی سحر اوٹھہ تیری دربر یکو | کیا دن لگے ہیں دیکہو خورشید قاد یکو

مخلص تخلص بابو منشی دہر اوستاد منشی رام نراین شفیق۔

مداری لال مصنف اندر سبہا عرف بزم سلیمان سکنہ لکہنو یہ اشعار اونکی کتاب کو سی منتخب کیی گئے

جب سے وہ لیگیا میرے دل کو لکا لکر | چہاتی پکڑکی ہاتہی میں کہہ ہی ہائی دل | کیا کیا دکہا دکہی آگی مداری لال | قابو میں یہ گیا ہے یہہ تیرے ادل

اوسکو بہی نہی ہا ہی سی کہو دیا نصیب | بنکر فقیر جیکی لئے چہوڑ گہر چلے

مدہوش تخلص منشی کنو جی صاحب لکہنوی خلف منشی برج لال قوم کایتہ سکسینہ علم فارسی میں خوب مہارت رکہتی ہیں اور شعر اردو بہی کہتی ہیں چنانچہ اونکا دیوان موسومہ بہارستان فصاحت تیار ہے اور کلام پاکیزہ اور پر مضمون فن شاعری میں منشی میٹہو لال کے شاگرد ہیں ۔

ہمسے وعدہ کرکے پہر غیر کی وہ گہر میں الگیا | غیر حیدم گہر گیا پہونچا مگر کوئی یار ہیں | الصنم فرقت ایسی وصل وہ قسم میں الگیا | وہ ہلو فی النار میں یہ ارم میں الگیا | دیکہیں کہیں ہیں مست جو اوس ساقی سرشار کو | مرگیا عشق وہاں تنگ میں دلدار کی | رشک سے خط خجالت جام جم میں الگیا | تشوہ میں عنقا کی میں ملک عدم میں الگیا

مدہوش تخلص پنڈت رامچلیدس خلف پنڈت گلاب سنگہہ دوم گوڑ برہمن بہجتی رہتے ہیں اور شعر کی اصلاح منشی درگا پرشاد صاحب نادر سے لی ہے یہہ چند شعر اونکے منشی صاحب ممدوح کے مرسلہ ہیں ۔

گو یوسف کنعانی بہی یکتا ای حسن تہا | پر دیکہو میرے یار کو ایسا وہ کہیں تہا | تمکو تو فقط عشق زلیخا کا یقین تہا | کیون ہاجی کہو کیسا مرا جلیل تہا

مدہوش تخلص لالہ ایشری پرشاد مترجم پوتھی گوپی چند۔

پیالا بھی وحدت کا تماشا دکھلاتا / جو ای مدہوش وصلت کا اگر ...

مروت تخلص پنڈت کشمیری پاس کرن عرف ناتھو جی ولد پنڈت بستی رام دکھنی باشندہ لکھنو شاگرد امانت

جب مجھے یہ چھوڑ لیتی ہیں تیغ جھلکی ہاتھ / تیغی شال اوڑھے ہی آب نہ حشر
دل ہی بستی جلی کا ٹھوکر لگا کی پاتو / خود جام ہی جو منہ سے لگا ہیں تو
دیتی ہیں جگر ان یہاں دھتا کہتا تھا / دریا جو دیکھ پا میر استناکی تھا
کرتی ہیں جگر ان تنگ جنا کا دکھتا تھا / ہمکو وہ سے جلا جو دیکھی لگا کی تھا
ادیس تنکی کا ہو غیر یار میں جسعد / دل اٹھتو تھا یہ یوسف لالی ہی زلیخا
تو آج کل چمن میں کالی لچک گئی / قدرت سے دانت تھا جو سنگ ...
تو ڑتی ہیں جسے لاکی گھر میں خدا کی تا تھا / آیا نہ جا کبھی ہی یار جا کی تا تھا
نازک ہیں ایسے میر رنگیں ادا کی تا تھا / آلی نہ ایک ہی میر بڈھی ہا کی تا تھا
چھپانا ان کو ایسے مروت لگا کی دل / غرت میر ہی جا تو از ...

مریخ تخلص جانکی پرشاد این جگل کشور سکنہ فرخ آباد وارد لکھنو شاگرد نواب عاشور علی خان بہادر۔

نظر آتی ہیں اگر آنکی بیمار آنکھیں / چشم روز ستی ڈراتا تو جو سر بار آنکھیں
جسکو دیکھا وہی دیوانہ بنایا تو نے / عشق صیاد کا یہاں رنگ بدلیجائیگا
کا وش عم سی یہاں تھی ہیں چشم بیمار آنکھیں / دیکھ او خانہ نشین نرگس دیوار آنکھیں
اوپر نراد فرالی ہیں تیغ نکالا آنکھیں / تیلی سیلی زد کھایا کرد سر بار آنکھیں
نظر آتی ہیں جو حسین یار کی بیمار آنکھیں / شعلہ عارض جانا کا نظارا ہوا
شوق دیدار سے لوگا کی علاج کرتے ہیں / کمر اوس کا نپی پا ندیہ جو حسین لگ...
ملک الموت کی لیکن کر دہیں جار آنکھیں / سینک لیتی جو کبھی طالب دیدار آنکھیں
کو ستی روز نکلتی ہیں وہ چار آنکھیں / گر ہی ہیں کتی دستی سر بازار آنکھیں
شکلی لگ گئی مریخ ادہر دیکھو تو / کسلی وقت ہیں حسین لیتی عشق بدار آنکھیں

مست تخلص قوم کہتری ساکن گوجرانوالہ ضلع پنجاب

گرہ کاکل کی ہیں تیغ لگی خم کرتے ہیں / بیٹھے ناگن سے لیے سفینے شکم کرتے ہیں
دخل کیا جرم کی تو قاتل جو حوادث ہو / لاکھوں مردہ ہوں جسے جسکو قدم کرتے ہیں

مسرت تخلص عوض رائے اور حال معلوم نہیں۔

مسرت تخلص شنکر ناتھ کایتہ شاگرد نصیر دہلوی۔

قرار و صبر سے دل سی روانہ ہوتا سینہ سے / کدہر یہ قافلہ جاتا ہے یارو لو خبر دیکھو

مسرور تخلص گردہاری لال حیدر آبادی شاگرد فیض۔

شاکر ہوں اپنی حصہ پہ مسرور روز و شب / جنت سے مجکو کام نہ نفرت سے ہے غرض

مشتاق تخلص ٹھاکر ادہا کشن ساکن سرجن نگر ضلع مراد آباد ٹھاکر گلاب سنگھ مشتاق کے استاد ہیں

ہم ہیں عاشق اوس بت زیبا کے / جسکی شکل ہی نظر آفاق کی

مشتاق تخلص منشی رام غلام ساکن ... شاگرد خادم

چاک دامان گریبان ہو تو کل اپنا دامن / ہی گلیکا ہار جیتی جی گریبا کی طرح
زاہد اپنی فکر میں ہے رند اپنی ذکر میں / میں تو ہوں مشتاق مشتاق جیتا ...

مشتاق تخلص لالہ بہاری لال بن دل سکھ رائے شاگرد مجذوب مقیم فتحگڈھ

منہ تحیر سے اپنا تکتا ہے	آئینہ کو بھی ایک سکتا ہے	جھٹکے دیکر نہ یال سلجھاؤ	زلف پیچان میں دل لٹکتا ہے
جلد آؤ کہ کلبۂ مشتاق	چشم روزن سے راہ تکتا ہے		

مشتاق تخلص لالہ بہاری لال راقم اکمل الاخبار دہلی ولد لالہ من بہاون لال باشندہ دہلی شاگرد مرزا غالب

یوں تیری سا ہتھ ہم میں دشمن کا نبھا	وہ اعتراض ہے کہ اوٹھایا نجائیگا	ہوگا اثر جو لیں تو خود جاں لینگے	مشتاق ہم ہی عشق جتایا نجائیگا
جہاں جا گئے وہاں انگڑائیاں لیں	یہاں پھیلائی ہو سنی کہانی		

مشتاق تخلص ٹھاکر گلاب سنگھ متوطن بسواڑہ علاقہ اودھ جو رڑکی کالج میں انگریزی کا علم تحصیل کرنیکے بعد عرصہ بیس سال سے سررشتہ نہر جمن میں ملازم ہیں اور آجکل دہلے سے دریاپور تک کے سب اوورسیر ہیں شعر کا شغل حکیم غلام مولی قلق کی صحبت سے بہم پہونچایا اور بقول ملسی درگاپرشاد صاحب نادر بدیہہ گوئی میں بہی قادر ہیں اور دس پانچ شاگرد بہی موجود۔

مر بجان چھوڑ انگیہ ہونگی ہزار رونکے	تماشا دیکھنا آساں نہیں ہے رقص بسمل کا	ہو کے مشتاق اوس ستمگر کا	دل نے دکھا ہا نہیں کسی گھر کا
بیہ ترے در پہ جبیہ سائی کی	مٹ گیا سب لکھا مقدر کا	سبزہ آنے سے اوسکے حیراں ہیں	کہ حیران ہے بہار کی صورت
ولیکن یہ ہونگی ہوس ہتی ہے تو نسنگے	ہی لیے شوق سیسہ میں سر ترا کم	کس کس نے بیکسی کی کیا تھا سر حیف	رونیکو آیا ابر بہارے مزار پر

مشہور تخلص پنڈت رادہاکشن دہلوی شاگرد حافظ قطب الدین مشیر۔

افلاس میں بہی دل بڑی نمکی لبت	داغوں کی درم اور بحر زرد رہے	کس سے ہے عیادت کی تمنا نہیں ہمکو	جو جاتا تکا ہو دشمن اوسی کیا کام ہے
گدر اپنا ہو پائے جہاں میں گرچہ سرجائے	نیا یا جائیگا وہ سرقد نسرین بلکتا	تجہی ہی زاہد کیا ہوگی جنت	نہیں بندہ میں کیا میکش خدا کے
گردشیاں بنایا لب جہتجائیگا	تیری نظر میں گلچین کا ہو کہاں ہم	کدہر کو آشیاں بکا ادہین کس شاخ پر ٹوٹ	ادہر تجلی سیا یا میں دہر گلچیں گلتا ہے

مشہور تخلص بریلی کے کایتہ صاحب ہیں ایک حضرت ستے یا دو چونکہ تخلص مشہور ہیں مگر او حال بلکہ نام تک مشہور نہیں

خونی ہے کون نہ اپنی مشہور تخلیص ہم	ملبکا یار سے آج بہار دیر دکنی ہیں

مشفق تخلص راجہ جادو کشن بہادر رئیس کلکتہ شاگرد مولوی ظہور النبی محزون صاحب دیوان۔

خفتگان جا کہ ہیں جو بان ان میں فنا	ہی قیامت کا گمان سب کو قد دلدار	نیند تو آتی نہیں جو خواب میں کہلیں	حیف آتا ہی کبھی اوس پلہ بیدار پر

مصاحب تخلص پنڈت مصاحب رام ابن پنڈت روپ چند ساکنہ دہلی۔

راز دل فاش ہو گیا ظالم	آہ سوزاں و چشم پر نم سے

مضطرب تخلص دوارکا پرشاد قوم کایتہ ساکنہ لکہنو شاگرد محمد عیسیٰ تنہا۔

تری عدوں پرائے دم شماری	بہت اختر شماری کر چکے ہیں

مضطر تخلص لالہ لچہمی پرشاد ابن بنسی لال فرخ آبادی شاگرد امداد حسین صفیر۔

ابھی آئی ہو ابھی کہتی ہو رخصت ہونا | اور ابھی کہیاں بیٹھ لو دم بھر جانا

مضطر تخلص پنڈت رام رائے ابن پنڈت شیو پرشاد تحصیلدار علیگڈھ ساکن دہلی۔

پہلو میں بہن یار تو کب چاہیے تن میں | کیا فایدہ ہوتی ہی جو مضطر لیے

مضطر تخلص پنڈت کنہیا لال پسر پنڈت بشن نراین ساکن دہلی محلہ املی۔

خنجر ای جلاد لے فولاد کا | سخت جانی وقت ہی امداد کا

مضطر تخلص کنور سین لکہنوی تحصیلدار پرگنہ ڈبائی ضلع بلندشہر شاگرد مصحفی۔

خلل انداز وہ وا کونسا غماز ہوا | کہ جواب خط مضطر قلم انداز ہوا
سوز جگر کو دیدۂ پرنم کو دیکہی | اِن آفتوں کو دیکہی ادہر ہم کو دیکہی
ابھی سے بیقراری ہے تو ہمسے | دل مضطر مقرر رات کاٹی

مغموم تخلص لالہ رام جس لکہنوی۔

کب ہمیں زندگی گوارا ہو | جب ترا غیر سے اشارا ہو
زیست ہو تب جب ادا سکایاں کو | یاد ہان یا نباہی گدا را ہو
چہوکر یاد دل ٹرتا ہی مجھی جون چھک | دلکا بچنا ساقیا اسو تیری ہاتھ سے

مفتون تخلص پنڈت لچھمی نراین ابن پنڈت گوردہن داس متوطن فرخ آباد شاگرد غالب۔

سامری آخر اسیر دام الفت ہو گیا | چشم فتانیں تری جادو کا سر پکڑا
آج اکی نازحال کے ڈہیر سے کیجیے | زندہ ہا ہیں کوئی عاشق جیا لیا
دیکہو دہاں یار کمر پر نظر کرد | کیا جواب سے دہن لا جواب کا
مفتون تلاش میں ہیں مرا ہون جو وجود | ہر آبلہ ہی پا تو کا شیشہ شراب کا

مفتون تخلص لالہ رگہوبر دیال ابن پربہو دیال متوطن فرخ آباد۔

کب بعد مرگ آکے ہمارہ ادہا ئینگے | جب زندگی میں آ نہ پوچھی خبر کبھی

مقبول تخلص جیکہار سے فرمان نویس سلطانی خوشنویس لاثانی ولد چھنی لال وطن بزرگوں کا مرادآباد ہے مقیم لکہنو محلہ نولستہ صاحب دیوان شاگرد منشی میٹہو لال زار۔

دیکہی یا دل گرا وس گل بیمار کا رخ | تا دم مرگ دیکہوں کسی گلزار کا رخ
لوگ کہتے ہیں قضا پتر کہتی ہی سے | زعفرانی ہو جب سے تری بیمار کا رخ
مست کیونکر نہ ہا شیشہ ہی مقبول بہلا | دیکہتا ہے وہ مدام اوس بت میخوار کا رخ
کل قضا آئی تو وعدہ دیدار آج | دیکہہ لینے دے ابھی پہر خدا یار کا رخ
بخت برگشتہ ہوا لیا جو لگا مجھسے | دین برگشتہ ہوا وس شمع خلق تلوار کا رخ
الہی کس سے ہوا ہے دو چار دل میرا | چپا نہ ہے سینہ میں سیماب دار دل میرا
بہت کہلائیگا گل کرچکوں سلامت ہے | دکہائیگا ابھی کیا کیا بہار دل میرا

مقبول تخلص جگیشر پرشاد تحصیلدار میونسپل راجی۔

جب وے کہتی ہیں میری بات یوں کہتے ہیں | سننے کیا تمسے کہا تم تو کہو کیا سمجھے

مقبول تخلص منشی چہوٹے لال مالک ومہتمم مطبع بوستان العاشقین شہر لکہنو۔

گیا گیسو دریائے چین سے گذر / نہ مقصد کا پر ہاتھ آیا گہر
ہوئی آتش جنگ افروختہ / ہوا خانہ آشتی سوختہ
چھپا گرد لشکر سے رخسار روز / تہاں ہو گیا مہر گیتی فروز

متشی تخلص بنایک پرشاد سررشتہ دار محکمہ سول جج لکھنؤ باشندہ بنارس طبیعت رسا ذہن عالی خداداد رکھتے ہیں چند سال ہوئے کہ آپ نے سند وکالت حاصل کی۔

اوس قمر نے جو پریشان کیے گیسو / ہو گئی دہر میں ہم طالع اختر گیسو
مکان عشق کی پہر دینی عجب کیا دل / گوش جاناں کی قرین ہو نہیں گر گیسو
روز روشن کیلئے شب کا بھی ہاتھ ضرور / ہے کے ظلمات بہیہ عارض جانان پہ تجھے
اسلیے حلق ہوئے ہو خطی پر گیسو / رکھتی ہیں بخت سا شل سکندر گیسو

متشی تخلص منشی کندن لال قوم کایتہ سکنہ الہ آباد غزلیں منشی دیو کی نندن بہر تخلص نے تذکرہ ہذا کیواسطے بہیجی تہیں اونمین سے یہہ شعر منتخب ہوئے۔

چلتے ہیں جو اٹھائے ہوئے دامن ادا سے / سایہ کی توقع تہی بال ہما سے
ابرو تہ لوح جبین تہی ہلال اور قمر / ہم جنس دو تو ہم نشین تہی ہلال اور قمر
محراب کہچوائی ہے تصویر اپنی یار نے / اس عقل پر صدقے ہین تہی ہلال اور قمر

منعم تخلص موہن لال شاگرد شاہ نصیر بیشتر فارسی کہتے تہے۔

کہیں کچھ یا ہے دلا آج قد یار نظر / کچھ قیامت کے سے آتی ہیں جو آثار نظر
دال اشارہ ابرو مطلع ہلالی ہے / ہے یہ آہ کا مصرعہ مقطع معالی ہے

منعم تخلص مکند لال قوم کایتہ شاگرد پنڈت نراین داس ضمیر تخلص روانہ نویس محکمہ صدر صدوری دہلی۔

ہو جدہر خرامان وہ پری پیکر گلگشت کو / ہر ایک کہیہ تہی کرتا تہا جنون ہے تہا

موجد تخلص منشی کالکا پرشاد خلف منشی بہگوان دین باشندہ لکھنؤ علوم ضروریہ سے آگاہ تہے عربی اور فارسی زبانمین خاصی دستگاہ رکہتی تہے ناظم دناثر بہی اچھے تہے اردو اور فارسی شعر خوب کہتے تہے اونکی ولادت سنہ ۱۸۲۶ع مین ہوئی تہی اور انتقال ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۶۹ع کو مرض خناق سے ہوا اوایل مین سلطنت اودہ کے ایک معزز اہلکار تہے اخیر مین مطبع اودہ اخبار کے چند سال خوشنویس سے خوش نویسی مین یکتا تہے چنانچہ اونکے خط کی چہپی ہوئی کتابین بڑی قدر اور قیمت سے فروخت ہوتی ہین سنہ ۱۸۶۱ع مین مین نے اونسے ملاقات کی تہی جب کہ وہ ٹونک مین نواب محمد علیخان کے لئے مطبع نولکشور سے ایک کل چہاپہ کی لیکر آئے تہے اور وہان اونہین دنون مین صاحبزادہ احمد علیخان رونق تخلص کے مکان پر مشاعرہ ہوا تہا اوسمین اونہون نے اپنی غزل پڑہی تہی دہلی کے مشہور شاعر تنویر بہی اوس مشاعرہ مین موجود تہے اونہون نے اونکی بول چال اور بندش مضمون کو بہت پسند کیا تہا اور پہر موجد نے ایک فارسی قصیدہ بہی پڑہا تہا جو نواب صاحب کے لئے عید کی مبارکباد مین لکھا تہا اوسکے اشعار بہی بہت پرمضمون اور بامزہ تہے اونکی غزل سے مجکو دو شعر یاد رہے تہے سو یہان لکھتا ہون اور باقی تحقیقات اونکی معلوم نہین ہوئی تو گہ ایک قصہ مین نے منشی نولکشور صاحب کو لکھکر دریافت حال کیا تہا اشعار موجد یہہ ہین۔

آپ پریزاد نسات کیجے	پر نہ کبھی ہم سے اوڑاکیجے	ایک ہی بیمار نہ اچھا ہوا	آپ مسیحا ہین ہوا کیجے

موجی تخلص موجی رام خلف دیوان چہتر پت ملازم نواب حسین علیخان بہادر پسر نواب سعادت علیخان بہادر باشندہ لکہنو کایتہ سری باستب قانون گوئی قصبہ سانڈی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی بڑے بزرگوار اور خوش فکر تہے سات دیوان اردو اور فارسی انکی تصنیف سے ہین۔

ہتی گردسی آہ جو غریب لوٹکی یادن	شبنم دہلا رہی ہے تبسم چمن کے یادن	جوموں ہزار رہے تیشہ شیرین دہن کی یاد	دو چار بوسہ گر لب شکر شکن کے یادن
آیا نہ ٹہیک ہین ہمارے کوئی لیا	ہر سکو بعد بہی رہا ہر کفن کی یادن	آئی جو اوسکی آلی ہی گلشن فصل گل	بلبل نے جوم جوم لیے گلبدن کی یادن
وحشت وادنکی ساتہ وہ بہرا ہی جو گر کے	جائین اگر کہین غزال ختن کی یاد	جاونگا تیشہ لیکے سو بیستون کو	ہاتہ ہیر نگی سانے مری کٹ کو کہن کے یادن
ماتی نہ ایک بات سحر تک شب وصال	پیر اسیر نیاز تہا او ریمن کے یادن	کہولی جو دوستی زلف گرہ گہر کی سن	راہکے ماہتہ باندہ لی ہم کی یادن
	محشر کی دن سلیہ شفاعت کا ہو مجہے	موجی جو ماہتہ آئین حسین چمن کی یاد	

موزون تخلص مہاراجہ رام نراین عظیم آبادی نایب صوبہ عظیم آباد شاگرد شیخ علی حزین نواب قاسم خان ناظم بنگالہ کے عہد مین بڑے نامی گرامی امیر اور حاکم صوبہ پٹنہ کے تہے بیشتر فارسی کہتے تہے اور اردو کم انکا مفصل حال اول جلد مین حوالہ قلم ہو چکا ہے اخیر مین نواب قاسم خان نے ظلم سے اونکو دریاے گنگ مین ڈبو دیا تہا۔

ابر ہوگا تو تجالت سیتی پانی پانی	مت مقابل ہو مرے دیدہ خونبار ستی

موزون تخلص چہتر سنگہہ کایتہ دہلوی نبیرہ منشی مادہو رام صاحب انشاء مشہور۔

بیت ابرو کو ترے دیکہہ کے اہل سخن	جو ترے کوچہ سے نکلا سو غزلخوان نکلا

موہن تخلص پنڈت موہن لال قوم برہمن سورج دہن سکنہ دہلی حال مقیم گوالیار اپنے کو ذوق کا شاگرد بتاتے ہین یہہ شعر اونکا منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کے تذکرہ نادر الاذکار کی تقریظ سے لکہا گیا۔

دیکہہ موہن اسکو با چشم بہار	غیرت گلزار ہے یہہ تذکرہ

مہاراج تخلص راجہ ہلاس راے نواب حشمت خان کے دیوان تہے۔

نکہر کو جو دیکہا ہے کبہی انکو ترے	رہتا ہی کہلا دیدۂ مہتاب فلک

مہجور تخلص منشی شیو پرشاد متوفی پنڈت کشمیری باشندہ دہلی زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین ریزیڈنٹی راجپوتانہ کے میر منشی تہے اور آخر کار اوسی عہدہ مین جان بحق ہوئے آدمی بہت قابل او رسنجیدہ تہے اونکے بہتیجے پنڈت شو نراین جی عرصہ چودہ برس مین مصاحب راج ہین اور اونکے بیٹے پنڈت برج ناتہ اب منتظم سایرات راج میواڑ ہین اور لیاقت اونکی علم عربی و فارسی مین اول درجہ ہے۔

نظر آتا ہے پیچ و تاب مین سانپ	ہی وہ گیسو مری حساب مین سانپ	کسکی زلف سیاہ دیکہی ہے	رشک سے ہے جو پیچ و تاب مین سانپ

سیکنتی کا یہ رنگ ہے اوس بن	موج ہے ساغر شراب مین سانپ	اوسکی زلف سیہ کے حسرت مین	ہے نگہہ دیدۂ پرآب مین سانپ
زلف پہرتی ہے چشم گریان مین	جیسے پہرتا ہی کہین آب مین سانپ	زلف شبرنگ کی تصور مین	ہے نفس سینۂ کباب مین سانپ
شرم سے دود آہ سوزان کے	کیچلی سے ہوا حجاب مین سانپ	کون ظالم ہے خیمۂ دل مین	نظر آتا ہے ہر طناب مین سانپ
بزم مین آہ پیش جانان	دل کو ہر تار ہے رباب مین سانپ	دل جگر دود آہ سے ہین پر	ہوتی ہین خانہ خراب مین سانپ
کس کے کاکل کا وصف ہے مرقوم	ہوئی ہر سطر ہے کتاب مین سانپ	مرگئے ہم شمیم گیسو سے	تہا نہان آہ مشکناب مین سانپ
جان کو اپنی تری جبین جبین	ہو گئی حالت عتاب مین سانپ	آبلہ دل کا ہو گیا پردرد	ہے عجب جسم ہین حجاب مین سانپ
حسرت زلف جو لکہی مہجور	خط کے آیا میری جواب مین سانپ	ٹہوکر لگی جو پائی نگارین یار کی	مثل عقیق ہو گئی لوح مزار کی
	کب چین خاک مین ہے دل بیقرار سے	ہے برق جلوہ گر میری تربت غبار سے	

مہجور تخلص راے بلاقی چند متوطن میرٹہ انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ ختم کتاب مثنوی مخزن العشق منشی تلسی رام عزیز سلطان پوری مین دیکھا گیا

مہجور تخلص منشی جہاؤلال شاگرد موجی رام یہہ دو شعر انکے گلدستہ شعراے میرٹہ نمبر ۲۲ سے منتخب ہوئے۔

یقین ہی قتل عدو کا اوٹہا گیا گر	ہوئے ہین کہان کے ہمارے گلو بیان محفوظ	ینہ ہگیا ایسا ڈنڈا جان نا لکا لا	بہہ ہاہے انکہہ سے تو کیا باقی قسمت

مہر تخلص منشی مہرچند متوطن فرخ آباد۔ انکا تخلص منشی بہی تہا اس سبب سے کلام انکا بلا تخلص منشی لکہا گیا

مینوش تخلص منشی شیو سہاے خلف منشی دیبی پرشاد عزیز شاگرد نثار اللہ خان فراق۔

جالی کی انگیا تری دیکہہ کے رشک پری	تا ہتہ ملے بطرح محرم اسرار نے	عرش سے یا لا تہارے گہر کی کر کے گئی	سقف گردون کی تہاری چہت سے ہوگئی
ہین نگینے نور سے غیرت لباس ماہ	برج ماہی آپکی بار دو کی بجلی ہو گئی	گہہ سر رستی ہین آگہہ سر ریحان جیا	اس چمن کے گرد مہندی کی ٹٹی ہو گئی

ناتوان تخلص منشی منارام ولد منشی لکہپت راے خلف راے نہری رام قوم کہتری سرہندی یا شندہ دہلی جو طفلی مین ہی یتیم ہو گئے تہے مگر اپنے دادا راے ہردی رام کے ظل تربیت مین ایسی پرورش پائی کہ علم ہندی اور فارسی مین بخوبی روشن سواد ہو گئے اونکے دادا بڑے عالی ہمت اور فہمیدہ بزرگوار تہے اوہنون نے اپنے دست یا زد کی کمائیون سے اپنے بیٹا بیٹون اور پوتون کی اٹہارہ شادیان کین وہ ہندوستانی سرکارون مین معزز علاقون پر ممتاز رہے علم سیاق مین استاد زمانہ تہے کفایت ایسی کرتے تہے کہ با وجود کاروبار ملازمی کے ایک جزو یہہ روز کی کتاب نویسی کرتے تہے اور فارسی شعر بہی کہتے تہے چنانچہ اونکے پرپوتی منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص لکہتے ہین کہ اوہنون نے ایک مثنوی فارسی سکندرنامہ کی زمین مین شمرو کی بیگم کی تعریف مین لکہی تہی الا آنکہ وہ میرے پاس موجود نہین ہے ورنہ اوسکا نمونہ بہی لکہہ دیتا ''۔ ان راے صاحب نے سنہ ۱۸۰۹ع مین ۹۶ برس کی عمر مین رحلت فرمائی اور دوکان سے ایک ہنہ جاہ بجنتہ کے اپنے پس ماندون کے لئے باقی چہوڑی منشی منارام ناتوان اوسکے وارث ہوئے یہہ صاحب

پہلے پہلے تو نواب حمد بخش خان والی جہر کا فیروز پور وغیرہ اور بیگم شمرو اور نواب حسام الدین حیدر خان و نقیصدار شاہ اودہ وغیرہ کی ہندوستانی سرکار مین اہلکار رہے پہر انگریزی سرکار مین ریزیڈنٹ کی محرری کی لاہور مین دیوانی کے اظہار نویس رہے ایتالہ مین پیشکار کورٹ آف وارڈس ہوئے غدر کے بعد دہلی مین ڈاکخانہ کی محرری کی انجام کار تارک روزگار ہو کر خانہ نشین ہو گئے اور اس عالم مین انکے فرزند رشید منشی درگاپرشاد نادر نے آپکی خدمت گذاری کی قریب سمت ۱۹۲۵ کے انکا انجام بخیر ہوا آپکی طبیعت بہت موزون اور ذکی تھی شعر کی اصلاح کسی سے نلی اور اسپر بہی شعر نہایت صاف کہتے تھے ساٹہ ستر نظم اور نثر کتابین فارسی اردو اور بہاکہا اور ناگری مین ایسی یادگار ہین جیسے ادہیاتم راماین وشیو پران سکہ پرہونر کہنڈ کا ترجمہ فارسی نثر مین اور پہر انہین دونون کا ترجمہ نظم بہاشا مین اسم اسکند بہاگوت کا اور سنگاسن بتیسی کا ترجمہ اردو نظم مین بہارستان اور نگارستان گلستان اور بوستان کے جواب مین اور ایک دیوان دو سو غزلون کا انکے نادر العصر فرزند منشی درگاپرشاد صاحب نے پانچ سات رسالہ تو اپنے باپ کی تصنیفات سے چہپوا دئے ہین اور باقیماندہ کا ارادہ کر رہے ہین خدا راست لادے ایک رسالہ مرات المسایل عقاید ہندو دہرم مین نے بہی آپکی تالیفات سے دیکہا ہے جو نادر صاحب نے اپنی تصنیفات کے ہمراہ میرے لئے بطور تحفہ بہیجا تہا یہہ چند شعر انکی تصنیفات سے جو بہم پہونچے درج تذکرہ کئے جاتے ہین ۔

دیا ہو نا توان تو پہیر دیجے	نہ دیجے دل کسیکو تا مقدور	اگر زر پاس ہو تو سبکو دیجے	نصیحت تلخ ہے ہرگز نہ کیجے

سنگاسن بتیسی کے ترجمہ سے

بہا ہم بہی بیہوش ہو کے	جیسے سنکے بیہوش ہوتے تہے سب	بجاتا تہا بین آکے اس جہین	غرض ماد ہو انل اوسی تہہ مین
	بیابان سنسان تہا بخود	جسے سنکے لہراتا دریا بخود	

شعر اس غزل کا جو عکس یا تبدیل کی صنعت مین ہے یعنی جسکے چارون ارکان کو اولٹ پلٹ کر پڑھ سکتے ہین ۔

	ہمکو نہین ہے تاب تجلی کہاں حجاب	ہمکو نہین ہے تاب تجلی کہاں حجاب	اے رشک آفتاب اُٹہا دو ذرا نقاب

نادان تخلص منشی کامتا پرشاد خلف منشی دیواری لال رئیس قصبہ داود گنج ضلع ایٹہ قوم کایتہ سکسینہ ۱۹۰۵ سمت مین پیدا ہوئے پندرہوین برس مکتب سے اوٹہکر گوالیار گئے اور نوکر ہو گئے چنانچہ ابتک کار عالیجاہ مہاراجہ کے دربار اور ایک رئیس اعظم مہمیراو لکہا شمشیر جنگ بہادر کے یہان بخدمت اتالیقی ممتاز ہین اور ابتک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین ۔ مخمس کریما ۔ انشا ہے نقط فارسی ۔ ہفت گل قواعد فارسی مین ۔ بہارستان نادان ترجمہ مثنوی نیرنگ عشق ۔ اردو مین ۔ اور کچہہ ریاضی بہی جانتے ہین شعر کیطرف توجہ کم ہے مگر مضمون خوب خوب لکہتے ہین جو ہندوستان کے نامی گرامی اخبارات مثل اودہ اخبار وغیرہ مین چہپا کرتے ہین یہہ چند شعر انکے ترجمہ مثنوی غنیمت یعنی نیرنگ عشق

عزتر و شاہد اہل نظر ہے • جدہر دیکہا وہی وہ جلوہ گر ہے :: وہی ہر جا وہی ہر رنگ مین ہے • گلو مین بو ہے آتش سنگ مین ہے

نادر تخلص ربدہ میان نادر الحصر منشی درگا پرشاد خلف منشی ستارام ناتوان تخلص قوم کہتری باشندہ دہلی یہہ صاحب سمت ۱۹۰۹ مین رکہہ پنچمی یعنی بہادون دوم سودشی کو پیدا ہوئے انہون نے اپنا رایچہ بہی معہ الحکامات کے کتاب تشریح طالع نامہ مین بزبان فارسی چہپوایا ہے۔ انکے بزرگ نادر شاہ کے فتنہ مین سرہند سے دہلی مین وارد ہوکر ملازم سرکار شاہی ہوئے چنانچہ اکبر بادشاہ ثانی کے زمانہ تک ۳۰ روپیہ ماہانہ بطور پنشن انکو ملتا رہا اور پہر انکی والدہ کی بے پروائی سے بند ہوگیا انکے والد انکو تین برس کا چہوڑکر لکہنو کو چلے گئے اور آٹہہ برس بعد پہر آئے تو اونہون نے اوس وقت تک کچہہ علمی لیاقت پیدا نہین کی تہی اور لہو ولعب مین مشغول رہتے تہے اسلئے انہون نے ناراض ہوکر انکو تارکشی پر بیٹہا دیا تاکہ دستکاری سیکہہ جاوین مگر ہیری طالع نے انکو تارکشی سے نوشتخواند کے سلسلہ تک کہینچا اور رفتہ رفتہ انشا ابو الفضل تک بڑہہ کر پادریون کے مدرسہ مین داخل ہوگئے جہان ماسٹر مقرر ہوکر کچہہ حساب سیکہا مگر مدرس کی لیاقت علمی اپنے سے کم دیکہکر گورمنٹ کالج کی دوم فارسی جماعت مین جا شامل ہوئے وہان تین چار برس مین اول جماعت تک کی فارسی اور ریاضی کی تحصیل کی اور کچہہ عربی اور ناگری بہی پڑہی اور بعد ازان پیمایش تختہ اور پرنمیٹر سیکہہ کر رہتک کے ضلع مین پٹواریون کے معلم مقرر ہوئے اور بعد غدر ۱۸۵۹ء مین مدرس تحصیلی ہوکر ضلع گوڑگانوہ مین رہے وہان سے ضلع دہلی مین بدلی کراکر شاخ مدرسہ کے فارسی مدرس ہوگئے ۱۸۶۳ء مین مدرسہ تعلیم المعلمین عرف دستور التعلیم مین مدرس حساب مقرر ہوئے اور پہر مدرس ریاضی رہے ۱۸۶۴ء مین مصحح کتب ہوکر لاہور کے سرکاری چہاپہ خانہ مین گئے اور ۱۸۶۵ء مین مدرس ریاضی ہوکر دہلی مین چلے آئے اور کچہہ عرصہ تک اوس منصب پر بمشاہرہ پچاس روپیہ مقرر رہکر پنشن کی کہولی جو اب تک جاری ہے اور کتابون کے شغل مین اپنی اوقات بسر کرتے ہین راقم سے اور انسے اسی تذکرہ کے باعث خط وکتابت شروع ہوئی جب مین نے ماہ مارچ ۱۸۷۷ء مین اسکا اشتہار چہپوایا تہا تو نادر صاحب نے خود مجکو خط لکہہ کر اپنا اور چند احباب کا کلام بہیجا اور پہر ایک ہم ملت اپنی تصنیفات کا بہیجکر مجکو زیر بار احسان فرمایا اور جب سے اب تک ہمیشہ خط وکتابت اور ترسیل حالات واشعار شعرا ء دہلی وغیرہ سے یاد وشاد فرماتے رہتے ہین اور مجہہ سے زیادہ انکو خیال اس تذکرہ کی تیاری کا ہے دو بار میری ملاقات بہی دہلی مین اونسے ہوئی ہے آدمی بہت باوضع اور یار شاطر ہین اور آزادانہ گذر کرتے ہین ۔ القصہ یہہ صاحب جہان رہے نیکنام رہے ترقی پاتے رہے انعام لیتے رہے حکام اور افسرون کو خوش رکہا ماتحتون کو راضی کیا سرکار کا کام دیانت اور امانت کے ساتہہ اچہی طرح انجام دیا اور حاکمون سے حسن کارگذاری کی سندین لین انہون نے اب تک باوجودیکہ پچاس برس کی عمر ہوگئی ہے مجردانہ عمر بسر کی ہے اور زن وفرزند کیطرف میل نہین کیا ہے اور اپنے زادہ ہائے طبع بدیع کو اولاد سے کم نہین سمجہا ہے اور اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے ہی اپنا نام اور ذکر خیر کا باقی رہنا خیال فرمایا ہے اور حقیقت مین یہہ فہم انکا بہت درست ہے

کہ سخن سے بڑہ کر کوئی یادگار زمانہ نہین ہو سکتا ہے۔ یہہ ابتک قریب چالیس پچاس کتابون کے لکہہ چکے ہین ازانجملہ مطلع المصادر و مطلع الصیغہ و مطلع العروض و مطلع القوافی و مطلع البلاغت و مطلع الالقاب الآداب و مطلع المناجات و شجرۂ عزت گلزار یعنے نسب نامہ خاندان تیموریہ تو فارسی زبان مین ہین ازانجملہ شجرہ اور پہلے اور پانچوین مطلع کا لب لباب بنام مطلع العلوم چہپ چکا ہے اور مطلع الحساب کئی حصون مین اور رسالہ حسابیہ مسمی بسوالات عجیبہ مع قواعد تجربہ اور جغرافیہ و تین حصہ جبر و مقابلہ وغیرہ کئی رسالہ زبان اردو مین تصنیف کئے ہین اخلاق ناصری کا خلاصہ کیا اور اسکو مع ترجمہ اردو فرہنگ لغات کے چہپوا دیا دکن کے شاعرون کا تذکرہ بنام گلدستہ نادر الافکار اور شاعرہ عورتون کے دو تذکرہ ایک چمن انداز اور دوسرا گلشن ناز تیار کئے اور چہپوائے قصہ ممتاز کا لب لباب بہی اپنی عبارت مین قلمبند کر کے چہپوا دیا شطرنج کا رسالہ مسمی بہ ہشت نغمہ لکہکر طبع کرایا اور کئی کتابون کو اردو سے انگریزی مین ترجمہ کیا۔ گلکٹ کے حق مین اکسیر نادر ایک رسالہ بہت اچہا لکہا ہے کچہہ تو چہپ گیا ہے اور کچہہ چہپ رہا ہے۔ ترجمہ نویسی کی طاقت اونکی اس شعر سے ظاہر ہے جو حافظ کے شعر کا ترجمہ ہے **شعر** تو سجادہ کو مے سے رنگ اگر پیر مغان کہدے ✦ کہ سالک باخبر ہوتا ہے راہ و رسم منزل کا۔ کسی شارح کا قول ہے کہ حافظ نے اس شعر مین یہہ معما باندہا تہا کہ سجادہ اور مے کے عدد جمع کئے تو دونو کے عدد (حبیب الاوابین) کے عددون کی برابر ہوگئے گویا سالک نے یہہ وظیفہ بتایا تہا کہ مصلے کو مے سے بہگونا کہا پس اس ترجمہ سے بہی یہہ ہی معما بدستور حاصل ہو سکتا ہے۔

انہون نے علم ادب فارسی مع عروض و قوافی کے مولوی امام بخش صہبائی سے حاصل کیا تہا شعر کی اصلاح کبہی منشی عزت سنگہہ عیش اور کبہی حافظ غلام رسول نابینا ویران اور کبہی مرزا قربان علی بیگ سالک وغیرہ چند استادون سے لی انکی نظم و نثر کے نمونہ بہی میرے پاس پہونچے ازانجملہ اردو اشعار یہہ ہین۔

اس ہی مین عقل شعرا ذہن کا ہے	بیت معنی مین ہین لگتی ہے مانڈ	اپنی قول و فعل پر کر تو نگاہ	کیا کہا تہا کیا کیا عیا حیف
جو چاہو دل لگی اپنی اسکی سیر کرو	جہان کا حال پہرلے کتنا لگی پہر	گر نہو دی بیم ہجران اور امید وصال	پہر تعلیم کو لی لاہوری قیمر [illegible]
واہ وا ایجاد جیا نان واہ وا	کیا تہا عہد و پیمان واہ وا	شکوہ نہ غیر کا نہ گلا اپنے کا مجہے	پہرنا پڑا ہے آپ ہی اپنا کیا مجہے
ہی نرالی طرز کا اپنا کلام	دین و دنیا سے نہین مجکو کام	ایک حفظ او شرات کا تہا آسرا	اور کا لیتا نہین ہرگز مین نام
بندہ لی دام ہون یار و سنو	رم رہا ہے تمین اپنے رام رام	اج رنگین شیشیان ہین جو چنی مین طاقین	مثل آنکی لعل و گوہر کہا آنکہ فاقین
جوانی ساری نادانی مین گذری	جو باقی تہی پشیمانی مین گذری	رہی پیری سو نومیدی مین گذری	شرع کی رات حیرانی مین گذری

نادر تخلص گنگا سنگہہ ساکنہ لکہنو شاگرد میر حسن

	قاصد تو اس بہانہ سے اوس پاس جائیو	یہہ اسکا خط ہے مجکو پڑا رہ سے پایا ہو	

نادم تخلص رام دیال برادر حقیقی منشی ہیڈ و لعل زار کا ساکنہ لکہنوی شاگرد و قایم مقام اپنے بہائی کے تہے حال ہین

قضا کی اردو زبان کے بڑے استاد پرگو تہے۔

ناز تخلص منون لال ایک طفل نوخیز قوم کہتری شاگرد دوست اور ہمسایہ منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص کا تہا جو نوجوانی مین ہی راہی ملک بقا ہوا یہہ دو شعر اوسکے ہین۔

برا مانو مجہسے نہ صاحب خدارا	مین بندہ ممنون احسان تمہارا	تم اس ناز کا اپنے انداز دیکہو	مین مرتا ہون للہ نگہبان تمہارا

ناصح تخلص چہاجو رام برہمن سکنہ قصبہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ جو قصبہ مذکور کے مدرسہ مین مدرس ہین شاگرد منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص۔

ایام نوبہار ہین ہون سبکو مبارک	پہولی پہلے اشجار ہین ہون سبکو مبارک

ناطق تخلص جگناتہہ فرخ آبادی خلف لالہ لالجی اور حال معلوم نہوا۔

جبتلک خانہ دل ورنہ آباد ہو	عمر بہر خاطر عشاق کبہی شاد نہو

ناظم تخلص پنڈت شیو پرشاد ولد پنڈت نانک چند باشندہ لکہنو شاگرد امانت۔

مانی نے جب نہ پائی میری دلربا کی تاہ	نازان ہوا تو دانتوں سے اپنی لگا کے ہاتہ	ٹکڑے کیا قلم سے گریبان کو غیرت نے	دامن لیا جو یار کا مینے بڑہا کے ہاتہ
دل چاک چاک ہو گیا شانہ کے پیچ سے	جب سے پڑا صنم تری زلف دوتا کے ہاتہ	اوس بادشاہ حسن کے سر پر کرون نثار	آجائے سلطنت بہی اگر صبح گدا کے ہاتہ
لٹکائی جا رہی ہے اوسی ریسمان کے	چوٹی دل حزین کی ہے زلف دوتا کے ہاتہ		

ناظم تخلص درگاپرشاد ولد چہوٹی لال باشندہ شمس آباد۔

جو اونکی کاکل مرخکی ہین تیدا	اونہین کیا کام ہی شام سحر

ناظم تخلص پنڈت کامتا پرشاد متعلم راج بہرت پور ابن پنڈت بدری ناتہہ لکہنوی۔

کہلا ہر ایک تناسے دل جگر کی طوفان	باقی مجہی حسرت ہے کچہہ ای دیدہ ترا

نالان تخلص دولہ رائے ابن بہجن لال قوم مہاجن سکنہ پونہانہ جو دوکانداری کرتے ہین شاگرد منشی درگاپرشاد نادر تخلص

اپنی عداوتی کردن پہ یک کہ قتل	گر مجہی نالان قید رت دو ہی خدا

نالان تخلص منو لال کہتری ساکن شاہجہان آباد۔

کہتی ہین تیری گلیمین کیجا مارا گیا	دیکہو تو ای بیخبر جا کہین نالان ہو

نامی تخلص لالہ سوہن لال کایتہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر دہلوی۔

دامن سے اوسکی جہاڑی جو پیکر تر گرد	آئی یہ بو کہ ہو گئی بوے گلاب گرد

نامی تخلص منشی بلدیو داس ابن تہال چند کہتری اول اول سرکاری نوکری مدرسی وغیرہ اور اتالیقی بعض رئیس زادگان دہلی کرکے اب پشمینہ کی دلالی کرتے ہین عمر ساٹہہ سے اوپر ہے انکی چند عیدیان منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص

نے بہیجی تہین اونمین سے ایک یہہ ہے —

قمار عشق مین بازی لگا کر | مین کہیلونگا صنم سے آج جی بہر | اگر جیتا ہوا عالم مین ممتاز | وگر ہارا فدا ہے جان او سر

نثار تخلص منشی سدا سکہہ خلف ستیل پرشاد باشندہ دہلی قوم کایتہ مقیم الہ آباد شاگرد سودا صاحب دوا دین اردو و فارسی رکہتا تہا مثنوی گذری اور ایک سوخت بہی کہا ہے منشی کستوری لال سابق منصف قنوج ان کے پوتے ہین —

ہمارا ہی دل جب ہمارا نہین ہے
کانون نے سنا جو کچہہ اونکو نکیا جا
زیادہ دلی اپنی اور اونکی بیکانی
ہجر مین عشق کی سوزش کا بیان کیجے

تو شکوہ ہمین کچہہ تمہارا نہین ہے
آنکہون نے جو کچہہ دیکہا تو دلکو بتایا
اور اپنی بیطلبی اونکی خفگی
شرح و تفصیل مین تا صبح زبان کیجے

لقب جسکا دل ہے وہ ہی گنہگار کا
یہہ سر بسر ہے سو کہ دل ہم صفت ہو رہا
یکطرف گلہ شکوہ یکطرف ملامت ہے
دلکو سمجہایا بہت آہ مناجات کیجے

یہہ کعبہ تو انکا مسلمانہین ہے
ناحق تہا گنہ کہتے تم اپنی کرم فرما
لوگونکی مذمت سے کیا سخت ندامت ہے
تمکو معلوم ہے اب زیادہ بیان کیا کیجے

نجات تخلص شنکر سروپ ابن لالہ رام سروپ متوطن کرادلی ضلع مین پوری مالک و مہتمم مطبع دلکشا واقع فتحگڈہ —

مہربان مجہہ پہ جو وہ خورشید سیما ہو گیا | آج روشن میری قسمت کا ستارا ہو گیا | ہو گیا طول شب ہجر مرض الکذار | لا دو و درد ہو عشق کی بیمار کیا
 | عشق جانکاہ تو من بجنین داشتم | این بان قدر تو ای غمکدین آم |

نسبت تخلص منشی رگہنا تہہ پرشاد متوطن شاہ آباد شاگرد مقصود عالم مقصود —

استخوان ہر ایک سوز غم سے جلکر رہ گیا | شمع کی مانند دل آتش سے پہلکر رہ گیا | یہہ مرقع ہی کسی کی حسرت دیدار کا | انکہین وا عاشق کی ہین او دم نکلکر رہ گیا

نسیم تخلص مرزا راجہ کیدار ناتہہ بہادر نبیرہ راجہ رام ناتہہ بہادر ایک متین تھے جو شاہی عزیز و کمین نثار کئی جاتے تھے اور پیشکاری نظارت دربار بادشاہی کی باپ دادون سے اونکے یہان چلے آتی تہی اور یہہ عزیز ہی مثل اپنے دیگر اعزہ کے شاعر تہے اور اس فن مین سعادت یار خان رنگین سے اونہون نے مشورہ لیا تہا عرصہ قریب ستر برس کے ہوا ہو گا کہ وہ مثل نسیم کے باغ جہان سے گذر گئے —

قتل ہاتہون سے ترے عاشق رنجور ہوا | درد کو روز کا تہا خوب ہی آزاد ہوا | ہی جب سے چہپا ہے ہمسے دل آرام ہمارا | پاتا ہے ہمین تب سے دل آرام ہمارا
 | مسی مالیدہ دندان یار کی بلکہیر ہین | تعجب ہے کہ مارے ابر مین کیونکر دکہی ہین |

نسیم تخلص پنڈت برجنا تہہ اکبر آبادی —

رہی ہے سینہ اسی آخشم اشکبار میں جح
لگائینگے نہ وہ جہاتی سے ہمکو یاد وہ شرم
ہوا کام مین آنا محال تہا کیونکر

تنگ ہے راہ دلا کسکے ہتہار مین جح
محل رہی ہے یہ کیون سینہ وفگار مین جح
ہنسی ہے حلقہ گیسو تسلیا مین جح
نسیم یا غمین جاتی گرہ جانکہان

کسیکو دیکہتے منظور ہو جو خار مین جح
تڑپی اونپہ بی اختیار جی نکلا
خضر ملے اوسی جسکو کہ تونی قتل کیا
ہر ایک گلمین رہے جا ہر ایک خار مین جح

تو آکی دیکہے یہان سیر چشم اکمین جح
کسیکے ہوتی نہین ہم سے خفا بغیر دم
بجا ہے اب ہے کبا مع آبدار مین جح

نسیم تخلص پنڈت دیا شنکر کشمیری اجہانی ولد گنگا پرشاد ایک جوان رعنا خطہ مردم خیز لکہنو سے تہے اونہون نے عنفوان شباب مین خواجہ حیدر علی آتش کی صحبت سے فکر سخن شروع کی اور اوسی تازہ سنی کے عالم مین مثنوی گلزار نسیم لکہی جو لاجواب واقع ہوی ہے کیونکہ ایک ایک شعر اوسکا مرصع ہے خیال کی تازگی مضمون کی باریکی زبان کی پاکیزگی کلام کی تازگی تلازمہ کی رعایت الفاظ کی بندش معنی کی ندرت اوسکے ایک ایک مصرعہ پر ختم ہے اور پہر لطف یہہ ہے کہ بحر چہوٹی سخن مختصر اور مطلب دسمین ایک جہان کا بہر دیا ہے گویا دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے اکثر تعصب پسند آدمی اوسکی نسبت باتین بنایا کرتے ہین مگر جیب اونسے یہہ کہا جاتا ہے کہ مثل اوسکی کسی عمدہ اور لطیف کلام کی نشاندہی اردو کی زبان مین کرین تو پہر شرم کے مارے پانی بہرتی ہین اس کے سواے ایک یہہ بحث بہی اور چلی جاتی ہے کہ کوئی تو کہتا ہے کہ میر حسن کی مثنوی بدر منیر بہتر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ گلزار نسیم کو اوسپر ترجیح ہے اور بعض بعض اصحاب دونوہی کو لاجواب بتلاتے ہین مگر مرزا غالب نے جو راے اس بارہ مین دی ہے وہ بہت اچہی ہے انصاف یہہ ہے کہ خوب انصاف کی کہی ہے یعنی کسی نے غالب سے پوچہا تہا کہ دونو مین کون بہتر ہے تو اونہون نے فرمایا کہ مثنوی میر حسن فصاحت است و گلزار نسیم بلاغت ہرچند کہ یہہ مثنوی شہرہ عام ہو گئی ہے اور کوئی ایسا ہو گا کہ جو اوسے نہ جانتا ہو لیکن پہر بہی ہم کچہہ شعر اوسکے اپنے تذکرہ کی زینت کے لئے درج کئے بغیر نہین رہ سکتے۔ لوگ کہتے ہین کہ اس مثنوی کا شہرہ مصنف کی زندگی مین ہی ہو گیا تہا اور بلکہ اوس سے مصنف کو نظر لگ گئی اور وہ عین نوجوانی مین دنیا سے چلدیا یہہ بات ظاہر مین تو ایک مبالغہ کی معلوم ہوتی ہے مگر باطناً اس سے ایک قسم کی ہمدردی اوس نوسیف مصر حسن معنی کی جوانمرگی ہی سی پائی جاتی ہے اور علاوہ اوسکے تذکرون کے لکہنے والون نے بہی اونکی بیوقت موت کا اکثر اظہار تاسف کیا ہے اور جو رلے مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی مصنف تذکرہ گلستان سخن کی اونکے اور اونکے کاردست بستہ کی بابت ہے وہ ہم یہان لکہتے ہین ”ہو ہذا نسیم پنڈت دیا شنکر کشمیری نوجوان خوش ترکیب حسن خلق اور جمال ظاہر سے بہرہ مند تہا اگرچہ خود نسیم تہا لیکن پاے فکر اوسکا نسیم سے دو قدم آگے رہتا تہا اکیس بائیس برس ہوے کہ اونیس[۱۹] تیس[۳۰] برس کی عمر مین مثل نسیم و صبا کے دنیا سے گذر گیا ایک مثنوی گلزار نسیم نام قصہ گل بکاولی مین فصاحت و بلاغت و بلندی معنی کے ساتہہ اوس سے یادگار ہے“ غزلیات نسیم

ذلت ہے جو پہیلا کے بستر پہ تن بستر ہاتہہ
جیمین ہے کہون اوسنے کہ ہون دست نگر قضا
خورشید کی پیچہ سے اشارہ ہے کہ غافل
ساقی باقی جو کچہہ ہو لے لے
لیلے مین سلے نسے تجہے بنایا

یارب کبہی ہاتہہ کا بوسہ ست گرا ہاتہہ
وہ سنگی حیل ہو جو کہین لائے او دہر ہاتہہ
اللہ کیجانب کو اوٹہا وقت سحر ہاتہہ
باقی ساقی شراب دیدے
مجنون مجکو خطاب دیدے

کیا زر دہا ہاتہہ لگا سیمبر کو
بیچہ کر بن خورشید سے ایدہر کی پلکین
ساقی قدح شراب دیدے
اوس بت سے نہین سوال کچہہ او
اوس گل سے نسیم نہین تنگ

دل ہاتہہ سی لیجاتا ہی جو دوشی پر ہاتہہ
فرقت کی شب جاے جو دامان سحر ہاتہہ
مہتاب مین آفتاب دیدے
اپنے منہہ سے جواب دیدے
جو چلے ہے وہ بیحساب دیدے

منت دلا کسیکی نہ اصلا اوٹھایئے	مر جایئے نہ ناز مسیحا اوٹھایئے	کسکا حجاب کسکی حیا اور کہاں کی شرم	پردہ سے ہاتھ ہاتھ سے پردہ اوٹھایئے

مثنوی گلزار نسیم سے —

گل کا جو الم چمن چمن ہے	یوں بلبل خار نعرہ زن ہے	گلچین نے وہ پہول جب اڑایا	اور غنچۂ صبح کہل کہلایا
وہ سبزۂ باغ خواب آرام	یعنی وہ بکاولی گل اندام	جاگی مرغ سحر کے غل سے	اوٹہی نکہت سی فرش گل سے
تہی دہونڈتی جو آنکہہ ملتی آئی	بر آئینۂ چشم حوض پائی	دیکہا تو وہ گل ہوا ہوا تہا	کچہہ اور ہی گل کہلا ہوا تہا
گہبرائی کہ ہیں کدہر گیا گل	جہنجہلائی کہ کون لے گیا گل	ہے ہے مرا پہول لیگیا کون	ہے ہے مجہے خار دیگیا کون
ہاتہہ اوسپہ اگر پڑا ہمیں ہے	بو ہوکے تو گل اڑا ہمیں ہے	نرگس تو دیکہا کدہر گیا گل	سوسن تو بتا کدہر گیا گل
سنبل مرا تازیانہ لاتا	شمشاد ہمیں سولی پر چڑہاتا	تہرائیں خواہیں صورت بید	ایک ایک سے پوچہنے لگی بہید
نرگس نے نگاہ بازیاں کیں	سوسن نے زبان درازیاں کیں	پتا ہی پتہ کو جب نہ پایا	کہنے لگی کیا ہوا خدایا
اپنوں میں سے پہول لیگیا کون	بیگانہ تہا سبزہ کے سوا کون	شبنم کے سوا چرانے والا	اوپر کا تہا کون آنے والا
جس کف میں وہ گل ہو داغ ہو جائے	جس گہر میں ہو گل چراغ ہو جائے	بولی وہ بکاولی کہ افسوس	غفلت سے یہ پہول پڑی اوس
آنکہوں سے عزیز گل میرا تہا	پتلی وہی چشم حوض کا تہا	نام اوسکا صبا نہ لیتی تہی یوں	اوس گل کو ہوا نہ دیتی تہی میں
گلچین کا جو ہاتہہ ٹوٹتا	غنچے کی بہی شتہ سی کچہہ پہوٹتا	او خار ترا پڑا نہ چنگل	مشکیں کسیں نہ تونے سنبل
او باد صبا ہوا نہ بتلا	خوشبو ہی سنگہا پتا نہ بتلا	بلبل تو چہک اگر خبر ہے	گل تو ہی مہک بتا کدہر ہے
لرزاں تہی زمین یہ دیکہہ کہرام	تہی سبزہ سے راست مو بر اندام	اوتکی لب جو پہ رکہہ کے شمشاد	تہا دم بخود اوسکی سنکے فریاد
جو نخل تہا سو چمن کہڑا تہا	جو برگ تہا ہاتہہ مل رہا تہا	رنگ اوسکا غرض لگا بدلنے	گلبرگ کتے لگی وہ ملنے
بدلی کی انگوٹہی وہ ملی پائی	دست آویز اوسکی ہاتہہ آئی	خاتم تہی نام کی نشانی	انسانکی دست برد جانی
ہاتہوں کو ملا کہا کہ ہیہات	خاتم بہی بدل گیا ہے بد ذات	جسنے مجہے ہاتہہ ہے لگایا	وہ ہاتہہ لگے کہیں خدایا
عریاں مجہے دیکہہ کر گیا ہے	کہال اوسکے جو کہینچے سزا ہے	یہہ کہہ کی جنون میں ہو غضبناک	خون رو کی لباس کو کیا چاک
گل کا سا لہو بہر اگریبان	سبزہ کا سا تار تار داماں	دکہلا کے کہا سمن پری کو	اے چین کہاں بکاولی کو
تہی بسکہ غبار سے بہری وہ	آندہی سی اوٹہی ہوا ہولی وہ	کہتی تہی پری کہ اوڑکے جاتی	گلچین کا کہیں پتا لگاتی
ہر باغ میں پہولتی پہری وہ	ہر شاخ پہ جہولتی پہری وہ	جس تختہ میں مثل باد جاتی	اوس رنگ کی گل کی بو نہ پاتی
	بیوقت کسیکو کچہہ ملا ہے	بیتہ کہیں حکم بن ہلا ہے	

نشاط تخلص لسیری سنگہہ عرف بسنت سنگہہ کا بیٹہ فرزند سدا سکہہ داس متصدی دفتر خالصہ شریفہ بادشاہی ملی شاگرد نا[illegible]

کوئی تڑپی بیمار چشم کا اور کوئی مسکا	تیری کوچہ میں ہے گرم آج ہنگامہ قیامت کا	پاؤں تک دسترس کہاں ہے نشاط	ہاتہہ سے ہاتہہ لگ نہیں سکتا

ہو اجازت تو ذرا لیجئے دم سایہ مین	تیری دیوار کی اے ہو مجھ سا ہم سایہ مین	تڑپون ہون دیکھی کو وقت آخری ہے	وہ آیا نہ آئی یاد بلا تو دیکھو
بستان نقش قدم یان نشاط جم بیٹھا	اوٹھی ہے کب وہ اوٹھائی سے تو مرا [illegible]	اپنے ہاتھون سے ملکے مہندی تم	عبث کرتے ہو پائمال ہمین
تاو کہاتا ہے دیکھکر شب وروز	زلف کا تیرے بال بال ہین	خیر ہے کیونکہ لے آپ نہ تہا	آج آپکا احتمال ہمین -
گر مٹانے سے کہین نقش نگین مٹجاے	تو نوشتہ ہی میری لوح جبین کا مٹجاے	آشنائی تجہہ سے کی کیا تجہہ نادان	دوستی میری ہی آخر دشمن جانی ہوئی
نتہہ کی حلقہ کا دیکھکر عالم	ناک مین آرہا ہے دم میرا	اے تو ہم نہ پہرے پاس فانسی آئے	جو کیا تمنے سو تم یاد خدا سے آئے

جیسے چاہے ہو دل اپنا قیامت تو بعوض ہے — پری ہے جو ہی تصویر یہ محبوب [illegible]

نشاط تخلص لالا جودہیا پرشاد فرخ آبادی خلف لالہ ایسری پرشاد -

فلق دیا س غم و رنج و لم و دو بلا — اور کیا عشق سے ہاتھہ ایہ آیا آبلا

نشاط تخلص راے تلجا پرشاد حیدر آبادی خرابجی تہے اور صلاح شعر کی میان فیض سے لی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے

محو بتان ہون مین کسی لیلی کو یاد میں — صحرا وطن ہے مجھی گہر سے غرض نہین

نشاط تخلص بابو ہرگوبند سہاے -

کیا او ہتین میرا گلہ یاد آیا	شکر ہے کچہہ تو بہلا یاد آیا	چاندنی برق ہوی شب جو ہمین	خندہ مانگا یاد آیا
	بت بے مہر شب فرقت مین	یاد آیا تو خفا یاد آیا	

نصرت لالہ گوبند رائے کایستہ دہلوی شاگرد نصیر -

کمر کا خیال اوسکے جب آگیا — تو سب نے کہا یہہ عدم کو چلا

نصیر تخلص ارجن سنگہہ ولد بدہ سنگہہ داروغہ توپخانہ راجہ سیتہر شاگرد محمد عسکری انگر مقیم فرخ آباد -

یہہ کالی گہٹا اندہیری یہہ سماں — کیا بحر مین تڑپاتی ہین سایہ تیرہ

نظیر تخلص پنڈت گیت رلے شاگرد نصیر -

کیا زرد ہوئین عشق کے آزار سے آنکھین — ہم چشم ہین یہ نرگس بیمار سے آنکھین

نکہت تخلص منشی ماتا پرشاد لکہنوی برادر منشی رام دسہاے تمنا ایک اچہے شاعر ہین مگر انکا کلام سوائے ایک قطعہ تاریخ کے جو گلزار فرہنگ مصنفہ حضرت تمنا مین درج ہے ہمارے دیکہنے مین نہ آیا -

نور تخلص منشی دہرم لالہ ہرچند قوم بقال سکنہ پونہ ضلع میوات شاگرد منشی درگا پرشاد صاحب نادر یہہ حضرت بزازے کی دوکان کرتے ہین اور یہہ چند شعر اونکے طبعزاد بطرح حکام سررشتہ تعلیم ہین -

نام والا کردن مین کیا اچہا	جلتے ہین سبہی صغار و کبار	آپ فرمانروائے ہند ہوے	زیر فرمان سب ہوے سردار
	راز یا کی چہتے ہے خفی و جلی	دل انور یہہ کہل گئی یکبار	

نہال تخلص لالہ چندی سہاے خلف راجہ جیالال سکنہ میرٹھ یہہ شعر اونکا گلدستہ شعلہ میرٹھ سے اخذ کیا

خالق نے بنایا ہے نہال اونکو وہ لسان | شاعر سبھی ہین پر کی اوڑاجاے ہین معشوق

نہال چند سکنہ لاہور انکی تصنیفات سے قصہ گل بکاؤلی یادگار ہے اور یہہ چند شعر اوس سے منتخب ہوئے۔

سینہ مین سرنگ تو لگاکر | دل مفت مین لیگیا چرا کر
گو سیر ہوا نہ تو یہ مانا | اس شہد کا پر مزا نہ جانا

دیکھا نہین گو نگاہ بھر کر | پر آنکھ پڑی ہی ضرور لب پر
جو نقد تھا اوسکو لیگیا ہے | صندوق فقط یہان پڑا ہے

نیاز تخلص لالہ راجارام این جگناتھ باشندہ بھگونت نگر۔

ہو لکہی نہین کرباد کبہی یاد تجھے | کر دیا اوسکی فراموشی نے برباد تجھے

نسیان تخلص منشی ماتاپرشاد خلف منشی پورنچند قوم کایتہ شاگرد منشی جنگر دیال فرحت نوجوان رنگین ادا رنگین طبیعت ہین۔ ہُمری اور ٹپہ بہی کہتے ہین اونہون نے الہی فسانہ عجایب کو بول چال مین نظم فرمایا ہے۔

وہ بیٹھی میری بغل مین منہ چھپاے ہوے | جھکی ہوئی ہے سمٹے ہوے لجاے ہوے
ہین رہتین مژگان لال اپنی کہینچے | در پس پر قواعد صفین جماے ہوے
دونون انکھون کا آپنے دلمین دیا بسا | دیکھی ایک گھر مین دو بیاہین

چمنمین کسکی سلامی کا اہتمام ہے آج | کہ سرو دوش پہ چادر جماے ہوے
چشم بد دور اب ہم ایسے زار ہین | وہ ہمارے طالب دیدار ہین
آبلہ سے خار کو کرتے ہین دور | ہاتھ اپنے پاؤنکی غمخوار ہین

کاٹ دیتی ہین وہ ہماری بات | تیغ کی سی زبان پائی ہے

نیم چند مصنف گل و صنوبر اور حال معلوم نہین ہوا اور یہہ چند شعر اونکے قصہ تذکورسے لکھے گئے۔

چاک پیراہن کو اپنے تا بدامان کیجیے | جی نہین لگتا کہین سیر بیابان کیجیے
لب لال گلبرگ یا قند ہے | زبان جسکے اوصاف مین بند ہے

واصف تخلص لالہ لال سنگھہ سکنہ میرٹھ شاگرد فایق یہہ شعر اونکا گلدستہ شعراے میرٹھ ممنز اسے لیا ہے

نزدیک تھا جو اوڑ آئی وہ پاک نفس | گھبرا کے جان تن سے نکل جاے زار آج

واصف تخلص لال سنگھہ برادر اکبر ٹھاکر گلاب سنگھہ مشتاق رڑکی مین رہتے ہین نقشہ کشی اور طب کی علم سے ماہر ہین وہان انسے بہت لوگونکو فیض ہے کیونکہ بیمارون کو دوا مفت اپنے پاس سے تقسیم کرتے ہین اور مشورہ سخن کا مظفر حسین فایق سے لیا ہے یہہ چند شعر اونکے حضرت مشتاق نے بہیجے تہے سو یہان درج کئے جاتے ہین۔

بجز ذبح صیاد کیا جانتا ہے | چھری کی تو جوہر گلا جانتا ہے
سمجھتا ہے صلوٰۃ کا لیکو عاشق | تری کو سنی کو دعا جانتا ہے

میری خرج کو دیکھہ کہتی ہے خلقت | کہ واصف تو کچھہ کیمیا جانتا ہے

اور پہر تہی جوانی کی دن تو مین گیا ہیچ | خدا بخشی اور وضو جو الم کو غین اودہتا
زاہد انہوں عبادت کیجے ہو سیہ زنو | کارخانہ ہین عنایت کیجے عبادت کیجے

واصل تخلص درگاپرشاد خلف لالہ گنگاپرشاد متوطن کول مقیم فتحگڈہ۔

واصل اب بستی کیا ہمکین ہم امید | ہر وقت دیکھتی ہین وہ ترچھی نگاہ سے

والہ تخلص فیض آباد کے ہندون سے ایک شخص کا ہے اور دہلی مین ہی گئے تھے ۔

اعجاز لب سے سکا دم عیسی سی کم ہین
وہ بچہ سمین یدِ بیضا سے کم نہین

معدوم کو کیونکر کوئی ثابت کرے واللہ
مضمون کمر یار کا عنقا سے کم نہین

وحدت تخلص جمعیت راے قوم کایتہ سکنہ میرٹھ ۔

ہر دم ہی عندلیب کو اب غم نا لگی
فصلِ بہار آئی ہوا اسکو ہوا لگی

وحشی تخلص کشمیری ناتہہ ولد گوپی ناتہہ دہلوی ۔

جو سر اوٹہاتی تہی کبہی آگی ہماری
اب وہی پہر کرتی ہین تہہ او کو اکرٹنے

وحشی تخلص لالہ کنہیا لال قوم کایتہ خلف لالہ منگل سین نوجوان طرحدار خوش گفتار رشتہ دارون حکیم سکہانند رقم تخلص سے ہین تعلیم دہلی کے مشن اسکول مین پائی اور پہر شاہجہانپور مدرسہ گورنمنٹ مین فارسی کی مدرسی کی اب صیغہ ریلوے مین ملازم ہین شعر کی اصلاح چندروز منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص سے لی ہتی یہہ شعر اونکا ہے ۔

شتیاق کو کاٹی ہین ہم ستارے گنتے
جو تو پہر آئی تو پیارے پہرین آہا دن

وحشی تخلص پنڈت کشمیر ناتہہ ساکن دہلی ایک غزل انکے صاحبزادہ بشیشر ناتہہ بصیر تخلص نے بہیجی تہی اوسمین سے یہہ چند شعر منتخب ہوے ۔

ہم اپنے جوش چشم تر کو دیکہتے ہین
حباب یان فلک فتنہ گر کو دیکہتے ہین

کہان کا خوف کسی الش او کیسی جا
یہہ گلعذار فقط اتو زر کو دیکہتے ہین

یہ جوش آتا ہے عنقا کی یاد لائین پر
کبہی بہار جو موئے کمر کو دیکہتے ہین

وصف تخلص بیتی یادہواین مولچند شاگرد مقصود عالم ۔

ایک شب بہی تو میری گہر مین آکر رہگیا
داغ یہہ دل مین ترا اے ماہ پیکر رہگیا

وصفی تخلص لسے سوبہارام ولد دیبی پرشاد باشندہ لکہنو قوم کایتہ سکینہ والد منشی شیو پرشاد دہی منیجر کارخانہ

امید وصل مین تیری کوئی بیٹہا ہے
مٹا یا کچہہ قسمت کا لکہا آگو سلین

دلِ الیت او سدم کیسے کہا تا ہے گل
جو شکر بات کرتا ہے کبہی غنچہ دہن اپنا

نہیں سیح نے ہین بہشت کس کبہی ہم عیر صفی
سلائین سوزن عیسی کبہی کفن اپنا

وفا تخلص راجہ نول راے انجہانی قوم کایتہ سکینہ نواب صفدر جنگ منصور علیخان بہادر وزیر محمد شاہ بادشاہ کے دیوان تہے اور جب وزیر موصوف نے روہیلون کا ملک فتح کیا تو اونکو وہان صوبہ دار رکہا تہا ۱۱۶۲ھ مین روہیلون نے متفق ہوکر اونکے اوپر لشکر کشی کی اور وہ بہادری کے ساتہہ اونکا مقابلہ کرکے اپنے ولی نعمت کی بندگی مین کام آئے فارسی اور اردو مین شعر کہتے تہے چنانچہ دونون زبانون مین صاحب دیوان گذرے ہین اونکے چہوٹے بہائی گلاب راے امیر الامرا نواب نجیب خان بہادر کے دیوان تہے ۔

بکہرے گوئی زلف کو اپنی جو آئے فنا
پہر آہ کسطرح ملے میل شرارِ دل

کہنی لگا وہ سنکی مرا نالۂ وفا
یارب حیا رہیگا یہہ ہمار کب ملک

وفا تخلص لالہ سنکر لال الہ آبادی۔

رہی نہ میری پاس ترے غبار دل سے	یاں ہے فقط بچا نجہ نام خدا کا	جبتک کہ ہی جان فدا تیری گلی ہو	لازم ہے رہے ورد زبان نام خدا کا

وقار تخلص منشی نونداراے شاگرد منشی ہیڈو لال مرحوم متخلص راز کاینہ سکسینہ قدیم باشندہ لکھنو اکثر کتب انکی تصنیفات سے ہین منجملہ لائجی بہادر جرنیل کے بہائی اور ماموں زاد بہائی راجہ الفت راے بہادر بخشی الممالک سلطنت اودہ کے ہین نہایت خلیق و کاربرار اور اب پنشن دار انگریزی ہین لکھنو کی خوش قدری و خوش پوشی اور خوش وضعی انکی ایجاد ہے۔

نظر دلستی مہر دشمنے گرایا کہا ہے مجھے	نیچا دکھا رہا ہی فقط آسمان مجھے	گرہون غبار راہ کہین ہے ہوا مجھے	سمجھے فلک زمین مین آسمان مجھے
عیسی نے ہی جو کیا معجزہ عیان	منہ کو چھپایا دیکھ جو ہو چہرہ نہان مجھے	کہٹکا ہی تری قریب کا ہے یہان ہون	کھٹکے مین یاند ہی جو کہین باغبان مجھے
اولنا اثر ہے دلی ہین سمجھے دیکھکر	زردی ملی تو صفت زعفران مجھے	مین ہی ملونگا جہک کے جو تم ایتنہ بنے	تھے بنایا تیر تہین ہے کمان مجھے
کہنداؤن جھر گرتو ابھی کندہ قبر ہو	خواہش جو نام کی ہو کرین نشان مجھے	تہہر احلی ہین انکھین ہے تہہر مین تہہ مین	کیا سکل ہے بنگا عشق بیان مجھے
ہی بائیل زردل وہ غبار خط	کرتی ہی گرد گردش کلا روان مجھے	ابی نور عین وہ ہی خمہ داشت تھے	آنکھین وہ کھلا ہے ترا پاسبان مجھے
دکہا کمرتہ ماتہ جو جیا ہے ہم آغشتی	یوسف کی تذکرہ مین کہا باد بان مجھے	انکھو نسی پوچھ لو نہین سچ کہا ہون	تحقیق کرلو دلسے ہے شغل فغان مجھے
جشنت بلند پایہ ہی فنا دکی ہین	تحت ہے ان ہے دشت مین یک گرد باد	جاتا نہین ہے رسے جلد ہو کر جائیان	آتا نظر ہی تفرقہ جسم جان مجھے
موسم فراق کا ہی سرسبز ہین زخم تن	دکھلا رہی ہے لطف بہاران خزان مجھے	قاتل ملزب ہو گئی ویانی تری	مچھلی کیطرح جو تو جلا ہی تیان مجھے
ہوتا وقار تم سخن مین ہیر فروغ	دیتا ہر نگ شمع جلا گر زبان مجھے	نافہ بوسہ عارض ہین سر گیسو	دولت حسن ہین یا نہ سر گیسو
کھینچکر شانہ نے پہنچایا شانہ تک	وہ پری کیون اوڑتی ابتو ہے گیسو	کالی ناگی گھٹا دم مین برد ہوئے	تم کرو غسل ابھی رسا نیکے گو گیسو
جلد عنصر بچا ہین نہ طوس خمسہ	بار بار اتو کیا کرتے ہین بند گیسو	پھول سو نکے بنا دیگی گر پھولونکو	مشک سے دونگی بناتے تر لاؤ گیسو
شکنو جو ملتے ہی پیمی تی شراب	ہوگیی عکس فگن کیا سر سلو گیسو	حشر مین ہی جہنگے جب چال سیہ کاریکا	بیٹھا ہونگا دکھا کر وہ مرگیسو
نکلو جا ہی نسکل پائی گرمدہ کی لئے	عرق رخسے سوی آنکھ گہو نکر گیسو	شمع گرہو تری ہمسر تو دہوتن اوڑ جائی	ہی دلون شمع کے پیچ ترے سر گیسو
بل بہت کرتے تہی بے لکی شرابی	باندھی شاطتی بل دیکے برا گیسو	مشکنافہ ابھی بچائیگا غنچہ تر اب	ابھی کرونگی بہو کو بعطر گیسو

تر ہو گئی مسی تری لبکی شراب سے	حیران ہون آب ہپکگی حباب ہے

وقار تخلص اجہ کشن کمار خلف راے پردامن کشن رئیس مراد آباد قوم کایتہ سہری باست تعلقہ دار اضلاع مراد آباد و بداؤن وغیرہ ہین انکے مورث اعلی کو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے سرفراز فرمایا اور عہدہ وکالت پر مراد آباد مین قیام بخشا اوسوقت سے مراد آباد مین قیام ہوا انکے جد امجد لالہ آتما رام نواب آصف الدولہ بہادر کے عہد مین خدمت جلیلہ نیابت چکلہ داری چودہ محال بجنور پر سربلند ہوئے اور جب یہ سلکہنڈ کا ملک نواب سعادت علیخان بہادر نے کمپنی انگریز بہادر کو دیدیا تو راے موصوف کو عہدہ منشی عدالت دیوانی پر کہ اوسوقت یہہ ہی عہدہ نہایت درجہ کا تہا سرفراز فرمایا۔

ہوش تخلص منشی تلک رام صاحب دیوان ملازم مطبع اودھ اخبار لکھنؤ

تسکین کیا ہو عدو سے بڑا امتحان مجھے	دم بھر میں بھول جاوگی اے مہربان مجھے	منشی سے ہوئی خوب علام تک ملاقات کی	ثابت ہو تا اونکی مرکا ستان جیسے
تڑپونگا میں بھی ماہی بے آب کی طرح	دکھلائینگی وہ کانٹے پہلیان مجھے		

ہوشیار تخلص منشی کیول رام قوم کایتہ سکنہ دہلی ولد سلطان سنگھ بخشی افواج بیگم سمرو صاحبہ ع بی اور فارسی کو سلطون میں خوب ملکہ رکہتے ہین اور سیاق اسیاق میں اپنے وقت کے اوستاد ہین اونکی تیزی طبیعت کی یہہ ایک عجب مثال منشی دوارکا پرشاد صاحب افق تخلص نے لکہی ہے کہ تخمیناً ۲۸ سال کا ذکر ہے کہ آپکو انگریزی پڑھنے کا شوق اور ریاضی سیکہنے کا ذوق ہوا ۔۔ ہو تا گریلی برن مالا یاد کی اور ماسٹر رام چندر صاحب سے حساب سیکہا شاید ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ حساب کے بہت سے گر انگریزی میں بہت خوشخط لکہہ لائے اور کہا کہ دیکہو اوستاد جی یہہ بہتی لکہا ہے سبحان اللہ تیزی ذہن اسی کو کہتی ہین ۔ یہہ صاحب ابتدا مین سمرو کی بیگم کی سرکار مین ملازم تہی اور پہر وہانکا روزگار چہوڑ کر معلمی کا پیشہ اختیار کیا اور ذکر بعض امیرزادون کو اونکا چہاپ پڑہایا بعد جیلخانہ کی قیدیون کی تعلیم کے لیے مقرر ہوے اوس کے بعد سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہو کر اپنا کام انجام دیتے رہے جب ضعیفی کے سبب سے مصائب دورہ کی تحمل نہو سکے تو ممالک مغربی اور شمالی کی افسران سررشتہ تعلیم نے قدر دانی سے اونکو مدرسہ چاند پور کا مدرس کر دیا چنانچہ اب اسی عہدہ پر مقرر ہین منشی دوارکا پرشاد صاحب سابق الذکر کی تحریک سے اونکو واسطے بہیجنے اپنی اشعار کے تکلیف دیتی تہی چنانچہ اونہون نے مہربانی کرکے اپنا بہی بہت سا فارسی کلام بہیجا اور چند شاعرونکا کلام بہی لکہا اونکی علمی استعداد اونکی تصنیفات سے ثابت ہوتی ہے چنانچہ اب تک قریب تیس کتابونکی تصنیف کر چکے ہین جو ہر علم اور ہر فن مثل طب حساب ہندسہ ہیئت عروض قافیہ بدیع بیان معانی قواعد فارسی دستور وانشا وغیرہ ہین ہیت اور وہ میری رای ناقص مین باعتبار تصانیف قصیدہ اور نثر فوائد علمیہ کے قوم کایتہ کو بہی باعث فخر و افتخار ہین پرمیشر اونکو سلامت رکہی کہ ایسی ایسی اجلہ کرام کا وجود اس جزو زمان اور اس آرام طلب قوم مین غنیمت ہے اونکا فارسی کلام تو اول حصہ مین درج ہو چکا ہے اور اردو اشعار یہان لکہی جاتے ہین ۔

ملایا خاک مین دکہلا کر تونے قد بالا کو	کبہی کو سرو کو شمشاد کو عرعر کو طوبا کو	خراب چشم میگون ہو گیا ہے سالہا سالہا	صراحی کو پیالہ کو سبو کو خم کو مینا کو
	خط و زلف و قد و عارض نے تیری کر دیا ماتہ	سمن کو سرو کو سنبل کو ریحان کو مطرا کو	

ہیرا لعل ناظر سب جج کورٹ میرٹھ مصنف مثنوی نشاط حسن یہہ چند شعر اونکی کتاب مذکور سے منتخب ہوے ۔

شکر پروردگار ہر دم ہو	گو مہیا قدن ہو یا کم ہو	زندگی کا تو اعتبار نہین	ان زمانہ کو کچہہ قرار نہین
	چہا گیا کچہہ خمار سا مجہکو	آگیا انتشار سا مجہکو	

پیار تخلص کاشی رام اہلمد عدالت شاہجہان پور باشندہ بہالی شاگرد مقصود عالم مقصود ۔

چہپ گئی میری حال کی اخبار	تجہکو اے بیخبر خبر نہوی

یاس تخلص تن سکہرائے ابن رائے چہبی پرشاد قرابت دار راجہ الفت رائے شاگرد مقصود ۔

یار کی آئینہ رخ کی تجلی دیکھو ۔ صاف شیشہ کا گمان ہوتا ہے دیوار و در

نگین تخلص لالہ ایل نرائن صاحب دہلوی شاگرد حافظ غلام دستگیر مسکین ۔

کیا کہوں اوسکی نزاکت کی میں کیا بات ہے ۔ دلپسند یہ ہوتا تہا جو کچہ کہ سمجہ رکہا ۔ ہم تو کہتے تہی تو ہنستی ہے اسکو اتنا نہ کیا ۔ چارہ گری کی تو نے الفت انکی نادان بہکا

تقریظ از تصنیف لطیف زبدۂ شیرین بیانان ازل و ابد منشی محمد تحسین احمد صاحب طالب العلم مدرسہ ریاست ٹونک

موزونی الفاظ نظم حمد اوس ناظم مبین ہے جسنے مطلع روشن آفتاب کو بیاض دن پر رقوم اور مصرع برجستہ ہلال کو سواد شب پر منظوم فرمایا اوسکے آبیاری فیضان سے ہشت بہشت کو تازگی حاصل اور اوسکی سازگاری احسان سے نہ سپہر کو بلند آوازگی سوال ہے ۔ قطعات مہر تجلی قدرت اوسکی سے متجلی اور ابیات بروج تجلی صنعت اوسکی سے تجلی ہوئی سخن سخنوران فاحت عنایت اوسکی سے موزون اور بیان زبان اوران اصابت ہدایت اوسکی سے بصواب مقرون ۔ **قطعہ**

وہی صانع کہ اوسکی صنعت سے ۔ ہوئی منقوش آسمان و زمین ۔ وہ کواکب کے نور سے روشن ۔ ہر رخ گلرخان سے یہ رنگین

اور رنگینی معانی تا بہ تمام نعت اوس معجز بیان میں ہے کہ مجموعۂ موجودات کا اوسکی نظم شریعت میں قافیہ دار انتظام ہوا اور دیوان کائنات رباعی چاریار اور منتخب اہل بیت اوسکی سے ردیف احترام کو پہونچا ۔ اور وجود جود افراد اوسکا ایک فرد ہے

سحر کامل عروج کمال میں اور اعجاز بیضا ضیا اوسکی ترکیب بند میں سحر افزو جور جال سے **قطعہ** ۔ وہ ہی بالغ کہ اوسکی فکرت سے

ہوا منظوم حمد ایمان ۔ نظم حسان نے اوسکی برکت سے ۔ پایا حسن نظام و استحسان ۔ اما بعد ضمیر گلشن نظیر گلچینان گلستان معانی اور چمن پیرایان بوستان سخندانی پر مخفی نہو کہ یہ ہیچمدان و ہیچ میرز مرہون منت حضرت صمد خاکپائے فیض احمد ایک عرصہ سے بیچ سینے زبان انگریزی میں اسکول سرکاری شہر محمد آباد عرف ٹونک میں مصروف ہے مشفق مخلص منشی لالہ چہمی نراین صاحب متخلص بہ شفیق تخلص بانیہ طور چارول انگریزی مدرسہ مذکور لی کہ یوم آغاز نوشتخواندا اسباب زید مدسے عنایت مشفقانہ اور الطاف محبانہ زمانی ہیں اور بوجہ ہم سبقی کی اکثر بمقتضائے مہربانیونکی پرچہ نثر لکھنی میں مدد دیتی رہتی ہیں فرمایا کہ میرے برادر معظم نے تذکرہ اردو شاعران ہندو کا تالیف فرمایا ہے اور اب جلد چھپنے والا ہے تو بھی ایک عبارت ایسی لکھہ کہ اوسکی ساتھہ مطبوع ہوا اگرچہ اس ناچیز کو کوئی لیاقت ایسی نہیں کہ اس تعمیل ارشاد کی قابل ہو لیکن بخیال اسکی کہ ارشاد دوست کی تعمیل ضروری ہے یہ چند سطور پیش کرتا ہوں ۔ یہ مجموعہ جمعیت آئین قوم مسکین سے ایک سنبلستان ہے مشکین ۔ اور یہ خیرہ نضارت قرین منظوم رنگین ہی ایک گلستان ہے بہار آفرین ۔ نظم ساز ونکی لیئے ساز شہر طرازونکی واسطے طراز ۔ حریفونکو حریف ۔ شیرین تذکارا ونکو ظریف شیرین گفتار ۔ اشعار نظم از دل پر خار ۔ نظم عنادل دلگزار ۔ اشعار صفات محبوب میں علم ندیدہ افتخار علم ۔ اور اعلام ـــــــ مدح معشوقین صفحۂ دیبار معلم ۔ سراپائے از عیب بری سراپائے دلبری صفت عشق شیرین تر کلام نمکخوان گفتار ـــــــ بہترین اشعار عاشقانہ خوشترین از محبوبانہ اوصاف وز وصال سست آثار فتنا نغمانہ بہار منظومات قدرت سخن آفرین کی سخن سزاوار آفرین جسکے مولف واقف دقایق سخنوری کاشف حقایق نکتہ پروری بیختاتی معنی آشنایان قدر دان و انایان گوہر درج ہنروری اختر برج سخنوری نو بادہ نو رسیدہ چمن فراست ثمر سختی نہال کیاست ۔ حقیق

ضمیمہ آثار الشعرای ہنود

جن حضرات کا کلام بعد اختتام کتاب کے بہم پہونچا یا نام و نشان معلوم ہوا وہ اس ضمیمہ مین بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے اور جنکا کلام نہین ملا اونکے نام پر ہی اکتفا کیا گیا تاکہ یادگار رہے اور بروقت طبع مکرر بشرط دستیابی کلام بہی لکہدیا جائے گا ۔

آرام تخلص منشی رام پرشاد ملازم راج چہبی پور شاگرد نوازش سوگیری ۔

خود آئی ہین اب دیکھنی کو عیسی دوران ‖ کیا خوب کیا ہی میری نالہ نے اثر آج

دیکھی ہی تجلی جو کسی برق نگہہ کی ‖ قابو مین نہ دل ہی نہ سنبھلتا ہی جگر آج

آفرین تخلص لالہ بہاری لال ساہو کار فرخ آباد شاگرد صغیر اپنے شہر کے اچھے شاعروں مین سے ہین اور نازک نازک مضمون باندہتے ہین یہہ چند شعر اونکے جو پیام یار وغیرہ رسالجات سے منتخب کئے گئے تہے یہان درج کئے جاتے ہین ۔

خود گلا کاٹ کی جا سا نہین ہم ہو لے ‖ اور ہونگی وہ کوئی مرنے سے ڈرنے والے

صبح سی آج پریشان ہی کیون اے احباب ‖ کس پریزاد کی ہین بال بکھرنے والے

اعجاز مین آپ سی اچھا ہی کوئی ‖ بیمار ہی کہتی ہین مسیحا نہین کوئی

تم بلا ہاطن سی میری دلکو نہ دیکھو ‖ داغ غم فرقت ہین سویدا نہین کوئی

حیلہ سی عیادت کی کسی روز چلی آؤ ‖ بیمار کو کیا دیکھنی جاتا نہین کوئی

اک بلائی آسمانی داستان زلف ہے ‖ اک قیامت ہی کہانی یار کی قامت کی

میری گھر مین آج آیا ہی جو وہ زہرہ جبین ‖ چاندنی پھیلی ہوئی ہی جلوہ تھا کی

مشتاق اذیت کی ہین ہم اور زیادہ ‖ سیکھو کہین تم جفا کی ستم اور زیادہ

ای آفرین اوس تیکی قدم لوتین اب ہم ‖ بڑہ جای جو دنیا مین ستم اور زیادہ

اخگر تخلص منشی چتی لال قوم کایستہ سری باستہ باشندہ بدایون ایک آزاد وضع اور سادی چال کے مرد آدمی تہے منشی دیبی پرشاد سحر اون کے صاحبزادے ہین مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا ۔

اصغر تخلص مہابیر پرشاد محافظ دفتر عدالت شہر بہوپال ۔ یہہ شعر اونکے طبع زاد ہین ۔

سودا ہوا ہی جیسی مجہی زلف یار کا
بدلا ہوا ہی رنگ دل بیقرار کا
مقبر فاتحہ کو آئیگا وہ شعلہ رو جو تم
غرض حال دل ہتا یکو شکوات سمجھے
ہمین پوچھتا شمع کا آج ہی مدفن
مدعا صاف تہا پر کیا کرین الٹا سمجھے

افسر تخلص منشی اجودھیا پرشاد خاندان رای ہمت رای مختار المہام ریاست ٹونک سے ایک بڑے عالم و فاضل اور شاعر صاحب دیوان اردو فارسی کے ہین پہلے علاقہ پنجاب مین تحصیلدار تھے اور اب بسبب نابینائی کے فرخ آباد مین خانہ نشین ہین لیکن ہم کو کوئی کلام اونکا دستیاب نہین ہوا۔

اکلیل تخلص بھگوان سہاے طالبعلم اسکول بلند شہر شاگرد ناز بلند شہری۔

وصل کا ہی عبث گمان تجکو
ہم تو عاشق ہین تیری صورت کے

الفت تخلص الفت رای نائب منشی ڈویژن مین پوری سکنہ اٹاوہ۔

ہم ملک عدم کا کرین اور سفر آج
ملجای اگر یار کی آنیکی خبر آج

انجم تخلص مہیشن پرشاد خلف منشی رام سہاے تمنا برادر عم زاد لالہ شادی لال چمن کے ہین قوم کایتہ باشندہ لکہنو انکا ایک قطعہ تاریخ الف لیلہ منظوم مین دیکھا گیا تہا اور کلام دیکھنے مین نہین آیا۔

امین تخلص گنگا سنگھہ سیالکوٹی۔

دلبر تو جب برہین مجہی کیا نظر آئے
یارب مری دلدار کی جلدی خبر آئے

بال تخلص لالہ بالکشن ولد لالہ سداسکھہ لعل باشندہ علاقہ کول جو بالفعل ٹونک مین رہتے ہین یہ شعر انکی تازہ مشقی کے شعرون مین سے بعد اصلاح درج کیا گیا۔

لگا یا روگ جو اسمین عشق کا کیون یار لیا
یہی تو کھیل تماشہ کی تہی ہمارا دن

بقا تخلص لالہ بالگوبند قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد منشی شادی لال چمن اور حال معلوم نہین صرف اسیقدر بنظر یادگار غنیمت سمجھکر لکھا گیا۔

بندہ تخلص امرچند مدرس ریاضی مدرسہ بھیرہ ضلع شاہپور علاقہ پنجاب اور حال معلوم نہین۔

بہار تخلص منشی کنولال رشتہ داران لالہ شادی لال چمن لکہنوی سے ہین۔

بہار تخلص منشی بشیشر سہاے شاگرد شادی لال چمن ہین قوم کایتہ باشندہ لکہنو۔

بہجت تخلص چرونجی لال خلف منشی شیولال باشندہ محلہ نوبستہ لکہنو۔

بیتاب تخلص منشی شنکر لال خلف لالہ ایسری پرشاد سکندرآبادی حال مقیم اجمیر انکی شعر کچھہ پہلی ہی لکھی گئی ہین اور کچھہ پھر اب لکھے جاتے ہین جو اونہون نے سال گذشتہ مین مجھکو بمقام اجمیر دئے تھے۔

پہلی سی وہ اب نہین ہی خواہش
کی طلب آپ کہتی ہین یون
آئے کوئی نہ آئے کوٹھے
پہلے منہ دھو کے آئے کوٹھے
یا رب ایسا ہی کوئی دن ہو
گر دل ہی کوئی نہین چرایا
ہم روٹھہین اور مناے کوٹھے
پھر آنکھین کیوں چرائے کوٹھے

قتل ہو کر ای ستم آرا شہید ذوق تری | یاد رہ جائیں گی گفتگو ہم وا نشد انکی | ای جنون چلتی ہی کسکو کوئی دلبر عدا | سب بسر کرتی ہین کہا کر ٹہوکرین لوگ انکی
جو رہتی ہین پاؤن تمین جلین اونسی کریمہ | چہیڑ نیکی شب وصل میں ہم اور زیادہ

جنون تخلص جسونت رای برادر حقیقی رای سدکمار صاحب بہادر مرحوم شاگرد نسیم دہلوی۔

جوش تخلص پنڈت رام کشن اسسٹنٹ ماسٹر انگلش کالج ترلام۔

عمر کو پاس بہاد تو بہاد لیکن | اپنی محفل سی اوٹہاتی ہو عبث تم مجکو

جوہری تخلص منشی شیو پرشاد تلمیذ حقیر فرخ آبادی جوہریان سخن فرخ آباد سے ہین۔

جستجو کیا تیرے ہم سی ہو تبرت دلدار کی | زہر ہوتی ہی دوا اگر دی ہو بیمار کی | کیون اٹہیں انکی انکہون سی بلین ہم | کچہ عنایت چاہتی بیمار کو بیمار کی

چمن تخلص منشی ترنگ لال باشندہ لکہنو ایک شاعر شیرین سخن اس زمانہ میں ہین قوم کایتہ شاگرد منشی رام سہای رد تمنا انکی تصنیفات سے کتاب سنگاس بتیسی دیکہنے مین آئی عجب دلچسپ و دلاویز نظم ہے اور یہ چند اشعار اسکی دیباچہ سے ملتقط ہوی ان حضرت کا تمام خاندان حتی کہ رشتہ داران مادری بہی شوق شعر اور طبیعت موزون رکہتے ہین۔

الہی سیر کر میرے سخن کو | بہار تیجران دی اس چمن کو | میری خامہ کو دی طوطی کی منقار | رہی تا تنکرین تیری شکر بار
زبان گلبانگ مرغ حدیقی ہو یکسر | ہر رنگ عندلیب نغمہ پرور | تری نکہت سی ہر گلمین ہے خوشبو | تری قدرتسی بلبل ہی سخن گو

اشعار ساقی نامہ

ظہور فصل گل ہے اتفاقی | کہا ہین اور کہان پہر تو ہو ساقی | عطا کر وہ شراب ارغوانی | کہ دی پیری مین وہ لطف جوانی
غم گردون ہی تا دنیا مین باقی | رہی عالم مین تیرا دور باقی | شراب تلخ سی شیرین زبان کر | عنایت سی مجہی عندلیبان کر

حشم تخلص بابو ہر پرشاد سنگہ بن بابو رام رتن سنگہ ابن بابو جانکی پرشاد سنگہ خلف بابو دیو کی نندن سنگہ صوبہ الہ آباد کے رئیس و تعلقہ دار ہین بڑی عالی خاندان اور امیر ہین پرگنہ شیو رام ضلع الہ آباد کے تعلقدار ہین شاعر اچہی ہین طبیعت ذکی پائی ہے منشی دیو کی نندن صاحب ماہر نے کچہ غزلین اونکی بہیجی تہین اونمین سے یہ شعر منتخب کئی گئے۔

مدت ہوئی کہ پاس تیرے ڈر آیا نہین | حسرت مجہی ہی کسلئی آتی قضا نہین | صندل کی چاہیئی ہلوان سیکڑ دہ گیا | بس درد سر کی اسکی سوا کچہ دوا نہین
جنگ نہ چاہئے ہو مطرب عشق ترا ہو | محفل خسروانہ ہو حیف وہ ما لقا ہو | کہان تو مار تیا ہو ٹوٹے دل سی کیا | کسی کو اپنی کیونکر بلا سنو تو سہی
عبث جرگا دیتی تو قصور پہلا دو | فدا سنو تو سہی تم ذرا سنو تو سہی | سنان شمع ہے رشک سے جلتا ہی کیا | تری محفلمین گرائی شمع دیوانہ آتا ہے

حقیر تخلص پتہ نام اور حال معلوم نہین۔

حلم تخلص لالہ رحمن لال ماموں شادی لال چمن قوم کایتہ سکنہ لکہنو۔

حلیم تخلص لالہ مادہو رای عرف منوہر لال بہوپالی شاگرد تسلیم۔ اس سے زیادہ معلوم نہین۔

حیران تخلص منشی جگناتہ قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد نسیم دہلوی۔

خادم تخلص شیودیال شاگرد بیہوش وکیل عدالت لکھنؤ

وصف لکھتا ہون انکی صورت کی ۔ میری مضمون ہین قیامت کی
کیا ہی آیتی غیر انکا وصل سے دلشاد ۔ ادہر بھی ایک نظر الغنیم خدا کی لیے
وعدۂ وصل اونکا آیہو سچا ۔ دن ہین نزدیک ہے قیامت کی

خازن تخلص لالہ دلارام ہیڈ کلرک خزانہ ضلع ہوشیارپور۔

کوئی سفاک سے ہین آپ کر گذرنے والے ۔ منزل شہر خموشان کی اوترنے والی
اوسکی امید برآئیگی ہوکیونکر صورت ۔ کرگئی فراہین سو بار مکرنیوالی

خرد تخلص راجہ رام شاگرد منشی شادی لال چمن شعرای لکھنؤ سے ایک اچھی شاعر ہین مگر ہمکو اونکا کلام نہین ملا۔

خضر تخلص منشی کالی سہائی خلف گنگا سہائے تحصیلدار لکھنؤ۔

فصل گل آئی چلیں بلبلیں گلزار نکو ۔ شل کو گل لگی گلگون قبا کیا کیا ہے
توہی صیاد رہا کردی گرفتار نکو ۔ گلشن ایجاد کی بلبل ہوگیا کیا ہے
بعد مدت ہین اخوان اجیا ہاتہ نکو الفت ۔ انتظار وصل میں بیوفا تا ہہین یار نفس
یاد ہم خضر بہولی سی ہوگیا دنکو ۔ ورنہ روز کی شادی تھی قضا کیا ہے

خلیقہ تخلص لکھمی چند فورتھ ماسٹر گورنمنٹ کالج منشی برانچ اسکول قوم پرین پوکرنہ باشندہ اجمیر عرصہ دو سال سے شعر و سخن کا شوق کرتے ہین ہندی فارسی انگریزی پشتو مارواڑی عربی اور اردو مین شعر نظم کر لیتی ہین اور اپنی کو شاعر ہفت زبان بتاتے ہین ابتک چہہ دیوان تصنیف کرچکے ہین اور چند کتابین اور بہی بنائی ہین مثل مرقع فیض گنج خلوت گلشن خیالات و بہارستان لطایف دہڑا کی کلیف وغیرہ یہ چند شعر اونہون نے اپنی تذکرہ مین درج ہونیکے واسطے لکھا دی تھے۔

گلشن ہین کہتی پہرتی ہی باد بہار نالہ ۔ قرین چشم مین زلفین صنم کی ۔ اسلی دیکھیے دون دل کو سینہ نکلا
شاید ہوا سی لگی ہی لگی کوئی یار کی ۔ کمند دمین دو آہو کی خطا کی ۔ پہر نہ یہہ ہوگا اسکا کوئی سایل ہوگا
خط جو نکلا وبال حسن ہوا ۔ قطعہ ۔ زلف و عارض نگہ و خال خط و ابرو چشم ۔ ہونگی زنار عجب تنہ تبسم ہی حلال
صبر ہی میری دل کہا یکا ۔ شب جو مانگین گیے جو پہلو مین کے دل اونکا ۔ وہ گل جو چمن مین کبھی خندان گا

خوش تخلص منشی کریا شنکر باشندہ بدایون منشی دیبی پرشاد سحر تخلص بدایونی کے شاگردون سے ہین اور اردو کی شاعری مین ایک اچھی دستگاہ رکھتی ہین۔

خوش تخلص لالہ گوپال سہائے سکنہ لکھنؤ قوم کایتہ ایک اچھی شاعر ہین اور انکا تاریخی قطعہ شیوپران منظوم مصنفہ منشی شنکر لال فرحت مین درج ہے مگر ہمکو کوئی شعر اونکا نہین ملا۔

دالنش تخلص ہیرا لال قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ اور حال معلوم نہوا آنکی تصنیفات سے ایک قطعہ فارسی بابت تاریخ خاتمہ کتاب سنگاسن بتیسی نظم مصنفہ منشی رنگ لال چمن مین درج ہے۔

دریا تخلص نند لال محافظ دفتر راج کوٹہ۔ یہہ شعر اونکی رسالہ پیام یار سے لئی گئے۔

بجا ہی جسقدر ہو فخر افزودیہ اپرائی ۔ بہار تازہ خود صدقہ ہوئی سی اونکی جوبن پر ۔ سیر اچہا ہے کہین یا نہ رہو گی کچہہ نہین پروا
بہار آئی اوڑہنگی خوب سے پرزہ گریبان کی ۔ ہزارون حسرتین سر پیٹتی ہین سیر مدفن پر ۔ جنونکو ستر سے حاصل ہوا جیب دامن پر

دلیر تخلص منشی گوکل چند شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی قوم کایتہ سکسینہ سکنہ لکہنؤ ہین مگر ہمکو کوی شعر اونکا نہین ملا۔

ذکا تخلص پنڈت بُرج کشور اندور مین رہتے ہین اور حال معلوم نہین یہ شعر اونکا ہے۔

ہوگا طلوع قبر سے بہی مثل آفتاب
زیر زمین یہ داغ چہپایا نجائیگا

رسا تخلص منشی مادہو پرشاد نبیرہ راجہ ستہ رجیت قوم کایتہ شاگرد منشی شادی لال چمن سورونان لکہنؤ سے ہین مگر کوی شعر اونکا نہین ملا۔

رسا تخلص منشی رامدیال سخن سنجان شہر بدایون سے ہین لیکن ہمکو کوی کلام انکا دستیاب نہوا

رفعت تخلص منشی متولال قوم کایتہ سری باستو ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع مرادآباد ایک اچہے خاصے شاعر ہین اونکی تصنیفات سے ایک مثنوی جسکا نام مفید الدہر ہے مشہور ہوی ہے اوسمین اونہون نے عجیب کام کیا ہے کہ مضامین پند و نصیحت کو عام زبان اردو مین بصنعت تجنیس قافیہ لکہا ہے اوسمین سے یہ تین شعر جو عدل کی صفت مین ہین یہان لکہے جاتے ہین۔

عدل سے آپکو نہی مت کر
رہِ انصاف مین فدا سر کر

عدل سے آپ کو تہی مت کر
رہِ انصاف سر کے بل سر کر

عدل کر عدل کر نہ کر بیداد
مخلصی ہے نہ حشر مین بیداد

رفیق تخلص گہونسی سہاے وکیل منصفی بانگہ شاگرد نوازش ہونگیری۔

بہولے سے تم کبہی ہمین یاد کیا ہے
کیا خوب سنائی مجہے قاصد نے خبر آج

روشن تخلص روشن لال حلف منشی جگناتہ خوشتر مصنف رامائن نظم اردو ساکن لکہنؤ قوم کایتہ۔

روشن تخلص منشی جانکی پرشاد شاگرد شگفتہ لکہنوی۔

رہگئی مٹ مٹ کی مثلِ نقشِ پا عشاق ہا
ابتدا عشق یہہ تہی انتہا کچہہ بہی نہین

ترحمی تخلص منشی راج بہادر کالپوری۔ انکا کلام کسیقدر تو پہلے بہی درج کیا گیا ہے اور کچہہ یہان پہر بطور تذکرہ لکہتے ہین

بہولی تری دید کی جتنی تہی امید ہمین
پر جاتے ہوی راہ عدم اور زیادہ

کہاتے ہیں جو پی غصہ و غم اور زیادہ
میں اپنے سوا غیر کو کچہہ بہی تو نہ دیتا

یاد آگئین پلکین ترے مشتاق عدم کو
ملتا جو مجہے یار کا غم اور زیادہ

زیبا تخلص جودہیا پرشاد شاگرد احسان شاعر شاہجہان پوری۔

وہ یہ کہتے ہین کہ آسان نہین ہے مرنا
ہم تو آمین ہین بہی تو اے زیبا

مین نے کہا کہ مرجاتی ہین مرنوالے
جلوہ ہین یار کی شرارت کی
زیبا نگاہِ یار جو دل کی طرف ہے تین

بعد مردن جو دل عشق کہلے
آرزو ہی کیوہی کام لکلتا لیکن
شاید نشانہ مرا اوڑایا نہ جائے گا

شگفے یہ پہول میری تربت کی
غیر کے ہمیس ہین پہچانگئی تم مجکو

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد قوم کایتہ سری باستو سکنہ شہر بدایون سب ڈپٹی انسپکٹر ایک نامی شخص اور عالی دماغ مصنفان اضلاع مغربی و شمالی سے ہین اگرچہ ہم انکی واسوخت کا کچہہ انتخاب پہلے لکہہ چکے ہین مگر چونکہ اپنے یادہ حالات

اونکی سوانح عمری کے متعلق معلوم ہوئی ہیں اسلئے یہاں یہ ذکر جو اونکا زیب قلم کیا جاتا ہے - انکی آبا و اجداد ہمیشہ ذی علم اور سرکاری عہدوں سے مشرف رہے ہیں انکی والد منشی جنی لال بھی شاعر تھے اور اخگر تخلص کرتے تھے اونہوں نے بھی یہ فیض اونسی ہی پایا ہے انکی ولادت سمت ۱۸۹۵ میں واقع ہوئی چودہ برس کی عمر میں انہوں نے مولوی طاہر الدین سے علم ادب کی کتب متداولہ پڑھیں اور پھر علوم عقلی ریاضی اور طبعی وغیرہ معہ فنون خوشنویسی کے مختلف اوستادوں سے حاصل کئے اور ایک کتب مندرجہ ذیل تصنیف کر چکے ہیں - خلاصۂ منطق - معیار البلاغت - معیار الاملا - نظم پروین - ازرنگ چین - رکار الفیوض - تکمیل المساحت - مرآت العلوم - دیوان سحر سامری - واسوخت تحریر عشق و تقریر عشق - اور ان کتابوں سے منشی صاحب کی نازک خیالی اور معنی آفرینی ظاہر ہے اور جو کلام ہے وہ سوز اور دردسی خالی نہیں یہ چند شعر اونکی دیوان سے یہاں لکھے جاتے ہیں -

زینتِ عنوان ہی مضمونِ عالم ہو چکا	مطلعِ دیوان لکھوں مطلعِ خورشید کا	دیر میں ہے وہ تہہ ہی کعبہ میں اوہی ہے یہاں	طالبِ نظارہ کو گر ہو سلیقہ دید کا
سنگِ طفلاں قہر کا سامان کافی ہے ہنوز	چاک ہو کر دامنِ صحرا کفن ہو جائیگا	سجدہ ہی جو ہوئی عشقِ بتاں کم ہیں	دلِ مضطر مرا بازیچۂ طفلاں ہوگا
واعظا عشق میں گناہ ہی کیا	عاشق اللہ ہے پیمبر کا	دنیا میں ایک ہی ہے ہم نے پی شراب	واعظ بہشت میں یقین ہے ملی شراب
ہزار ہاں رہ یار میں مر گئے	سفر میں ہوا ہے سقر بے طرح	ناوک آہ کا دیکھو تو ہماری پلہ	نہیں ناری ہیں گردونکی سیر عرش آج
جاگا سوتی ہے سر حلقۂ گیسو کا لقب	بوسہ لیتا ہے تری کا لکا بالا تیکر	بوسہ لب سے نہ منہ پھیرے مرجاونگا	اتنا بیمار سی پرہیز مسیحا نیکر
نہ کیوں پابند ہوں اہلِ صفا خانۂ زرکے	نکلے کسنی دیکہا ہے کبھی آئینہ کو باہر	استعداد رائج نہ ہو کوئی شعر کا	تو زندگی ہی سوت سخنور کیواسطے

سرشار تخلص لالہ مدن موہن لال خیرآبادی کانپور میں رہتے ہیں اور سُنا ہی اردو شعر اچھی کہتی ہیں مگر ہمکو کوئی شعر اونکا نہیں ملا

سلیم تخلص منشی مدن موہن لال شاگرد صفیر -

رکھدیتی ہیں ناد ہی سر او نکی قدم پر	مغرور ہوں کیونکہ صنم اور زیادہ	کہتا ہی سلیم اب تو شبِ وصل ہی یار	بیچین کرینگی تجھی ہم اور زیادہ

سوسن تخلص مہاراج کنوار شیو داس سنگھ سکنہ موضع کاجو ضلع الہ آباد -

کعبہ میں دیکھا دیر میں جاکر کیا تلاش	ملتا نہیں وہ شوخ ستمگر کہیں پر ہم	سوسن وہ یاد کیا کریں تجکو جفا شعار	تا قبر تری آہ میں کچھ بہی نہ دریغ

سیماب تخلص لالہ منشی دہرو لدلالہ ایسری پرشاد باشندہ قدیم سکندرآباد ضلع بلند شہر حال اجمیر پہلے پولیس میں ایک اچھی عہدہ پر نوکر تھے اب پنشن لیکر خانہ نشین ہیں اور شعر ابتدا عمر سے کہتے ہیں اونکی مشق اچھے بڑھ گئی ہے اونکی بڑی بہائی منشی شنکر لال بیتاب بہی اونکی خوشگوئی اور مضمون تراشی پر فخر کرتے ہیں سال گذشتہ میں سیماب نے مجکو کسیقدر کلام اپنا منتخب کرکے دیا تہا اوسمیں سے یہ چند اشعار یہاں لکھی جاتے ہیں اور ایک شعر اونکا پہلے ہی درج ہوچکا ہے انکی شعر و نثر محاورہ زیادہ ہیں اور اس سے وہ زبان اردو کے طالبعلموں کیلئے بہت کچھ مفید ہو سکتی ہیں - اور یہ صاحب بہی مثل اپنے بہائیوں کی بڑے خلیق اور صاحب مروت ہیں -

بہتر ہے کہ منہ نہ آئے کوئی	جو آتے نہ منہ تپلے کوئی	جو اور کہیں نہیں لڑی آنکھ	پھر کیوں آنکھیں چرائے کوئی

محشر میں ہو جدا اکا دیدار | جو ہم سے زمنہ جھیلے کوئی
یوں بھی جھنجلا کی ہاتھ توڑئیں | جو ہاتھ پیچھے لگاتے کوئی

۵ اس شعر میں ایک عجیب لطف یہہ ہی کہ کوئی لفظ غیر زبانکا نہیں آیا خالص ہندی لفظ ہیں اور ایسا بہت کم اتفاق ذریا میں ہوتا ہی

یہ بھی ایک جنگ زرگری ہے
شتہ آگئی منہ پھونکی سیماب
حضرت عشق وہ بیت کرتے ہو مرا نام الم
کار بد کا کبھی انجام نہ اچھا دیکھا
تیری بیمار کو اچھا جو یہ ہوتا دیکھا
اٹھو لی ای بیت تمہیں ہو دل ٹھنڈا
لیکے دل عاشق دلخستہ کا کیا کیجیے گا
دل لیا تو لی مرا بوسہ لیا میں تیرا
موت کو کیا ہے آئی جو مجھ کو جگائے نہیں
سر اوٹھایا جنہیں پیچھے دیکھا اوسکو پڑا
اسی مسیحا حیات کتنی سے
ٹھکتی اور کسی تو کچھ خبر پڑی
نہ کچھا جنبش ابرو کا سر مو تفاوت
کہو دت سیلو ہے جب سیر حال دل
رقص بسمل کرنے دیکھا ہو تو آکے دکھلاو
میرا دل اوسپہ غیر پہ اوسکا دل
فرقت میں تیری مجھکو ہی جینے سے عار
ہی تیری وداع میں میرا ابتر حال
کب تھا یہ زعم تمکو جو کچھ ہی آج
کھلایا جو اوس سے کمال میل انگ
رہتا ہر روز دست بہوں میں ہے عیاں

رو بھی کوئی مناتے کوئی
ناحق کیوں منہ کی کھائی کوئی
میں صنم کیش ہوں کچھ شیدہ اسلام نہیں
ہو گیا منہ فلک پیر کا کالا دیکھا
کیسا لیکے گئی حسرت عیسیٰ دیکھا
کشتہ ناز ترا ہو گیا ٹھنڈا دیکھا
بس چلو جائے ہی مقتل بسمل گئی
تھا جسا شمشیر کا دل برابر گیا
راہ میں قاتل کے اوسکا ساستا رہ گیا
دیکھ کر بھی خلق کو اچھا ہے یہ ہو یا گھمنڈ
جسپہ احسان لون ترا ناحق
ہلا غریبا میں آپکو جینے کے لیے
سیکڑوں پالی وہ ہزار دل تھے کیسے
آج سپہر طور میں پالی جفا کی بدلے
مقتل عشاق ہی قاتل مقام سیر ہے
میں جتیا اوسپہ غیر پہ وہ مایل
ہی وصل کی امید پہ جینے کا مدار
افسوس نہیں تجکو ذرا اسکا خیال
فی الواقع دیا تھا اسکو ہی دلاج
گرا تو سنبھالتی میں تیرے ورنگ
بسمل رہتی ہی جیسے ماہی بے آب

دل و دنیا دنگی نہیں سے
کہا ایک دن جو ملتی اوسنی لیجا تم پہ مرا
سر او ٹھایا بہت تعلی تو اخر خیر ہے
جب کہا اوس سے کہ آیا آئینہ سیاہ دیکھا
ہاسے ہاں سا آدیا نہ اوس شکر یار ا
اف نکلی سیکڑوں صبح ہو پہ تیر سینہ پر
اوسکی جاتی ناز کی نہ ہو چکا کبھو
نہ رہا اوس سے وسیلہ کوئی اسیا کہ
کبھی سنی جو ہمارے شیرین فرہاد
ایسا دل تھا دیا ہمارے جی تھی
خالی بوسہ جو بھی سند لیکے لیے
حق لی چھلکے ہی کچھ بیل نہیں یا ہے
دل مشتاق ہو نو قسمی نقصان آہ
ہر روز کی آنکھ و عیش ہے لو تو تیر کا جلکو

ہاں جانا کہیں بھلے کوئی
تو بولی آپ ہم پر کون سا احسان کرتے ہیں
تجکو سیجا دکھاؤں لو سرا نام نہیں
عجب انداز سے کبھی لگا دیکھا دیکھا
تیر انداز عجب لطف چلیا دیکھا
کوئی فولاد کا ٹکڑا عوض دل ہوگا
اوٹھ کی گردش کو اوچھا صنوبر گیا
اوڑگئی باد صبا عنقا کیوتر ہو گیا
کری پھر چرخ ستمگار عدل فریاد
کیوں کہی کوئی دل پایا ناحق
وہ خون مع لی ہی اب تک اسی خطا کی ہی
کاش ہم پوچھتی اوس تک کو خدا کے بدلے
بیٹھ تیرا آئی مقابل جیب کی بدلے
سینہ تختی پہ دیکھا کھلی تقدیر کا جالکی

رباعیات

مجھ سی یہ ہوئی وہ پہ جنسی غیر اوس سے
جو مر گئے تو قطع ہوتی ہی امید
اس موقع پہ یہہ راست آئی پہ قتل
خمیازہ اسکا اب ہمیں پہ کیوں ہی
کس استعا ہے اوسنی جانا یہ جواب
اس نسبت اصطلاحیے دنیا میں

گو ہم مشکل و گرنہ گویم مشکل
جیا دشوار مجکو مرنا دشوار
نادانکی دوستی ہی جی کا جنجال
سچ ہی خود کردہ نہیں ہے علاج
سنگ است بجای خویشتن سنگ
مشہور ہوا ہوں میں بنام سیماب

ایضاً اشعار

جو اوسکی سی نہیں کہتی تو اوس سے نہیں بنتی | بگڑتی ہے اگر ایمان کی کہتی خدا لگتی
نہیں ہوتی ہے سیری سیکڑوں کھائی جاتی ہے

مست تخلص کشن لعل قوم کایتہ ماتھر باشندہ دہلی تخمیناً دس سال کا عرصہ ہوا کہ اونکا انتقال ہو گیا ذوق وغیرہ کے ہمعصر تھے اور بہاکا شعر بھی کہتے تھے مگر ہمکو اونکا کوی کلام نہین ملا۔

مسکین تخلص لالہ کنج بہاری لال خلف لالہ لچھمن پرشاد۔

لکھین گر وصف اوسکی قامت کے　　باندھین مضمون ہم قیامت کے
یاد آئے جو قامت جانان　　شور برپا کرین قیامت کے
نیا ستم ہی یہی قتل کرکے روتا ہی　　میری جنازہ پہ قاتل کھڑے وفا کیلئے
دہان تنگ کا بوسہ لیا تو کہنے لگے　　بہت ہی تنگ کردیا تم نے خدا کیلئے

مشتاق تخلص منشی بنواری لال قوم کایتہ برادر ماسون زاد منشی شادی لال تمکین کے ہین اور شعر اردو و فارسی کہتے ہین مگر ہم تک کوی شعر اونکا نہین پہونچا۔

مطلب تخلص منشی مہاراج سنگھہ خلف منشی درباری لال قوم کایتہ سری باستب باشندہ شہر دربہنگہ تلمیذ بابو بدری ناتھہ شبنم جنکے یہہ اشعار غزل مرسلہ لالہ بہاری لال صاحب فطرت سے منتخب ہوئے۔

عمارت کی بنا ہم کیا کرین خاک　　ثبات یکدم نہین ہی قصر تن کا
ہمیشہ بڑھتے وہ رہتی ہین ہمسے　　گھمنڈ ہی اونکو اپنی بانکپن کا
دہن بیٹھا ہوا ہی ابھی مطلب　　کیا جب وصف اوس شیرین دہن کا

مقتول تخلص جگیشر پرشاد اور حال معلوم نہین یہہ شعر اونکا ہے۔

کیا مقتول ابھی نے نگاہ تیر سے مجھکو　　رہی کا حشر تک احسان میرا اوسکی گردن پر

ممتاز تخلص منشی پورن لال شاگرد احسان لکھنوی۔

نکالا کسنی ہمارا شہر سے پہلے ہی پہنے یا تم نے　　ذرا تو کیجے انصاف اب خدا کے لئے۔

منشی تخلص بابو دولچند شاگرد اربلند شہری۔

دوستی میں تو یہہ غضب یہ ظلم　　کونسے طرز ہین عداوت کے
حسرتین ہو کیون تمہی بتلاؤ کیا حال　　تصویر بتان آپنے دیکھی ہی مگر آج
یہ وفاوی نہ مرلی ہو منشی　　کام کرتے ہو کیون ندامت کی
عکس نگاہ یار اگر دیکھہ پائینگے　　موسی کی طور پہ جانا نجایگا

منشی تخلص لالہ نراین داس دہلوی اور حال معلوم نہین ہے۔

مونس تخلص شیوجی رام قوم برہمن ساکنہ دہلی شاگرد مرزا غالب صاحب دیوان۔

ایسی ہین ہین بیٹھے ہین ہی ڈر کہ ہم　　چھوڑ سکی تیری کوچہ میں اپنا دل آرام
یاد آیا معاملہ دل کا　　کافی نگاہ لطف تیری اگر رہے
گل کا بلبل سے شکی حال نہین　　تو مہربان ہین تو کوی مہربان نہین

نار تخلص بدہا لال بلند شہری۔

یہہ شب ہجر ہی آگئی چلی آتی ہے　　دن پھر آتی ہین وہ روز دگی گذر جاتے

نار تخلص نی جی دیہراج صاحبہ ساکنہ بنارس۔

کیا خطا مجھہ سی کوی ہو کے جو ہو بیزار　　اپنی محفل سے وہان کی صحبت ہم کو

نالان تخلص پیارے لال ساکنہ لکھنو ایک شاعر شاگردان منشی شادی لال چمن سے ہین۔

فہرست شعرای مندرجہ ضمیمہ تذکرۃ الشعراے اردو۔

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد نسخہ	کیفیت
۱	آرام	منشی رام پرشاد	•	•	•	•	حی القایم	۳	۱	
۲	آذین	ساہوکار لالہ پیارے لال	•	ساہوکار	فرخ آباد	•	؍؍	۹	۱	
۳	اخگر	منشی چھی لال		کایتھ سری باستب	بدایون				۱	
۴	اصغر	مہابیر پرشاد	•	•	شہر بھوپال	•	حی القایم	۴	۱	
۵	افسر	منشی اجودھیا پرشاد	•	کایتھ	فرخ آباد	•	ایضاً	•	۲	حالانکہ راے ہمت راے دیوان ٹونک سے ہیں۔
۶	اکلیل	بھگوان سہاے			بلند شہر	•	ایضاً	۱	۳	
۷	الفت	الفت راے		•	اٹاوہ		ایضاً	۱	۲	
۸	انجم	لچھمن پرشاد	منشی رام سہاے تمنا	کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	•	۲	
۹	امین	اتما سنگھ	•		سیالکوٹ		ایضاً	۱	۴	
۱۰	بال	لالہ بالکشن	سدا سکھ لال	کایتھ سکسینہ	علاقہ کول حال ٹونک	•	ایضاً	۱	۲	
۱۱	بقا	لالہ بال گوبند		کایتھ	لکھنؤ	•	ایضاً	•	۲	
۱۲	بندہ	امر چند	•	•	پنجاب بھیرہ علاقہ	•	ایضاً	•	۲	
۱۳	بہار	کنولال	•	کایتھ	لکھنؤ	•	ایضاً	•	۲	
۱۴	بہار	منشی بشیشر سہاے		•	لکھنؤ		•	•	۲	
۱۵	بہجت	چرنجی لال	منشی شیو لال	کایتھ	لکھنؤ		•	•	۲	
۱۶	بیتاب	منشی سکر لال	بشیشر پرشاد	کایتھ	سکندرآباد حال اجمیر	دیوان	حی القایم	۹	۲	
۱۷	بیدل	لالہ بابو دیال	•	•	دہلی	•	ایضاً	۱	۳	
۱۸		پوکرداس			•	گیان گیتا	ایضاً	۴	۲	
۱۹	تارا	لالہ تارا چند	•	•	لاہور	حمزہ صفت شیوجی	ایضاً	دو بند	۳	
۲۰	تلا	لالہ تلا رام	•	•	میرٹھ	•	ایضاً	۳	۲	
۲۱	تمکین	پنڈت رام جی	•	برہمن	بدایون	•	ایضاً		۳	
۲۲	تمیز	لالہ بنسی لال		کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	•	ایضاً	•	۳	
۲۳	توقیر	[illegible] سوجی	•	ایضاً	•	•	،		۳	
۲۴	ثمر	منشی اودھ بہاری لال	•	کایتھ	الہ آباد	استت مہادیو جی	ایضاً	ا بند	۳	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۲۵	حلیس	منشی رام سروپ	٠	٠	فرخ آباد	٠	حی القایم	۳	۳	
۲۶	جنون	جسونت رائے	٠	٠	٠	٠	٠		۲	
۲۷	جوش	پنڈت رام کشن		برہمن	رتلام	٠	زندہ موجود	٠	۴	
۲۸	جوہری	منشی شیو پرشاد		٠	فرخ آباد		ایضاً	۲	۳	
۲۹	حیرت	منشی رنگ لال	٠	کایتھ	لکھنو	سنگاسن بتیسی منظوم	ایضاً	۸	۴	
۳۰	حشم	بابو پرشاد سنگھ	بابو رام	٠	الہ آباد	٠	موجود	۶	۴	
۳۱	حقیر	سندر رام							۴	
۳۲	علم	چمن لال	٠	کایتھ	لکھنو				۴	
۳۳	حلیم	مادھو پرشاد عرف منوہر لال		٠	بھوپال				۴	
۳۴	حیران	جگناتھ	٠	کایتھ	لکھنو				۴	
۳۵	خادم	شیو دیال		٠	لکھنو			۳	۵	
۳۶	خازن	دلا رام	٠	٠	ہوشیارپور			۲	۵	
۳۷	خرد	راجہ رام	٠	٠	لکھنو	٠	موجود	٠	۵	
۳۸	خضر	منشی کالی سہائے	گنگا سہائے	٠	لکھنو		ایضاً	۴	۵	
۳۹	خلیقہ	لکھمی چند		برہمن گوکرنہ	اجمیر	جنتہ دیوان مرتع وغیرہ	ایضاً	۶	۵	
۴۰	دلکش	ہیرا لال		کایتھ	لکھنو	٠	ایضاً	٠	۵	
۴۱	دریا	نند لال		٠	کوٹہ	٠	ایضاً	۳	۵	
۴۲	دلیر	گوکل چند	٠	کایتھ سکسینہ	لکھنو	٠	ایضاً	٠	۶	
۴۳	ذکا	پنڈت برج کشور			اندور	٠	ایضاً	۱	۶	
۴۴	رسا	منشی مادھو پرشاد	٠	کایتھ	لکھنو	٠	ایضاً		۶	
۴۵	رسا	منشی رام دیال	٠	٠	بدایون	٠	ایضاً	٠	۶	
۴۶	رفعت	منو لعل	٠	کایتھ سری باستب	مراد آباد		ایضاً	۳	۶	
۴۷	رفیق	رگھوبنس سہائے					ایضاً	۱	۶	
۴۸	روشن	روشن لال	منشی جگناتھ	کایتھ	لکھنو				۶	
۴۹	رئیس	منشی جانکی پرشاد			لکھنو			۱	۶	

نمبر	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد اشعار	تعداد صفحہ	کیفیت
٥٠	زخمی	منشی راج بہادر	٠	کایتھ	کانپور	٠	حی القائم	٣	٦	
٥١	زیبا	اجودھیا پرشاد	٠	٠	شاہجہانپور	٠	ایضاً	٥	٦	
٥٢	سحر	منشی دیبی پرشاد	جی لال	کایتھ سری باستب		خلاصہ منطق وغیرہ	ایضاً	١٠	٦	
٥٣	سرشار	لالہ ان موہن لال			کانپور			٠	٧	
٥٤	سلیم	مدن موہن لال						٢	٧	
٥٥	سوس	مہاراج کنور سندر سنگھ			کاچھو ضلع الہ آباد			٢	٧	
٥٦	سیماب	منشی دھر	اکبر پرشاد	کایتھ نگم	اجمیر	دیوان	حی القائم	٤٨	٧	
٥٧	شاد	بالمکند			گوپامئو	٠	ایضاً	٣	٩	
٥٨	شام	شام سنگھ			راولپنڈی	٠	ایضاً	١	٩	
٥٩	شمیم	بدری ناتھ	بالو کشن لال	کایتھ	دربھنگا	دیوان	ایضاً	٨	٩	
٦٠	شرار	پنڈت رام ناتھ	٠	برہمن	اجمیر		ایضاً	٢	٩	
٦١	شرق	ٹھاکر جانکی سنگھ			شاہجہانپور		ایضاً	٢	٩	
٦٢	شعلہ	لالہ گنپت رائے			شکوہ آباد		ایضاً	٣	٩	
٦٣	شفق	رام نراین			لکھنؤ		ایضاً	٣	٩	
٦٤	شکس	بال سروپ			میرٹھ		ایضاً	٤	٩	
٦٥	شمیم	شیو نراین			جالندھر		ایضاً	٢	١٠	
٦٦	شوق	پنڈت شیو نراین		برہمن	جالندھر		ایضاً	٢	١٠	
٦٧	شوق	پنڈت جگل کشور		برہمن	اندور		ایضاً	٣	١٠	
٦٨	شید	منشی گوبند پرشاد	بالا پرشاد				ایضاً	١	١٠	
٦٩	شید	پنڈت شیو ناتھ		برہمن	جاورہ		ایضاً	٣	١٠	عاشق جاورہ کی بھائی ہیں
٧٠	صادق	اگھوری برہمن		٠	رانچی		ایضاً	١	١٠	
٧١	صبر	راجہ رادھا کشن		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً		١	
٧٢	صدق	لالہ چندلال		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	٠	١٠	
٧٣	ضبط	بہاری سنگھ			شاہجہانپور		ایضاً	٦	١٠	
٧٤	طپش	نکمد لال			اجیت پور		ایضاً	١	١٠	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۷۵	ظہور	رائے جگل کشور	•	کایتھ	لکھنو		حی القایم	۷	۱۰	
۷۶	عاجز	منشی گردہاری لال		-	بدایون	مثنوی اخترہ عشق	ایضاً	-	۱۱	
۷۷	عاشق	پنڈت شیو راج ناتھ	کاشی ناتھ	برہمن	جاورہ		ایضاً	۳	۱۱	دیوان ریاست ہین
۷۸	عاشق	سنت لال			فیض آباد		ایضاً	۵	۱۱	
۷۹	عزیز	منشی جمعیت رائے			اٹک		ایضاً	۳	۱۱	
۸۰	عشرت	شہاب گنگا بخش سنگھ			رام پور کلان علاقہ لکھنو		ایضاً	۳	۱۱	
۸۱	عقیل	شیو پرشاد		کایتھ	لکھنو		ایضاً	۳	۱۱	
۸۲	عنایت	عنایت سنگھ تعلقدار اریلی			لکھنو		ایضاً	۸	۱۱	
۸۳	عین	لالہ فتح چند		کایتھ	لکھنو				۱۱	
۸۴	عیش	چھٹن لال		کایتھ بھٹناگر	اجمیر		حی القایم	-	۱۱	
۸۵	غم	منشی چھوٹے لال			بدایون		ایضاً	-	۱۲	
۸۶	فتنہ	سادھو رام			شیخ پور		ایضاً	بہت	۱۲	
۸۷	وقت	کشور پرشاد			دھلی		ایضاً	۱	۱۲	
۸۸	فنون	منشی روپ چند		کایتھ	دھلی		ایضاً	-	۱۲	
۸۹	فطرت	لالہ بہاری لال	بابو کشن لال	کایتھ سری باستم	دربھنگا	تربت تاریخ دربھنگا	ایضاً	۱۳	۱۲	
۹۰	فلک	منشی چمن لال	رام سہائے	کایتھ	لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۱	فوق	منشی ہرگوبند			دیوان		ایضاً	•	۱۳	
۹۲	فہم	لالہ بھیکچند		کایتھ	لکھنو		ایضاً	•	۱۳	
۹۳	قالب	لالہ ارجن لال		کایتھ	لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۴	قناعت	سو لال		کایتھ	لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۵	قیافہ	منشی جے نرائن منشی پرکاش			مونگیر		ایضاً	۱	۱۳	
۹۶	قیس	رائے شیو لال	رائے نند کمار بیاگ				ایضاً	-	۱۳	
۹۷	کاشف	سرجو پرشاد			لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۸	کشور	پنڈت سورج نرائن		برہمن	دھلی		ایضاً	۱	۱۳	
۹۹	کلیم	مدن موہن لال			فرخ آباد		ایضاً	۳	۱۳	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۱۰۰	گلزار	منشی کنہیا لعل	کنول لال بہار	کایتہ	لکھنؤ		حی القائم		۱۴	
۱۰۱	گلشن	راجہ جیالال بہادر		کایتہ	لکھنؤ		آنجہانی	۳	۱۴	
۱۰۲	گنگا	گنگا بشن		کایتہ ماتہر	جیاپاٹن		ایضاً	-	۱۴	
۱۰۳	گوہر	گیندن لال			بدایون	واسوخت گوہر شبچراغ وغیرہ	حی القائم	-	۱۴	
۱۰۴	لال	منشی نواب سنگھ			بھاگلپور		ایضاً	۱	۱۴	
۱۰۵	لچھمن	لچھمن پرشاد		کایتہ	لکھنؤ			-	۱۴	
۱۰۶	لئیق	منشی شیو رام		کایتہ	لکھنؤ				۱۴	
۱۰۷	مادہو رام	مادہو رام			فرخ آباد		حی القائم	۶	۱۴	
۱۰۸	ماہر	لالہ بسندر لال			میرٹھ		ایضاً	۲	۱۴	
۱۰۹	محب	اجودہیا پرشاد			لکھنؤ		ایضاً	-	۱۴	
۱۱۰	محو	منشی کالکا پرشاد		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً	-	۱۴	
۱۱[illegible]	[illegible]	[illegible] سنگھ		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً	-	۱۴	
۱۱۱	مرشد	بابو [illegible] چند			میرٹھ		ایضاً		۱۴	
۱[illegible]	مست	کشن لال		کایتہ ماتہر	دہلی		آنجہانی	-	۱۵	بھاکہا شعر بھی کہتے تھے
	مسکین	لالہ کنہیا لال	لچھمن پرشاد				زندہ	۴	۱۵	
	مشتاق	سیوا لال					ایضاً	-	۱۵	
	مطلب	مہاراج سنگھ	دربار لال	کایتہ	دربہنگا		زندہ ہیں	۳	۱۵	
	معقول	جگل کشور پرشاد					ایضاً	۱	۱۵	
	ممتاز	لالہ نول لال			لکھنؤ		ایضاً	۱	۱۵	
	منتی	بابو [illegible] چند			بلند شہر		ایضاً	۴	۱۵	
	عشقی	لالہ رئیس داس					ایضاً	-	۱۵	
	مونس	شیوجی رام		سریمت	دہلی		ایضاً	۳	۱۵	
	ناز	نندا لال			بلند شہر		ایضاً	۱	۱۵	
	نازش	[illegible] رام			بنارس		ایضاً	۱	۱۵	
۱۲۴	نالاں	پیارے لال			لکھنؤ		ایضاً	-	۱۵	